تاریخ اور شہریت

چھٹی جماعت

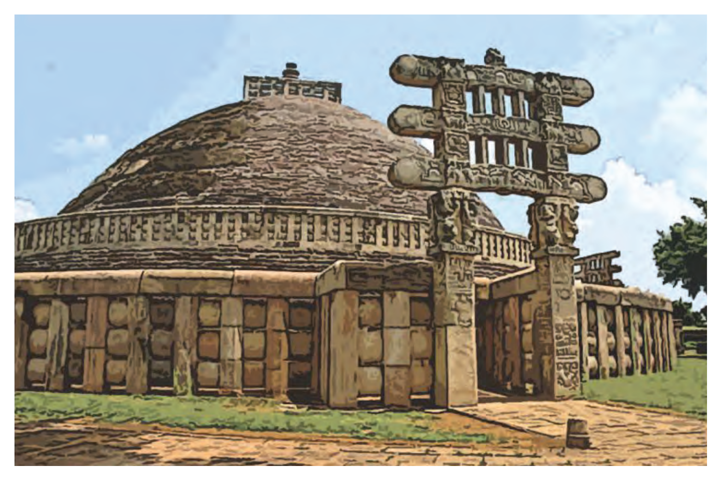

بھارت کا آئین

حصہ 4 الف

بنیادی فرائض

حصہ 51 الف

بنیادی فرائض – بھارت کے ہر شہری کا یہ فرض ہوگا کہ وہ...

(الف) آئین پر کاربند رہے اور اس کے نصب العین اور اداروں، قومی پرچم اور قومی ترانے کا احترام کرے۔

(ب) ان اعلیٰ نصب العین کو عزیز رکھے اور ان کی تقلید کرے جو آزادی کی تحریک میں قوم کی رہنمائی کرتے رہے ہیں۔

(ج) بھارت کے اقتدارِ اعلیٰ، اتحاد اور سالمیت کو مستحکم بنیادوں پر استوار کر کے ان کا تحفّظ کرے۔

(د) ملک کی حفاظت کرے اور جب ضرورت پڑے قومی خدمت انجام دے۔

(ہ) مذہبی، لسانی اور علاقائی وطبقاتی تفرقات سے قطع نظر بھارت کے عوام الناس کے مابین یک جہتی اور عام بھائی چارے کے جذبے کو فروغ دے نیز ایسی حرکات سے باز رہے جن سے خواتین کے وقار کو ٹھیس پہنچتی ہو۔

(و) ملک کی ملی جلی ثقافت کی قدر کرے اور اُسے برقرار رکھے۔

(ز) قدرتی ماحول کو جس میں جنگلات، جھیلیں، دریا اور جنگلی جانور شامل ہیں محفوظ رکھے اور بہتر بنائے اور جانداروں کے تئیں محبت وشفقت کا جذبہ رکھے۔

(ح) دانشورانہ رویے سے کام لے کر انسان دوستی اور تحقیقی واصلاحی شعور کو فروغ دے۔

(ط) قومی جائداد کا تحفظ کرے اور تشدد سے گریز کرے۔

(ی) تمام انفرادی اور اجتماعی شعبوں کی بہتر کارکردگی کے لیے کوشاں رہے تاکہ قوم متواتر ترقی وکامیابی کی منازل طے کرنے میں سرگرمِ عمل رہے۔

(ک) اگر ماں باپ یا ولی ہے، چھے سال سے چودہ سال تک کی عمر کے اپنے بچے یا وارڈ، جیسی بھی صورت ہو، کے لیے تعلیم کے مواقع فراہم کرے۔

منظور شدہ تحت نمبر

م۔را۔ش۔س۔پر۔پر/ا-وی-وی/ش۔پر/ ۱۶-۲۰۱۵ء/۱۶۷۳ مورّخہ: ۶/اپریل ۲۰۱۶ء

اپنے اسمارٹ فون میں انسٹال کردہ Diksha App کے ذریعے درسی کتاب کے پہلے صفحے پر درج Q.R. code اسکین کرنے سے ڈیجیٹل درسی کتاب اور ہر سبق میں درج Q.R. code کے ذریعے متعلقہ سبق کی درس و تدریس کے لیے مفید سمعی و بصری ذرائع دستیاب ہوں گے۔

5KTJ12

تاریخ اور شہریت

چھٹی جماعت

مہاراشٹر راجیہ پاٹھیہ پستک نرمتی و ابھیاس کرم سنشودھن منڈل، پونہ۔

پہلا ایڈیشن : ۲۰۱۶ء (2016)

چوتھا اصلاح شدہ ایڈیشن :
اکتوبر ۲۰۲۱ء (Oct. 2021)

© مہاراشٹر راجیہ پاٹھیہ پستک نرمتی و ابھیاس کرم سنشودھن منڈل، پونہ-۴۱۱۰۰۴

اس کتاب کے جملہ حقوق مہاراشٹر راجیہ پاٹھیہ پستک نرمتی و ابھیاس کرم سنشودھن منڈل، پونہ کے حق میں محفوظ ہیں۔ کتاب کا کوئی بھی حصہ ڈائرکٹر، مہاراشٹر راجیہ پاٹھیہ پستک نرمتی و ابھیاس کرم سنشودھن منڈل کی تحریری اجازت کے بغیر شائع نہیں کیا جاسکتا۔

مضمون تاریخ کمیٹی :

- ڈاکٹر سدانند مورے، صدر
- شری موہن شیٹے، رکن
- شری پانڈورنگ بلکوڑے، رکن
- ایڈوکیٹ وِکرم ایڈکے، رکن
- ڈاکٹر ابھی رام دکشت، رکن
- شری باپو صاحب شندے، رکن
- شری بال کرشن چوپڑے، رکن
- شری پرشانت سرؤڈکر، رکن
- شری موگل جادھو، رکن-سکریٹری

مضمون شہریت کمیٹی :

- ڈاکٹر شری کانت پرانجپے، صدر
- پروفیسر سادھنا کلکرنی، رکن
- ڈاکٹر موہن کاشیکر، رکن
- شری وَیجناتھ کالے، رکن
- شری موگل جادھو، رکن-سکریٹری

اسٹڈی گروپ-تاریخ اور شہریت :

- شری راہل پربھو
- شری سنجے وزریکر
- شری سبھاش راٹھوڑ
- شریمتی سنیتا دلوی
- پروفیسر شیوانی لیمے
- شری بھاؤ صاحب اُماٹے
- ڈاکٹر ناگناتھ ایولے
- شری سدانند ڈونگرے
- شری رویندر پاٹل
- شری وِکرم اڑسول
- شریمتی روپالی گرگر
- شریمتی میناکشی اُپادھیائے
- شریمتی کانچن کیتکر
- شریمتی شیوکنیا پٹوے
- ڈاکٹر انیل سنگارے
- ڈاکٹر راؤ صاحب شیلکے
- شری مریا چندن شیوے
- شری سنتوش شندے
- ڈاکٹر ستیش چاپلے
- شری وِشال کلکرنی
- شری شیکھر پاٹل
- شری سنجے مہتا
- شری رام داس ٹھاکر

مراٹھی مصنفہ:

ڈاکٹر شبھانگنا اَترے، پروفیسر سادھنا کلکرنی

مترجمین :

- جناب محمد حسن فاروقی
- جناب مشتاق بونجکر

Co-ordinator (Urdu):
Khan Navedul Haque Inamul Haque,
Special Officer for Urdu,
M.S. Bureau of Textbooks, Balbharati

Urdu D.T.P. & Layout:
Yusra Graphics,
305, Somwar Peth, Pune-11.

Cover & Designing :
Prof. Dilip Kadam, Shri Ravindra Mokate

Cartographer :
Shri Ravikiran Jadhav

رابطہ کار مراٹھی:

شری موگل جادھو
اسپیشل آفیسر، تاریخ و شہریت

شریمتی ورشا سرودے
سبجیکٹ اسسٹنٹ، تاریخ و شہریت
بال بھارتی، پونہ

Publisher

Shri Vivek Uttam Gosavi
Controller,
M.S. Bureau of Textbook Production,
Prabhadevi,
Mumbai - 25

Production :

Shri Sachchitanand Aphale,
Chief Production Officer

Shri Prabhakar Parab,
Production Officer

Shri Shashank Kanikdale,
Production Assistant

Paper : 70 GSM Creamvowe

Print Order :

Printer :

بھارت کا آئین

تمہید

ہم بھارت کے عوام متانت وسنجیدگی سے عزم کرتے ہیں کہ بھارت کو
ایک مقتدر سماج وادی غیر مذہبی عوامی جمہوریہ بنائیں
اوراس کے تمام شہریوں کے لیے حاصل کریں:
انصاف، سماجی، معاشی اور سیاسی ؛
آزادی خیال، اظہار، عقیدہ، دین اور عبادت ؛
مساوات بہ اعتبارِ حیثیت اور موقع،
اوران سب میں
اُخوت کو ترقی دیں جس سے فرد کی عظمت اور قوم کے اتّحاد اور
سالمیت کا تیقّن ہو؛
اپنی آئین ساز اسمبلی میں آج چھبیس نومبر ۱۹۴۹ء کو یہ آئین
ذریعۂ ہٰذا اختیار کرتے ہیں،
وضع کرتے ہیں اور اپنے آپ پر نافذ کرتے ہیں۔

راشٹر گیت

جَن گَن مَن - اَدِھ نایک جَیَہ ہے
بھارَت - بھاگیَہ وِدَھاتا۔

پَنجاب، سِندھ، گُجرات، مَراٹھا
دراوِڑ، اُتکَل، بنگ،

وِندھیہ، ہماچَل، یَمُنا، گنگا،
اُچّھل جَل دِھ ترَنگ،

تَو شُبھ نامے جاگے، تَو شُبھ آ شِس ماگے،
گاہے تَو جَیَہ گاتھا،

جَن گَن منگل دایَک جَیَہ ہے،
بھارَت - بھاگیَہ وِدھاتا۔

جَیَہ ہے، جَیَہ ہے، جَیَہ ہے،
جَیَہ جَیَہ جَیَہ، جَیَہ ہے۔

عہد

بھارت میرا ملک ہے۔سب بھارتی میرے بھائی اور بہنیں ہیں۔

مجھے اپنے وطن سے پیار ہے اور مَیں اس کے عظیم و گوناگوں وِرثے پر فخر محسوس کرتا ہوں۔مَیں ہمیشہ اِس وِرثے کے قابل بننے کی کوشش کروں گا۔

میں اپنے والدین، استادوں اور بزرگوں کی عزّت کروں گا اور ہر ایک سے خوش اخلاقی کا برتاؤ کروں گا۔

میں اپنے ملک اور اپنے لوگوں کے لیے خود کو وقف کرنے کی قسم کھاتا ہوں۔ اُن کی بہتری اور خوش حالی ہی میں میری خوشی ہے۔

پیش لفظ

’درسیات کا قومی خاکہ- ۲۰۰۵ء‘اور’بچوں کے لیے مفت ولازمی تعلیم کے حق کا قانون- ۲۰۰۹ء‘ کو مدِنظر رکھ کر ریاستِ مہاراشٹر میں ’پرائمری تعلیم کا نصاب- ۲۰۱۲ء‘ تیار کیا گیا۔ ادارہ بال بھارتی نے حکومت کے منظور کردہ اس نصاب پر مبنی درسی کتابوں کا نیا سلسلہ تعلیمی سال ۱۴-۲۰۱۳ء سے بتدریج شائع کرنا شروع کر دیا ہے۔ نصاب کے مطابق تیسری تا پانچویں جماعتوں میں تاریخ اور شہریت ’ماحول کا مطالعہ حصہ-۱‘ اور ’ماحول کا مطالعہ حصہ-۲‘ میں شامل کیے گئے ہیں۔ چھٹی جماعت سے آگے کے نصاب میں تاریخ اور شہریت آزادانہ مضمون ہوگا۔ اس سے پہلے ان مضامین کے لیے دو الگ الگ درسی کتابیں تھیں۔ اب ان دونوں مضامین کو موجودہ بڑی سائز والی ایک ہی درسی کتاب میں شامل کیا گیا ہے۔ اس کتاب کو پیش کرتے ہوئے ہمیں بہت مسرّت ہو رہی ہے۔

اس کتاب کو تیار کرتے وقت یہ اصول پیش نظر رکھے گئے ہیں کہ درس وتدریس کا عمل طفل مرکوز ہو، طلبہ کو خود آموزی کی ترغیب دی جائے اور درس وتدریس کا عمل طلبہ کے لیے خوشگوار تجربہ ثابت ہو۔ درس وتدریس کے دوران یہ واضح رہنا چاہیے کہ پرائمری تعلیم کے مختلف مرحلوں میں طلبہ میں کون سی صلاحیتیں پروان چڑھیں۔ اس مقصد سے درسی کتاب میں تاریخ اور شہریت دونوں حصوں کی ابتدا میں متعلقہ مضمون کی متوقع صلاحیتیں درج کی گئی ہیں۔ ان صلاحیتوں کو مدِنظر رکھ کر درسی کتاب کی توقعات کو ازسرِنو ترتیب دیا گیا ہے۔

تاریخ کے حصے میں ’قدیم بھارت کی تاریخ‘ دی ہوئی ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ طلبہ اس کے ذریعے اپنی تہذیب اور رسم ورواج کی جامع معلومات حاصل کریں نیز اس کے ذریعے ان میں سماجی یکجہتی کے تعلق سے شعور بیدار ہو۔ ہڑپا تہذیب کے زمانے سے ہی بھارت کے دیگر ممالک سے قائم تجارتی تعلقات قدیم ہندوستان کی تہذیب وتمدن کے ثبوت ہیں۔ اسباق میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ عالمی بھائی چارہ اور بین الاقوامی ہم آہنگی کے لیے ان تجارتی تعلقات کی ضرورت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔

شہریت کے حصے میں ’مقامی انتظامی ادارے‘ کے موضوع پر معلومات دیتے ہوئے ترقیاتی منصوبوں میں مقامی عوام کی شمولیت، خواتین کی شمولیت اور ان کی شمولیت سے رونما ہونے والی تبدیلی کا بھرپور انداز میں ذکر کیا گیا ہے۔ طلبہ کو آسان زبان میں سمجھایا گیا ہے کہ ہمارے ملک کا کام کاج آئین، قوانین اور ضوابط کے تحت چلتا ہے۔ اسباق میں جگہ جگہ چوکون میں دی ہوئی معلومات طلبہ کی افہام وتفہیم میں زیادہ مؤثر ثابت ہوسکتی ہے۔ اساتذہ کے لیے علیحدہ سے ہدایات درج کی گئی ہیں۔ درس وتدریس زیادہ سے زیادہ عمل مرکوز بنانے کے لیے سرگرمیاں دی ہوئی ہیں۔

اس کتاب کو زیادہ سے زیادہ بے عیب اور معیاری بنانے کے نقطۂ نظر سے مہاراشٹر کے تمام علاقوں کے منتخب اساتذہ، چند ماہرینِ تعلیم اور ماہرینِ مضمون سے اس کتاب کی جانچ کرائی گئی ہے۔ موصول شدہ آرا اور تجاویز پر سنجیدگی سے غور وفکر کر کے کتاب کو قطعی شکل دی گئی۔ منڈل کی مضمون تاریخ کمیٹی، مضمون شہریت کمیٹی، اسٹڈی گروپ کے ارکان، مصنف، مترجمین اور مصوّر نے نہایت دلجمعی سے اس کتاب کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا ہے۔ ادارہ ان تمام حضرات کا تہہ دل سے مشکور ہے۔

ہمیں اُمید ہے کہ طلبہ، اساتذہ اور سرپرست اس کتاب کا خیر مقدم کریں گے۔

(ڈاکٹر سنیل مگر)

ڈائرکٹر

مہاراشٹر راجیہ پاٹھیہ پستک نرمتی و

ابھیاس کرم سنشودھن منڈل، پونہ

پونہ۔

تاریخ : ۹ر مئی ۲۰۱۶ء

بھارتی سور : ۱۹ر ویشاکھ، ۱۹۳۸

- اساتذہ کے لیے -

- طلبہ کو قدیم بھارت کی تاریخ پڑھانے کا مقصد یہ ہے کہ طلبہ اپنی تہذیب اور رسم و رواج کی جامع معلومات حاصل کریں نیز اس کے ذریعے ان میں سماجی اور قومی یکجہتی کے تعلق سے شعور بیدار ہو۔ اساتذہ قدیم بھارت کی تاریخ پڑھاتے وقت اس مقصد کو ذہن میں رکھ کر تدریسی طریقے کی منصوبہ بندی کریں۔
- روزمرہ زندگی میں طلبہ کے ذہن میں تہذیب اور روایتوں کے تعلق سے بے شمار سوالات اُٹھتے ہیں۔ استاد کو اپنے تجربات کے سہارے ایسے سوالات کی نوعیت کا علم ہونا متوقع ہے۔ اساتذہ طلبہ کو ترغیب دیتے رہیں کہ طلبہ اس طرح کے سوالات بے خوف ہو کر پوچھیں۔
- قدیم بھارت کی تاریخ کے مطالعے سے اپنے تہذیبی ورثے کے بارے میں آگاہی حاصل ہونے کے مقصد سے مختلف اقسام کی قدیم اشیا، سکے، فنِ تعمیرات کے نمونوں کے تعلق سے زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل کرنے میں کون سے وسائل معاون ثابت ہو سکتے ہیں، طلبہ کو اس کی رہنمائی کریں۔ درسی کتاب میں درج معلومات کے علاوہ مزید معلومات جمع کرنے کے لیے انھیں ترغیب دیں۔
- ہڑپا تہذیب کے زمانے سے ہی بھارت کے دیگر ممالک سے قائم تجارتی تعلقات قدیم ہندوستان کی تہذیب و تمدن کے ثبوت ہیں۔ اسے مدنظر رکھتے ہوئے طلبہ کو بین الاقوامی تجارت کی نوعیت کے بارے میں مختصر معلومات فراہم کریں۔ طلبہ کو اس بات کی جانب متوجہ کیا جائے کہ عالمی بھائی چارہ اور بین الاقوامی ہم آہنگی کے لیے ان تجارتی تعلقات کی ضرورت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔
- رامائن اور مہابھارت جیسے رزمیے شمال مشرقی ایشیا کے انڈونیشیا اور کمبوڈیا جیسے ملکوں میں رقص و ڈراما کی شکل میں پیش کرنے کی روایت آج بھی برقرار ہے۔ وہاں کے قدیم مجسّموں میں بھی ان رزمیوں کے واقعات کی شمولیت معلوم ہوتی ہے۔ اس تعلق سے مزید معلومات حاصل کر کے جماعت میں پیش کرنے کے لیے طلبہ کو سرگرمیاں دی جائیں۔
- واضح رہے کہ مراٹھی میں کئی الفاظ سنسکرت سے اخذ ہیں۔ اس لیے الفاظ کا سنسکرت میں جو بنیادی املا ہے اسے برقرار رکھتے ہوئے طلبہ کی افہام و تفہیم میں سہولت کی خاطر حتی الامکان اُردو میں پیش کیا گیا ہے۔ البتہ جا بجا ان کے مفہوم کو واضح کیا گیا ہے۔ ضرورت کے لحاظ سے استاد اس کی مزید تسہیل کی کوشش کر سکتے ہیں۔
- مضمون شہریت کی تدریس کا آغاز کرنے سے قبل اپنے ملک کے حکومتی ڈھانچے کو واضح کریں۔ وفاقی حکومت، ریاستی حکومت اور مقامی انتظامیہ کی نوعیت مختصر طور پر واضح کریں۔
- مقامی انتظامیہ کے تعلق سے ریاستی حکومت کی جانب سے علیحدہ قوانین نافذ ہیں۔ طلبہ کو ان قوانین کی مفصل معلومات دینا متوقع نہیں ہے لیکن انھیں یہ بات ذہن نشین کرائیں کہ ہمارے ملک کا کام کاج آئین، قوانین اور ضوابط کے تحت چلتا ہے۔ طلبہ پر مختلف مثالوں کے ذریعے قانون کی بالادستی کے فوائد واضح کریں۔
- آئین میں ۷۳ ویں اور ۷۴ ویں تبدیلی کا مختصر ذکر ہے۔ ان آئینی ترمیمات کے سبب مقامی حکومتی اداروں کو مضبوطی عطا ہوئی، اس بات کو ذہن میں رکھ کر مقامی حکومتی اداروں میں ہوئی تبدیلیوں کے بارے میں طلبہ کو بتائیں۔
- مقامی حکومتی اداروں میں خواتین کی شمولیت اور ان کی شمولیت سے وقوع پذیر ہونے والی تبدیلیوں کے بارے میں خصوصی ذکر کریں۔
- انگریزوں کے دورِ حکومت میں مقامی حکومت کو 'مقامی خود مختار ادارے' کہا جاتا تھا۔ آزادی کے بعد تمام سطحوں پر دستوری حکومت ہونے کی وجہ سے اب ان اداروں کو 'مقامی انتظامی ادارے' کہا جاتا ہے۔

قدیم بھارت کی تاریخ

فہرست

نمبر شمار	سبق کا نام	صفحہ نمبر
۱۔	برّ صغیر ہند اور تاریخ	۱
۲۔	تاریخ کے ماخذ	۶
۳۔	ہڑپّا تہذیب	۱۰
۴۔	ویدک تہذیب	۱۵
۵۔	قدیم بھارت میں مذہبی رجحانات	۲۰
۶۔	جنپد اور مہاجنپد	۲۶
۷۔	موریہ عہد کا بھارت	۳۰
۸۔	موریہ عہد کے بعد کی حکومتیں	۳۶
۹۔	جنوبی بھارت کی قدیم حکومتیں	۴۲
۱۰۔	قدیم بھارت : تہذیبی	۴۸
۱۱۔	قدیم بھارت اور دنیا	۵۴

S.O.I. Note : The following foot notes are applicable : (1) © Government of India, Copyright : 2016. (2) The responsibility for the correctness of internal details rests with the publisher. (3) The territorial waters of India extend into the sea to a distance of twelve nautical miles measured from the appropriate base line. (4) The administrative headquarters of Chandigarh, Haryana and Punjab are at Chandigarh. (5) The interstate boundaries amongst Arunachal Pradesh, Assam and Meghalaya shown on this map are as interpreted from the "North-Eastern Areas (Reorganisation) Act. 1971," but have yet to be verified. (6) The external boundaries and coastlines of India agree with the Record/Master Copy certified by Survey of India. (7) The state boundaries between Uttarakhand & Uttar Pradesh, Bihar & Jharkhand and Chattisgarh & Madhya Pradesh have not been verified by the Governments concerned. (8) The spellings of names in this map, have been taken from various sources.

آموزشی ماحصل

تجویز کردہ طریقۂ تعلیم	آموزشی ماحصل
طالب علم کو انفرادی طور پر/ جوڑی میں/گروہ میں مواقع فراہم کرنا اور انھیں درج ذیل امور کی ترغیب دینا - • تاریخی واقعات اور جغرافیائی خصوصیات کے بارے میں معلومات یکجا کرنا۔ • تصاویر، مختلف قسم کے تاریخی ماخذ کا مطالعہ، تجزیہ، ان پر بحث کرکے مؤرّخین نے بھارت کی قدیم تاریخ کو کس طرح مرتب کیا ہوگا اس کے بارے میں وضاحت کرنا۔ • نقشے پر مبنی سرگرمی : خاص مقامات تلاش کرنا، شکاری اور غذا جمع کرنے والوں کے مقامات، اناج کی پیداوار، ہڑپا تہذیب، جنپد، مہاجنپد، حکومتیں، بدھ اور مہاویر کی زندگیوں میں رونما ہوئے واقعات کے مقامات، بھارت کے باہر کے فنون اور تعمیراتی مراکز اوران کا بھارت سے تعلق قائم کرنا۔ • طویل نظمیں (رزمیہ)، رامائن، مہابھارت، سِلپّ دِھکرم، منی میکھلائی یا کالی داس کے اہمیت کے حامل ادب کی تحقیق کرنا۔ • بحث کرنا : بدھ اور جین مذاہب کے اُصول اور دیگر رجحانات کے بنیادی تصوّر اور دیگر اقدار- ان کی تعلیمات کی موجودہ زمانے سے مطابقت- قدیم بھارت میں فنون اور تعمیراتی علوم کا مطالعہ، بھارت کی تہذیب اور سائنسی شعبے میں خدمات۔ • کردار ادا کرنا (رول پلے): وسطیٰ عہد کے کئی تاریخی تصورات پر مبنی مثلاً کلنگ کی جنگ کے بعد سمراٹ اشوک میں آئی تبدیلی۔ اس زمانے کے تحریری ماخذ میں موجود کسی ایک مضمون پر مبنی۔ • پروجیکٹ طریقہ : سلطنتوں کے انقلابات، گروہ اور تنظیم کا طریقۂ کار- مختلف سلطنتوں کے، خاندانوں کی خدمات، بھارت کے بیرونی ممالک سے تعلقات اور ان تعلقات کے اثرات پر مبنی پروجیکٹ (منصوبے) پر جماعتی مباحثہ۔ • میوزیم کی سیر: قدیم انسان کی آبادی کے باقیات دیکھنے کے لیے- ہڑپا دور کی تہذیب میں یکسانیت اور تبدیلی جیسے عنوانات پر مباحثہ کرنا۔	طالب علم - 06.73H.01 تاریخ اور جغرافیہ کے آپسی تعلق کو پہچانتا ہے۔ 06.73H.02 مختلف قسم کے ماخذوں کی شناخت کرتا ہے اور اس عہد کی تاریخ کو از سر نو مرتب کرنے میں اس کے استعمال کو ظاہر کرتا ہے۔ 06.73H.03 بھارت کے خاکے / نقشے میں اہم تاریخی مقامات، یادگاریں وغیرہ کی نشاندہی کرتا ہے۔ 06.73H.04 اہم بادشاہوں اور شاہی خاندانوں کی اہم خدمات کی وضاحت کرتا ہے مثلاً اشوک اعظم کی لاٹ، گپت عہد کے سکے، پلّوی راجاؤں کے رتھ منادر وغیرہ کی وضاحت کرتا ہے۔ 06.73H.05 اُس زمانے کے ادبی کاموں میں مذکور مسائل، واقعات، شخصیات کو بیان کرتا ہے۔ 06.73H.06 مختلف تاریخی پیش رفت سے متعلق معلومات کو ترتیب میں لگاتا ہے۔ 06.73H.07 زمانۂ قدیم کی وسیع تر پیش رفت کی وضاحت کرتا ہے جیسے شکار کرنا، اجتماعی مرحلے، زراعت کی ابتدا، وادی سندھ کے ابتدائی شہر وغیرہ۔ اور ایک مقام کی ترقی کو دوسرے مقام کی ترقی سے مربوط کرتا ہے۔ 06.73H.08 بھارت کے بیرونی ممالک سے تعلقات کو مذہب، فن اور فن تعمیر میں مضمر معاملات کو بیان کرتا ہے۔ 06.73H.09 بھارت کی تہذیب اور سائنس میں خاص خدمات بیان کرتا ہے جیسے علم نجوم، علم طب، علم ریاضی اور دھاتوں سے متعلق علم وغیرہ۔ 06.73H.10 عہد قدیم کے بنیادی نظریات، مختلف مذاہب کے اقدار اور سماجی فکر کا تجزیہ کرتا ہے۔ 06.73H.11 انسانیت اور مذہبی غیر جانبداری سب سے اعلیٰ نظریات ہیں، اس کی وضاحت کرتا ہے۔ 06.73H.12 یہ سمجھتا ہے کہ نظریاتی اور تہذیبی لین دین سے انسانی علم میں مزید اضافہ ہوتا ہے۔

۱۔ برِّصغیر ہند اور تاریخ

۱ء۱ تاریخ کی تشکیل اور جغرافیائی خصوصیات

۱ء۲ بھارت کی جغرافیائی خصوصیات

۱ء۳ برِّ صغیر ہند

۱ء۱ تاریخ کی تشکیل اور جغرافیائی خصوصیات

پانچویں جماعت میں ہم نے انسان اور اُس کے اطراف کے ماحول سے گہرے تعلّق کے بارے میں تفصیل سے پڑھا ہے۔ ہم نے یہ بھی پڑھا ہے کہ قدیم انسان کے معیارِ زندگی اور تکنیکی علوم میں ہونے والی تبدیلی اُس کے ماحول کے تغیّر سے کس طرح مربوط تھی۔ ہم اس بات کا بھی جائزہ لے چکے ہیں کہ پتھر کے زمانے کی تہذیب سے زراعت کو اہمیت دینے والی دریاؤں کے کناروں کی تہذیب تک انسانی تہذیب کی تاریخ کا سفر کس طرح طے ہوا۔

تاریخ سے مراد انسانی تہذیب کے سفر میں وقوع پذیر ہونے والے ہر قسم کے ماضی کے واقعات کی مربوط ترتیب ہے۔ مقام، زمانہ، شخص اور سماج تاریخ کے چار بنیادی ستون ہیں۔ ان کے بغیر تاریخ مرتب نہیں کی جاسکتی۔ ان میں 'مقام' کا تعلق جغرافیہ یعنی جغرافیائی حالات سے ہے۔ تاریخ اور جغرافیہ کا رشتہ اٹوٹ ہے۔ جغرافیائی حالات کئی طرح سے تاریخ پر اثرانداز ہوتے ہیں۔

آیئے، بحث کریں۔

- آپ کے اطراف میں کون کون سے پیشے پائے جاتے ہیں؟
- آپ کے آس پاس کون سی فصلیں اُگائی جاتی ہیں؟

غذا، لباس، مکانوں کی تعمیر اور پیشے وغیرہ زیادہ تر اُس ماحول کی جغرافیائی خصوصیات پر منحصر ہوتے ہیں جس ماحول میں ہم رہتے ہیں۔ سماجی زندگی بھی اُن پر منحصر ہوتی ہے۔ مثال کے

گھروں کی قسمیں

طور پر پہاڑی خطوں میں رہنے والے لوگوں کی زندگی میدانی خطوں میں رہنے والے لوگوں کی زندگی کی بہ نسبت زیادہ محنت طلب ہوتی ہے۔ پہاڑی خطوں میں زرخیز زمین بہت کم پائی جاتی ہے جبکہ میدانی خطوں میں زرخیز زمین بڑے پیمانے پر میسر ہوتی ہے۔ اس لیے پہاڑی خطے کے لوگوں کو اناج اور سبزیاں کم مقدار میں حاصل ہوتی ہیں۔ اُن کے مقابلے میں میدانی خطے کے لوگوں کو یہ چیزیں بھرپور مقدار میں حاصل ہوتی ہیں۔ اس کے اثرات اُن کی غذا پر نظر آتے ہیں۔ پہاڑی خطے کے لوگوں کو اپنی غذا کے لیے زیادہ تر شکار اور جنگل سے حاصل کی ہوئی اشیا پر منحصر رہنا پڑتا ہے۔ اسی طرح دوسری کئی باتوں میں پہاڑی خطے اور میدانی خطے میں رہنے والے لوگوں کی طرزِ زندگی میں فرق دِکھائی دیتا ہے۔

ہم جس خطے میں رہتے ہیں وہاں کی آب و ہوا، بارش،

کھیتوں سے حاصل ہونے والی فصلیں، نباتات اور حیوانات وغیرہ ہماری گزر بسر کے ذرائع ہوتے ہیں۔ اُنھی کی مدد سے اُن خطوں کی طرزِ زندگی اور تہذیب ترقی پذیر ہوتی ہے۔ جہاں گزر بسر کے ذرائع کی فراوانی ہوتی ہے وہاں انسانی معاشرہ طویل مدت کے لیے بود و باش اختیار کرتا ہے۔ کچھ عرصہ گزرنے کے بعد یہ آبادیاں دیہی بستیوں اور شہروں میں تبدیل ہوجاتی ہیں۔ ماحول کی تباہی، قحط، حملے یا دیگر وجوہ کی بنا پر جب گزر بسر کے ذرائع کی قلّت کا احساس ہونے لگے تب لوگوں کے لیے گاؤں چھوڑ کر جانا ضروری ہوجاتا ہے۔ دیہی بستیاں اور شہر اُجڑ جاتے ہیں۔ تاریخ میں ایسے بے شمار واقعات وقوع پذیر ہو چکے ہیں۔ اس سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ تاریخ اور جغرافیہ کا رشتہ اٹوٹ ہوتا ہے۔

۲ء۱ بھارت کی جغرافیائی خصوصیات

ہمارا ملک بھارت کافی وسیع و عریض ہے۔ اُس کے شمال میں ہمالیہ، مشرق میں بحیرۂ بنگال، مغرب میں بحرِ عرب اور جنوب میں بحرِ ہند ہے۔ بھارت کے جزائر اندمان اور نکوبار اور لکش دویپ کے علاوہ بقیہ سارا ملک جغرافیائی لحاظ سے غیر منقسم اور مسلسل ہے۔

قدیم بھارت کی تاریخ کا مطالعہ کرتے ہوئے ہم جس قطعۂ اراضی کو ذہن میں رکھیں گے اُسی کا ذکر 'قدیم بھارت' کے طور پر کریں گے۔ ۱۹۴۷ء سے پہلے پاکستان اور بنگلہ دیش بھارت ہی کا حصہ تھے۔

بھارت کی تاریخ کی تشکیل پر غور کریں تو درج ذیل چھے طبعی حصے اہم معلوم ہوتے ہیں۔

۱۔ ہمالیہ
۲۔ سندھ، گنگا اور برہمپتر دریاؤں کا میدانی علاقہ
۳۔ تھر کا ریگستان
۴۔ دکن کی سطح مرتفع
۵۔ ساحلی علاقے
۶۔ سمندر میں پائے جانے والے جزائر

ہمالیہ پہاڑ

۱۔ ہمالیہ : ہندوکُش اور ہمالیہ کے پہاڑی سلسلوں کی وجہ سے برصغیر ہند کے شمال میں گویا ایک ناقابلِ تسخیر دیوار کھڑی ہے۔ اس دیوار کی وجہ سے برصغیر ہند وسطی ایشیا کے ریگستان سے علیحدہ ہوا ہے۔ صرف ہندوکش پہاڑ میں درّۂ خیبر اور درّۂ بولان سے گزرنے والا خشکی کا تجارتی راستہ ہے۔ وسطی ایشیا سے گزرنے والے قدیم تجارتی راستے سے وہ جڑا ہوا تھا۔ چین سے نکل کر وسطی ایشیا سے ہوتا ہوا ملکِ عرب تک جانے والا یہ تجارتی راستہ 'ریشم شاہراہ' کے نام سے جانا جاتا ہے کیونکہ اس راستے سے مغربی ممالک میں بھیجے جانے والے تجارتی سامان میں بطور خاص ریشم ہوا کرتا تھا۔ اسی درّے کے راستے کئی غیر ملکی حملہ آور قدیم بھارت میں داخل ہوئے۔ کئی غیر ملکی سیّاح اسی راستے سے بھارت میں آئے۔

درّۂ خیبر

۲۔ سندھ-گنگا-برہمپتر دریاؤں کا میدانی علاقہ : یہ تین بڑے دریا سندھ، گنگا اور برہمپتر اور اُن کے معاون دریاؤں کی وادیوں کا علاقہ ہے۔ یہ علاقہ مغرب کی جانب سندھ-پنجاب

دریائے گنگا

سے مشرق کی جانب موجودہ بنگلہ دیش تک پھیلا ہوا ہے۔ بھارت کی سب سے قدیم شہری ہڑپّا تہذیب اور اُس کے بعد کی قدیم جمہوری اور شہنشاہی سلطنتیں اسی علاقے میں پروان چڑھیں۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

براعظم افریقہ کا صحارا ریگستان دنیا کا سب سے بڑا ریگستان ہے۔

تھر کا ریگستان

۳۔ تھر کا ریگستان : تھر کا ریگستان راجستھان، ہریانہ اور گجرات ریاستوں کے کچھ حصوں میں پھیلا ہوا ہے۔ اُس کا کچھ حصہ موجودہ پاکستان میں بھی ہے۔ اس کے شمال میں دریائے ستلج، مشرق میں کوہِ اراولی کا سلسلہ، جنوب میں کچھ کا رَن (ریگزار) اور مغرب میں دریائے سندھ ہے۔ ہماچل پردیش سے نکلنے والی گھگر نامی ندی تھر کے ریگستان میں پہنچتی ہے۔ پاکستان میں اس ندی کو ہاکرا کہتے ہیں۔ راجستھان اور پاکستان میں اب اس ندی کا پاٹ خشک ہو چکا ہے۔ اُس خشک پاٹ کے علاقے میں ہڑپّا تہذیب کے بے شمار مقامات بکھرے ہوئے ہیں۔

۴۔ دکن کی سطح مرتفع : ایک جانب مشرقی ساحل اور دوسری جانب مغربی ساحل اور اُن کے درمیان میں واقع بھارت کا زمینی علاقہ جنوب کی جانب تنگ ہوتا چلا جاتا ہے۔ اُس کی مغربی سمت میں بحرِ عرب، جنوب میں بحرِ ہند اور مشرق میں بحیرۂ بنگال ہے۔ تین جانب سے پانی سے گھرا ہوا یہ زمین کا حصہ سمندر میں گھسی ہوئی کسی مثلث نما چوٹی کی طرح دِکھائی دیتا ہے۔ ایسے طبعی حصے کو 'جزیرہ نما' کہتے ہیں۔ بھارت کے جزیرہ نما کا بیشتر حصہ دکن کی سطح مرتفع سے گھرا ہوا ہے۔

دکن کی سطح مرتفع کے شمال میں ست پڑا اور وندھیا کے پہاڑی سلسلے پھیلے ہوئے ہیں۔ اُس کی مغرب میں سہیادری کے پہاڑی سلسلے ہیں۔ اُسے 'مغربی گھاٹ' بھی کہتے ہیں۔ سہیادری کے مغربی دامن میں کوکن اور ملبار کا ساحلی علاقہ ہے۔ دکن کی سطح مرتفع کی مشرقی جانب پہاڑی سلسلے کو 'مشرقی گھاٹ' کہتے ہیں۔ اس سطح مرتفع کی زمین زرخیز ہونے کی وجہ سے وہاں ہڑپّا تہذیب کے بعد کے زمانے میں زراعت کو اہمیت دینے والی کئی تہذیبیں پھولی پھلی تھیں۔ موریہ سلطنت قدیم بھارت کی سب سے بڑی سلطنت تھی۔ دکن کی سطح مرتفع اس سلطنت میں شامل تھی۔ موریہ سلطنت کے بعد کئی چھوٹی بڑی سلطنتیں یہاں ہو گزری ہیں۔

۵۔ ساحلی علاقے : قدیم بھارت میں ہڑپّا تہذیب کے زمانے سے مغربی ممالک کے ساتھ تجارت ہوا کرتی تھی۔ یہ تجارت بحری راستے سے ہوا کرتی تھی۔ اس لیے بھارت کی بندرگاہوں پر غیر ممالک کی تہذیب اور لوگوں سے بھارت کا ربط اور لین دین ہوا کرتا تھا۔ بعد کے زمانے میں خشکی کے راستے یعنی زمین سے تجارت اور تہذیبی لین دین کا آغاز ہوا۔ اس کے باوجود بحری راستے کی اہمیت اپنی جگہ قائم رہی۔

۶۔ سمندر میں پائے جانے والے جزائر : بحیرۂ بنگال میں اندمان اور نکوبار بھارت کے جزائر ہیں۔ اسی طرح جزائر الہندلکش دویپ بحرِ عرب میں واقع ہیں۔ پرانے زمانے کی بحری تجارت میں ان جزائر کو بڑی اہمیت حاصل تھی۔ 'پیرِپلس آف دی

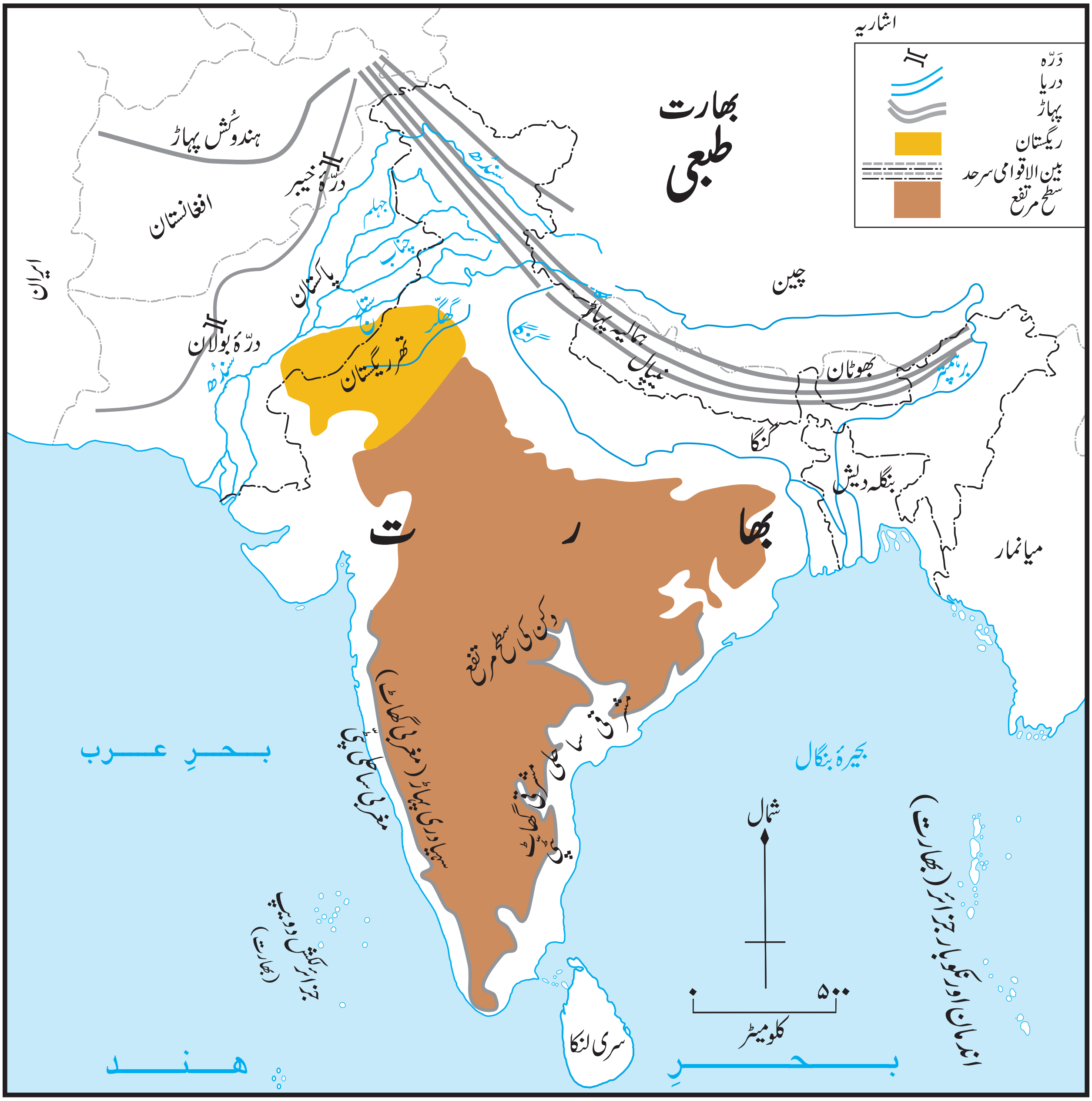

اریتھرین سی' ایک کتاب ہے جس میں 'بحرِ احمر' کے بارے میں معلومات درج ہے۔اس کتاب میں بھارت کے جزائر کا بھی ذکر ہے۔اس کتاب کو ایک نامعلوم یونانی جہازراں نے قلمبند کیا ہے۔

جزیرۂ اندمان

آیئے، عمل کر کے دیکھیں۔

بھارت کے نقشے کے خاکے میں نیچے دیے ہوئے مقامات کا اندراج کیجیے۔

۱۔ کوہِ ہمالیہ
۲۔ تھر کا ریگستان
۳۔ مشرقی ساحلی علاقہ

۱ء۳ برصغیر ہند

ہڑپّا اور موہنجو داڑو شہر موجودہ پاکستان میں ہیں۔

افغانستان، پاکستان، نیپال، بھوٹان، بنگلہ دیش، سری لنکا اور ہمارا بھارت اِن ممالک کو ملا کر جو زمینی علاقہ وجود میں آیا اُسے جنوبی ایشیا کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اسی زمینی علاقے میں بھارت کی وسعت اور اہمیت کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس خطے کو 'برصغیر ہند' کا نام دیا گیا ہے۔ ہڑپّا تہذیب خاص طور پر برصغیر ہند کے شمال مغرب کے علاقے میں پروان چڑھی۔

ہمارے پڑوسی ممالک چین اور میانمار جنوبی ایشیا یا برصغیر ہند کا حصہ نہیں ہیں۔ پھر بھی قدیم بھارت سے اُن کا تاریخی تعلق رہا ہے۔ قدیم بھارت کی تاریخ کے مطالعے میں اُنھیں اہم مقام حاصل ہے۔

مشق

(۱) ایک جملے میں جواب لکھیے:

۱۔ تاریخ سے کیا مراد ہے؟

۲۔ انسانی معاشرہ طویل مدت کے لیے بود و باش کہاں اختیار کرتا ہے؟

۳۔ پہاڑی خطوں میں رہنے والے لوگوں کو اپنی غذا کے لیے خاص طور سے کس بات پر منحصر رہنا پڑتا ہے؟

۴۔ بھارت کی سب سے زیادہ قدیم شہری تہذیب کون سی ہے؟

(۲) مختصر جواب لکھیے:

۱۔ انسانوں کی سماجی زندگی کن باتوں پر منحصر ہوتی ہے؟

۲۔ ہم جہاں رہتے ہیں اُس علاقے کی کون سی چیزیں ہماری گزربسر کا ذریعہ ہوتی ہیں؟

۳۔ کس علاقے کو 'برصغیر ہند' کہتے ہیں؟

(۳) وجوہات لکھیے:

۱۔ تاریخ اور جغرافیہ کا رشتہ اٹوٹ ہوتا ہے۔

۲۔ لوگوں کو گاؤں چھوڑ کر جانا پڑتا ہے۔

(۴) پہاڑی خطے اور میدانی خطے کے لوگوں کی زندگی کے فرق کو واضح کیجیے۔

(۵) درسی کتاب میں دیے ہوئے بھارت - طبعی کے نقشے کا مشاہدہ کرکے درج ذیل سوالوں کے جواب لکھیے:

۱۔ بھارت کے شمال میں کون سا پہاڑی سلسلہ ہے؟

۲۔ بھارت کے شمالی جانب سے کون سا راستہ آتا ہے؟

۳۔ دریائے گنگا اور دریائے برہمپتر کہاں ملتی ہیں؟

۴۔ بھارت کے مشرق میں کون سے جزائر ہیں؟

۵۔ تھر کا ریگستان بھارت کی کس سمت میں ہے؟

سرگرمی:

۱۔ اپنے اطراف میں پائے جانے والے پانی کے ذخائر سے متعلق معلومات حاصل کیجیے۔

۲۔ دنیا کے خاکے میں درج ذیل اجزا دِکھائیے:

الف۔ کوہِ ہمالیہ

ب۔ ریشم شاہراہ

ج۔ ملک عرب

***

مختلف پوشاکیں

۲۔ تاریخ کے ماخذ

۲ء۱ مادّی ماخذ

۲ء۲ تحریری ماخذ

۲ء۳ زبانی ماخذ

۲ء۴ قدیم بھارت کی تاریخ کے ماخذ

۲ء۵ تاریخ نویسی سے متعلق برتی جانے والی احتیاط

آیئے، عمل کرکے دیکھیں۔

- آپ کے گھر میں دادا دادی کے زمانے کی جو چیزیں ہیں اُن کی فہرست بنایئے۔
- آپ اپنے اطراف / گاؤں میں پائی جانے والی کسی پرانی عمارت سے متعلق معلومات جمع کیجیے۔

ہمارے آبا واجداد نے استعمال کی ہوئی کئی چیزیں آج بھی موجود ہیں۔ اُن کی کندہ کی ہوئی مختلف تحریریں ہمارے ہاتھ لگی ہیں۔ ان ماخذات کی مدد سے ہمیں تاریخ کا علم ہوسکتا ہے۔ اس کے علاوہ رسم و رواج، روایات، عوامی فن، عوامی ادب، تاریخی دستاویزات کی مدد سے ہمیں تاریخ کا علم ہوتا ہے۔ ان تمام اشیا کو ’تاریخ کے ماخذ‘ کہتے ہیں۔

تاریخ کے ماخذ تین قسم کے ہوتے ہیں؛ مادّی ماخذ، تحریری ماخذ، زبانی ماخذ۔

بتایئے تو بھلا!

- قلعے، غار، استوپ وغیرہ کو ’مادّی ماخذ‘ کہتے ہیں۔ ان کے علاوہ اور کن عمارتوں کو مادّی ماخذ کہتے ہیں؟

۲ء۱ مادّی ماخذ

روزمرہ کی زندگی میں انسان مختلف قسم کی چیزیں استعمال کرتے ہیں۔ پہلے کے انسانوں کی استعمال کی ہوئی کئی اشیا ہمیں اہم معلومات فراہم کرسکتی ہیں۔ قدیم اشیا میں مٹی کے برتنوں کے ٹکڑوں کی بناوٹ، اُن کے رنگ اور نقش ونگار کو دیکھ کر اس بات کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اس برتن کا تعلق کس زمانے سے رہا ہوگا۔ زیورات اور دیگر اشیا سے انسانی سماج کے آپسی تعلقات کی معلومات حاصل ہوتی ہے۔ اناج، پھلوں کے بیج اور جانوروں کی ہڈیوں سے غذاؤں کی معلومات حاصل ہوتی ہے۔ مختلف زمانوں میں انسانوں کے تعمیر کیے ہوئے مکانات اور عمارتوں کے باقیات ملتے ہیں۔ ان کے علاوہ سکّے اور مہریں بھی ملتی ہیں۔ ان تمام چیزوں کی مدد سے انسانی طرزِ عمل کی معلومات حاصل ہوتی ہے۔ ان تمام اشیا اور عمارتوں یا اُن کے باقیات کو تاریخ کے ’مادّی ماخذ‘ کہتے ہیں۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

اناج کا دانہ زیادہ دنوں تک محفوظ نہیں رہتا۔ اناج کے دانوں کو کیڑے بھوسے یا سفوف میں بدل دیتے ہیں۔ پرانے زمانے میں اناج کو پیسنے سے پہلے بھونا جاتا تھا اور پھر اُسے پیسا جاتا تھا۔ اناج بھونتے وقت کچھ دانے زیادہ بھن جاتے یا جل جاتے تو اُنھیں پھینک دیا جاتا تھا۔ اس طرح کے جلے ہوئے دانے برسہا برس تک محفوظ رہتے ہیں۔ وہ کھدائی میں دستیاب ہوتے ہیں۔ تجربہ گاہ میں جانچ کیے جانے پر اُنھیں پہچانا جاسکتا ہے کہ وہ کس اناج کے دانے ہیں۔

سکّے

۲٫۲ تحریری ماخذ

پتھر کے زمانے کے انسان نے اپنی زندگی میں پیش آنے والے کئی واقعات اور جذبات کو تصاویر کے ذریعے ظاہر کیا ہے۔ ہزاروں سال گزر جانے کے بعد انسان کو لکھنے کا فن آیا۔

ابتدا میں انسان کسی بات کو تحریر میں لانے کے لیے علامتوں اور نشانیوں کا استعمال کرتا تھا۔ پھر ہزاروں سال گزرنے کے بعد اُن علامتوں اور نشانیوں سے رسم الخط وجود میں آیا۔

ابتدائی زمانے میں شکستہ برتنوں کے ٹکڑے، کچی اینٹیں، درخت کی چھال، بھوج پتر جیسی اشیا کو بیاض کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا۔ اس طرح کی اشیا پر کسی نوکدار چیز سے تحریر کندہ کی جاتی تھی۔ تجربہ اور علم جیسے جیسے بڑھتا گیا اُس کے ساتھ ہی انسان نے مختلف طریقوں سے لکھنا شروع کیا۔ اِردگرد وقوع پذیر ہونے والے واقعات اور دربار میں ہونے والی کارروائیوں کی روداد وغیرہ تحریری شکل میں محفوظ کرنے کا طریقہ رائج ہوا۔ کئی حکمرانوں نے اپنے فرمان، مقدموں کے فیصلے، وقف نامے پتھر یا تانبے کی تختیوں پر کندہ کروائے تھے۔ ایک عرصہ گزرنے کے بعد ادب کی کئی قسمیں وجود میں آئیں۔ مذہبی و سماجی نوعیت کی کتابیں، ڈرامے، نظمیں، سفرنامے اور سائنسی موضوعات پر مضامین لکھے جانے لگے جن کے مطالعے سے اُس زمانے کی تاریخ کو سمجھنے میں مدد ملی۔ اس سارے ادبی سرمائے کو 'تحریری ماخذ' کہتے ہیں۔

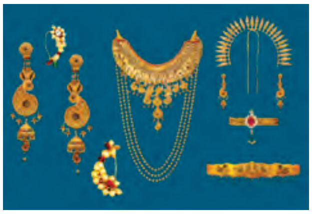
زیورات

مٹی کے برتن کا کھاپرا (ٹکڑا)

برتن

کیا آپ جانتے ہیں؟

مندروں کی دیواریں، غاروں کی دیواریں، پتھر کی سلیں، تانبے کی تختیاں، برتن، کچی اینٹیں، تاڑ کے پتے، بھوج پتر وغیرہ تحریری ماخذات کی مثالیں ہیں۔ ان پر تحریریں کندہ کی جاتی تھیں۔

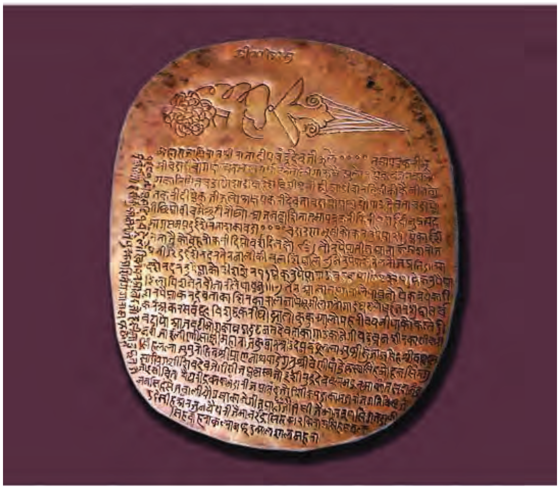
تانبے کی تختی

پتھر کی سل/کتبہ

کیا آپ جانتے ہیں؟

بھوج پتر بھوج نامی درخت کی چھال سے بنایا جاتا ہے۔ یہ درخت کشمیر میں پائے جاتے ہیں۔

بھوج درخت

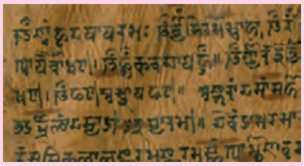
بھوج پتر

آیئے، عمل کرکے دیکھیں۔

- آپ اپنے گرد و پیش / گاؤں کے میوزیم (عجائب گھر) میں جائیے۔ وہاں کون کون سی اشیا ہیں، اُن کے بارے میں مضمون لکھیے۔
- پتھر کی چکّی کے لوک گیتوں کو جمع کیجیے۔
- مختلف لوک گیت حاصل کیجیے۔ اُن میں سے ایک لوک گیت اپنے اسکول کے ثقافتی پروگرام میں پیش کیجیے۔

۲٫۳ زبانی ماخذ

نظم کے بند، لوک گیت (عوامی گیت) اور لوک کہانیوں پر مشتمل ادب تحریری صورت میں دستیاب نہیں ہوتا۔ اُس کو تخلیق کرنے والا نامعلوم ہوتا ہے۔ وہ نسل در نسل لوگوں تک پہنچتا ہے۔ ایسے ادب کو زبانی طور پر محفوظ ہونے والا ادب کہتے ہیں۔ نظمیں، عوامی گیت، عوامی فن جیسے عوامی ادب کی قسمیں اس میں شامل ہیں۔ اِن ذرائع کو تاریخ کے 'زبانی ماخذ' کہتے ہیں۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

- **نظم کا بند۔**

تم شہنشاہ ہم آپ کے داس
رہے کرم شاہ کا ٹوٹ نہ جائے آس
(شہنشاہ جہانگیر کی شادی کی تقریب)

- **لوک گیت۔**

اوّل نام کُھدا کا لیجئے دوجے نبی رسول
تیجے نام برہی کا لیجئے بات جاؤں نہ بھول
کنٹھ سرسوتی میں تو کنٹھ بیٹھ جائے میرے
نجو خاں کا ساکھا کیتا سرن جاؤں میں رے
(کھدا - خدا)

کیا آپ جانتے ہیں؟

قدیم بھارت کی تاریخ - مرتب کرنے کے ماخذ

مادّی ماخذ

اشیا:
غار کی تصویریں
مٹّی کے برتن
مٹّی کی مورتیاں
منکے
ہیرے، زیورات
پتھر کی مورتیاں
دھات کی اشیا
سکّے
ہتھیار

تعمیرات:
غار
گھر
استوپ
گپھائیں
مندر
چرچ
مسجد
ستون

تحریری ماخذ

- ہڑپّا رسم الخط میں تحریریں
- ویدک ادب
- میسوپوٹیمیا میں اینٹوں پر کی تحریریں
- مہابھارت اور رامائن کے قلمی نسخے
- جین، بودھ ادب
- یونانی تاریخ نویسوں اور سیاحوں کی تحریریں
- چینی سیّاحوں کے سفرنامے
- صَرف و نحو اور قواعد کی کتابیں، مذہبی کتابیں اور کندہ تحریریں

زبانی ماخذ

قدیم بھارت میں زبانی روایت کے مطابق محفوظ کیا ہوا ویدک، بودھ اور جین ادب اب تحریری شکل میں دستیاب ہے۔ پھر بھی اُسے حفظ کرنے (یاد رکھنے) کی روایت آج بھی جاری ہے۔ تاریخ مرتب کرنے کے لیے جب اس کا استعمال ہوتا ہے تب اس کا شمار زبانی ماخذات میں ہوتا ہے۔

۲ء۴ قدیم بھارت کی تاریخ کے ماخذ

پتھر کے زمانے سے عیسوی سن کی آٹھویں صدی تک کا زمانہ بھارت کی تاریخ کا قدیم زمانہ تسلیم کیا جاتا ہے۔ بھارت کے پتھر کے زمانے سے متعلق جانکاری آثارِ قدیمہ کی کھدائی سے حاصل ہوتی ہے۔ اُس زمانے میں رسم الخط نے ترقی نہیں کی تھی۔ قبل مسیح ۱۵۰۰ سے قدیم تاریخ کی معلومات ویدک ادب سے حاصل ہوتی ہے۔ ابتدا میں وید تحریری شکل میں نہیں تھے۔ اُنھیں حفظ کرنے کے اُصول کو بھارت کے قدیم لوگوں نے ترقی دی تھی۔ ایک عرصہ گزر جانے کے بعد اُن کو لکھا گیا۔ ویدک ادب اور اُس کے بعد لکھا گیا ادب قدیم بھارت کی تاریخ کا ایک اہم ماخذ ہے۔ ان میں برہمن گرنتھ، ویدک ادب کے روحانیت پر مشتمل ابواب، رامائن اور مہابھارت کے رزمیے، جین اور بودھ گرنتھ، ڈرامے، نظمیں، کتبوں کی تحریریں، ستونوں کی تحریریں، غیر ملکی سیّاحوں کے سفرنامے وغیرہ شامل ہیں۔ اسی طرح آثارِ قدیمہ کی کُھدائی میں دستیاب ہونے والی اشیا، قدیم تعمیرات، سکّے جیسے کئی مادّی ماخذات کی مدد سے ہمیں قدیم بھارت کی تاریخ کا علم حاصل ہوتا ہے۔

۲ء۵ تاریخ نویسی سے متعلق برتی جانے والی احتیاط

تاریخ کے ماخذ کا استعمال کرتے وقت بڑی احتیاط برتنی پڑتی ہے۔ کوئی تحریری ثبوت محض پرانا ہونے کی وجہ سے قابلِ اعتنا ہو یہ ضروری نہیں ہے۔ یہ کس نے لکھا، کیوں لکھا، کب لکھا اس کی چھان بین کرنا پڑتی ہے۔ مختلف النّوع قابلِ اعتبار ماخذ سے اخذ کیے گئے نتائج باہم جانچ کر دیکھنے پڑتے ہیں۔ تاریخ مرتّب کرنے کے عمل میں اس طرح کی باریک بینی سے کی جانے والی جانچ بڑی اہمیت رکھتی ہے۔

5LCB4C

آپ کیا کریں گے؟

- آپ کو ایک قدیم سکہ ملا۔
  - اپنے پاس رکھیں گے۔
  - والدین کو دیں گے۔
  - میوزیم (عجائب گھر) میں جمع کریں گے۔

مشق

(۱) ایک جملے میں جواب لکھیے:

۱۔ بیاض کے طور پر کن اشیا کا استعمال کیا جاتا تھا؟

۲۔ ویدک ادب سے کس طرح کی معلومات حاصل ہوتی ہے؟

۳۔ زبانی روایات نے کس ادب کو محفوظ کر رکھا ہے؟

(۲) درج ذیل ماخذات کی مادّی، تحریری اور زبانی ماخذات میں درجہ بندی کیجیے:

تانبے کی تختیاں، لوک کہانیاں، مٹی کے برتن، منکے، سفرنامے، نظموں کے بند، کتبوں کی تحریر، پواڑے، ویدک ادب، استوپ، سکے، بھجن، مذہبی کتاب

مادّی ماخذ	تحریری ماخذ	زبانی ماخذ
....	....	....
....	....	....
....	....	....

(۳) سبق میں دیے ہوئے مٹی کے برتن کی تصویریں دیکھیے اور اُن کے ماڈل تیار کیجیے۔

(۴) کسی سکّے کا مشاہدہ کیجیے اور اُس سے متعلق معلومات خالی جگہ میں درج کیجیے:

سکے پر چھپی ہوئی تحریر ، استعمال کی گئی دھات ، سکے پر لکھا ہوا سن

....

سکے پر بنی ہوئی علامت، سکے پر بنی ہوئی تصویر، زبان

....

وزن، شکل، قیمت

....

(۵) کون کون سی باتیں زبانی طور پر آپ کی یادداشت میں ہیں؟ اُنھیں گروہ میں پیش کیجیے۔

مثلاً: نظم، قرآنی آیات، دعا، پہاڑے، وغیرہ

سرگرمی:

مادّی اور تحریری ماخذ کی تصویریں جمع کیجیے اور 'بال آنند' کی تقریب میں اُن تصویروں کی نمائش کا اہتمام کیجیے۔

***

۳۔ ہڑپّا تہذیب

۳ء۱ ہڑپّا تہذیب
۳ء۲ گھر اور شہر کی منصوبہ بندی
۳ء۳ مہریں - برتن
۳ء۴ بڑا غسل خانہ
۳ء۵ عوامی زندگی
۳ء۶ تجارت
۳ء۷ زوال کے اسباب

آ یئے، عمل کر کے دیکھیں۔

بھارت کے نقشے کے خاکے میں ہڑپّا تہذیب کے مقامات کے نام لکھیے۔

۳ء۱ ہڑپّا تہذیب

پنجاب میں دریائے راوی کے کنارے ہڑپّا کے مقام پر ۱۹۲۱ء میں پہلی کُھدائی کا کام شروع ہوا۔ اس لیے اس تہذیب کو 'ہڑپّا تہذیب' کہتے ہیں۔ اس تہذیب کو 'سندھ تہذیب' کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔

ہڑپّا کے جنوب میں تقریباً ۶۵۰ کلومیٹر کے فاصلے پر دریائے سندھ کی وادی میں موہنجوداڑو کے مقام پر کھدائی کی گئی۔ ہڑپّا اور موہنجوداڑو کے مقامات پر کھدائی میں اشیا اور تعمیرات کے جو باقیات حاصل ہوئے اُن میں کمال درجے کی مشابہت تھی۔

دھولاویرا، لوتھل، کالی بنگن، دائم آباد وغیرہ مقامات پر بھی

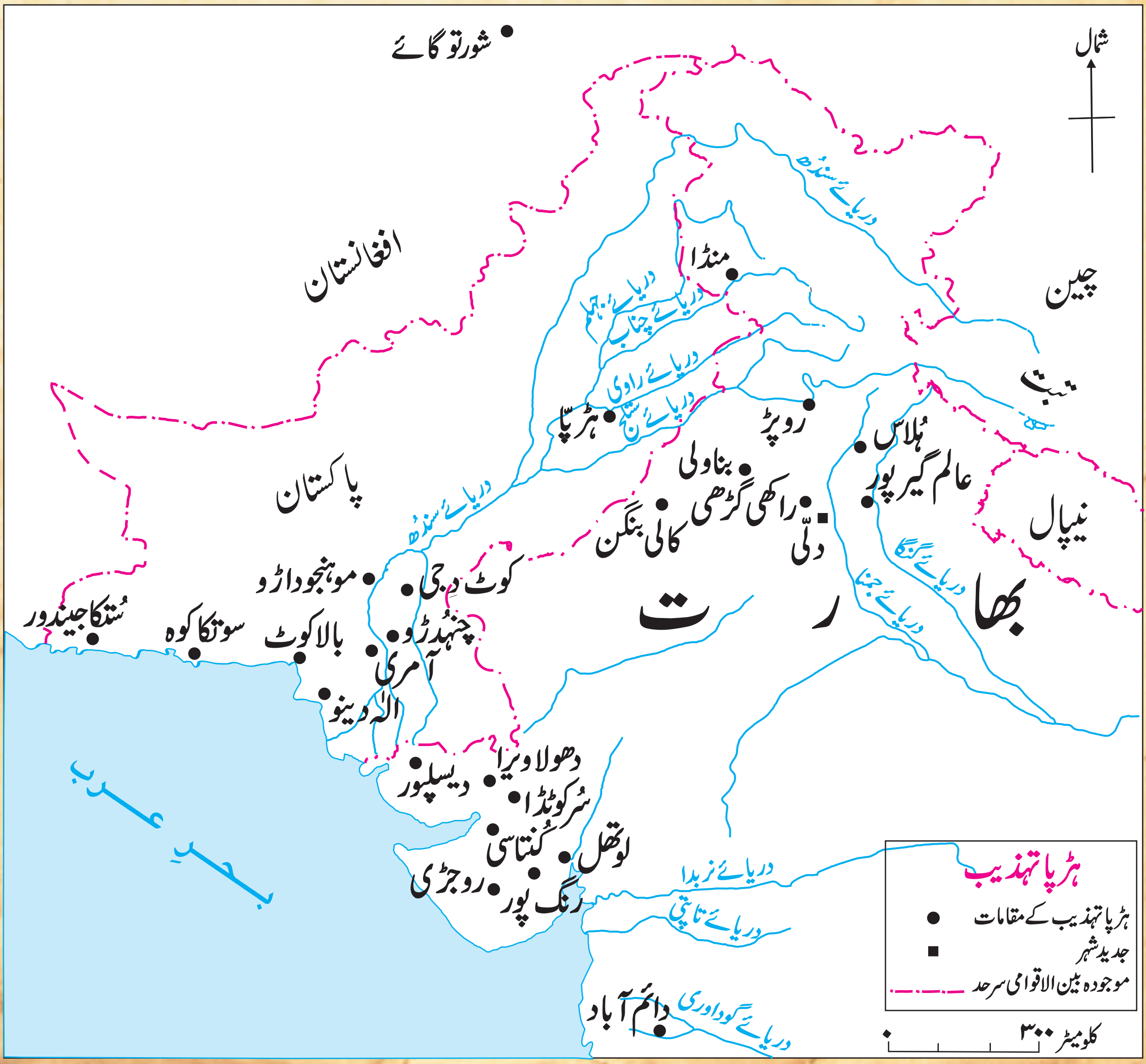

کھدائی میں اسی قسم کے باقیات ملے ہیں۔

عام طور پر ہڑپّا تہذیب کی خصوصیات ہر جگہ یکساں ہی پائی جاتی ہیں۔ اُن میں شہروں کی منصوبہ بندی، سڑکیں، مکانات کی تعمیر، گندے پانی کی نکاسی کا انتظام، مہریں، برتن، کھلونے، مُردوں کو دفنانے کے طریقے خاص طور پر شامل ہیں۔

بتائیے تو بھلا!

- آپ کے آس پاس/گاؤں کے گھروں کی طرزِ تعمیر کیسی ہے؟
- کیا مکانات کھپریل والے، کوٹھے والے، ڈھلوان چھت والے ہیں؟

۳ء۲ گھر اور شہر کی منصوبہ بندی

ہڑپّا تہذیب کے لوگوں کے مکانات اور دیگر تعمیری کام خاص طور پر پکّی اینٹوں کے تھے۔ کچھ جگھوں پر کچّی اینٹوں اور پتھروں کا بھی استعمال کیا جاتا تھا۔ درمیان میں چوکون آنگن اور اُس کے اطراف کمرے ہوا کرتے تھے۔ گھروں کے آنگن میں کنویں، غسل خانے اور بیت الخلا ہوا کرتے تھے۔ گندے پانی کی نکاسی کا عمدہ انتظام ہوا کرتا تھا۔ اس کے لیے مٹی کی پکّی پرنالیاں (نابدان) استعمال کی جاتی تھیں۔ سڑکوں کے نالے اینٹوں سے بنائے جاتے تھے۔ وہ ڈھکے ہوئے ہوتے تھے۔ اس سے پتا چلتا ہے کہ یہ لوگ حفظانِ صحت کے بارے میں کس قدر بیدار تھے۔

ہڑپّا تہذیب میں کنواں

بتائیے تو بھلا!

- گندے پانی کی نکاسی والی نالیاں اگر ڈھکی ہوئی نہ ہوں تو حفظانِ صحت سے متعلق کون کون سے مسائل پیدا ہوتے ہیں؟

چوڑی سڑکیں اس طریقے سے بنائی جاتیں کہ وہ ایک دوسرے کو زاویہ قائمہ میں قطع کریں، اس طرزِ تعمیر کی وجہ سے چوکون شکل کی جو خالی جگہ ہوتی اُس میں مکانات تعمیر کیے جاتے۔ شہروں کو دو یا دو سے زائد حصّوں میں تقسیم کیا جاتا اور ہر حصّے کے گرد فصیل بنائی جاتی۔

آئیے، عمل کر کے دیکھیں۔

ایک آلو لیجیے۔ اُسے درمیان سے کاٹیے۔ کٹے ہوئے حصّے پر کیل کی مدد سے کچھ حرف، شکلیں کندہ کیجیے۔ کندہ کیا ہوا حصہ روشنائی یا رنگ میں ڈبوئیے۔ رنگین حصّے کو کورے کاغذ پر رکھ کر ہلکے سے دبائیے۔ کیا ہوتا ہے، اُس کا مشاہدہ کیجیے۔

۳ء۳ مہریں - برتن

ہڑپّا تہذیب کی مہریں بالخصوص مربع نما اسٹیٹائٹ نامی پتھر سے بنائی جاتی تھیں۔ مہروں پر مختلف جانوروں کی شکلیں ہیں۔ اُن میں بیل، بھینس، ہاتھی، گینڈا اور شیر جیسے حقیقی جانور اور ایک سینگ والے خیالی جانور دِکھائی دیتے ہیں۔ دیگر جانوروں کی شکلوں کی طرح انسانوں کی شکلیں بھی بنی ہیں۔ یہ مہریں نقش اُبھارنے کے لیے استعمال کی جاتی تھیں۔

مہریں

آئیے، عمل کرکے دیکھیں۔

مٹی کے برتن کس طرح تیار کیے جاتے ہیں، اس کی معلومات حاصل کرنے کے لیے مٹی کے برتن تیار کرنے والے کاریگر سے ملاقات کیجیے۔

- کس قسم کی مٹی استعمال کرتے ہیں؟
- مٹی کہاں سے لاتے ہیں؟
- ایک مٹی کا برتن تیار ہونے کے لیے کتنا وقت درکار ہوتا ہے؟

ہڑپّا تہذیب کے مقامات کی کھُدائی میں مختلف قسم اور بناوٹ کے برتن ملے ہیں۔ اُن میں لال رنگ کی سطح پر کالے رنگ سے نقش و نگار بنائے ہوئے برتن ہیں۔ نقش و نگار کے نمونوں میں مچھلی کے سفنوں، ایک دوسرے میں پھنسے ہوئے دائرے، پیپل کے پتّوں جیسے ڈیزائن شامل ہیں۔ ہڑپّا تہذیب کے لوگ مرے ہوئے شخص کو دفناتے وقت اُس کی لاش کے ساتھ مٹّی کا برتن بھی رکھتے تھے۔

برتن

مشاہدہ کیجیے۔

آپ اپنے گرد و پیش کے تیراکی کے حوض (سوئمنگ پوُل) کو دیکھنے جائیے۔ حوض میں پانی بدلنے اور نیا پانی بھرنے کے طریقے کا مشاہدہ کیجیے۔

موجودہ تیراکی کے حوض اور ہڑپّا تہذیب کے زمانے کے غسل خانہ کا موازنہ کیجیے۔

۴ء۳ بڑا غسل خانہ

موہنجوداڑو میں ایک وسیع و عریض غسل خانہ دریافت ہوا ہے۔ اس بڑے سے غسل خانے میں تقریباً ۲ء۵ میٹر گہرا نہانے کا حوض تھا جس کی لمبائی تقریباً ۱۲ر میٹر اور چوڑائی تقریباً ۷ر میٹر تھی۔ حوض کا پانی رِسنے نہ پائے اس لیے حوض کو اندر کی جانب سے پکّی اینٹوں سے بنایا گیا تھا۔ حوض میں اُترنے کا انتظام تھا۔ وقتاً فوقتاً پانی بدلنے کا بھی انتظام تھا۔

موہنجوداڑو میں واقع بڑا غسل خانہ

بتائیے تو بھلا!

- اپنے اطراف/گاؤں میں اُگائی جانے والی فصلوں اور پھلوں کے نام لکھیے۔
- آپ کے گرد و پیش/گاؤں کے لوگ کس قسم کے کپڑے استعمال کرتے ہیں؟
- آپ کو جن زیورات کا علم ہے اُن کے نام بتائیے۔

۳ء۵ عوامی زندگی

ہڑپّا تہذیب کے لوگ کاشتکاری کیا کرتے تھے۔ کالی بنگن کے مقام پر جوتے ہوئے کھیت کا ثبوت دستیاب ہوا ہے۔ وہاں کے لوگ مختلف قسم کی فصلیں اُگاتے تھے۔ اُن میں گیہوں، جَو (بارلی) خاص فصلیں تھیں۔ راجستھان میں جَو اور گجرات میں ناچنی کی فصلیں بڑے پیمانے پر اُگائی جاتی تھیں۔ ان کے علاوہ مٹر، تِل، مسوّر وغیرہ کی فصلیں بھی اُگائی جاتی تھیں۔ ہڑپّا تہذیب کے لوگوں کو کپاس کا علم تھا۔

کھدائی میں پائے گئے مجسّموں اور مہروں پر بنی ہوئی تصویروں اور کپڑوں کے باقیات سے اس بات کا ثبوت ملتا ہے کہ وہ کپڑے بُنتے ہوں گے۔ گھٹنوں تک کا لباس اور چادریں عورتوں اور مردوں کے لباس میں شامل تھیں۔

کُھدائی میں مختلف قسم کے زیورات دستیاب ہوئے ہیں۔ یہ زیورات سونے، تانبے اور قیمتی پتھروں کے بنے ہوئے تھے۔ اسی طرح سیپ، کوڑی اور بیجوں کے بھی ہوتے تھے۔ عورت اور مرد کئی لڑیوں کے ہار، انگوٹھیاں، بازوبند اور کمرپٹے جیسے زیورات استعمال کرتے تھے۔ عورتیں بازوؤں تک چوڑیاں پہنتی تھیں۔

ہڑپّا تہذیب کے زیورات

ہڑپّا دور کے فن کا عمدہ نمونہ یعنی وہاں دریافت ہونے والا ایک غیر معمولی اور منفرد مجسّمہ۔ اُس مجسّمے کے چہرے کی ہر تفصیل انتہائی واضح ہے۔ اتنا ہی نہیں اُس نے شانے پر جو شال اوڑھ رکھی ہے اُس پر تین پتیوں کی نقاشی بڑے ہی خوبصورت انداز میں دِکھائی گئی ہے۔

ہڑپّا دور کے فن کا نمونہ

آیئے، عمل کر کے دیکھیں۔

اپنے قریبی کرانے کی دکان پر جایئے۔ دکان دار اپنی دکان کے لیے کرانے کا سامان کہاں سے لاتا ہے، اس سے متعلق معلومات حاصل کیجیے۔ اشیا کی فہرست بنایئے۔

۳ء۶ تجارت

ہڑپّا تہذیب کے لوگ بھارت اور بھارت سے باہر کے لوگوں کے ساتھ تجارت کیا کرتے تھے۔ دریائے سندھ کی وادی میں اعلیٰ درجے کی کپاس پیدا ہوتی تھی۔ وہ مغربی ایشیا، جنوبی یورپ اور مصر جیسے ممالک کو برآمد کی جاتی تھی۔ سوتی کپڑا بھی برآمد کیا جاتا تھا۔ مصر کو ململ کا کپڑا بھی ہڑپّا تہذیب کے تاجر بھیجا کرتے تھے۔ کشمیر، جنوبی بھارت، ایران، افغانستان، بلوچستان سے چاندی، جست، قیمتی پتھر، موتی، دیودار کی لکڑی وغیرہ اشیا لائی جاتی تھیں۔ غیر ممالک سے ہونے والی تجارت خُشکی اور بحری دونوں راستوں سے ہوا کرتی تھی۔ کُھدائی میں پائی جانے والی چند مہروں پر جہازوں کی تصویریں کندہ ہیں۔ لوتھل کے مقام پر کافی بڑی بندرگاہ دریافت ہوئی ہے۔ ہڑپّا تہذیب کی تجارت بحرِ عرب کے ساحل سے ہوا کرتی تھی۔

لوتھل کے مقام کی بندرگاہ (باقیات کی مدد سے تشکیل نو)

۷ء۳ زوال کے اسباب

بار بار آنے والے سیلاب، باہر سے آنے والے حملہ آور، تجارت میں واقع ہونے والی کمی ہڑپّا تہذیب کی تنزّلی کے اسباب تھے۔ اس کے ساتھ بارش کی مقدار میں کمی، ندیوں کا خشک ہونا، زلزلے، سطح سمندر میں تبدیلی جیسے اسباب کی بنا پر کچھ مقامات اُجڑ گئے۔ بڑے پیمانے پر لوگوں نے نقلِ مکانی کی اور اس طرح ہڑپّا تہذیب کے شہر زوال پذیر ہو گئے۔

ہڑپّا تہذیب ترقّی یافتہ اور خوش حال شہری تہذیب تھی جس نے بھارت کی تہذیب کی بنیاد رکھی۔

مشق

(۱) ایک جملے میں جواب لکھیے :

۱۔ اس تہذیب کو 'ہڑپّا تہذیب' کیوں کہتے ہیں؟

۲۔ ہڑپّا تہذیب کے برتنوں کے نقش و نگار میں کس طرح کے ڈیزائن شامل ہیں؟

۳۔ ہڑپّا تہذیب کے تاجر مصر کو کون سا کپڑا ابھیجا کرتے تھے؟

(۲) قدیم مقامات دیکھنے جائیں گے تو آپ کیا کریں گے؟

مثلاً – مقام کے بارے میں معلومات حاصل کرنا، آلودگی کو روکنا، تاریخی ماخذات کی حفاظت کرنا وغیرہ۔

(۳) موہنجوداڑو کے غسل خانے کی تصویر بنائیے۔

(۴) ہڑپّا دور کی عوامی زندگی کی معلومات نیچے دی ہوئی جدول میں لکھیے :

اہم فصلیں	لباس	زیورات
(۱)	....	....
(۲)	....	....
(۳)	....	....
(۴)	....	....

(۵) ایک لفظ میں جواب لکھیے۔ ایسے سوال آپ خود بنائیے اور اُن کے جواب لکھیے۔

مثلاً – ہڑپّا تہذیب کی مہریں تیار کرنے کے لیے استعمال کیا گیا پتھر۔

(۶) ہڑپّا تہذیب کے زمانے کی دنیا کی دوسری تہذیبوں کو دنیا کے خاکے میں دِکھائیے۔

سرگرمی :

۱۔ آپ اپنے اسکول کا خاکہ بنائیے اور اسکول کی مختلف جگہوں کو دِکھائیے۔ مثلاً : کتب خانہ، میدان، کمپیوٹر روم، وغیرہ۔

۲۔ اپنے گاؤں اور گھر میں اناج کا ذخیرہ کرنے کے طریقے سے متعلق تفصیلی نوٹ تیار کیجیے۔

***

ہڑپّا دور کے کھلونے

۴۔ ویدک تہذیب

۴.۱ ویدک ادب

۴.۲ خاندانی نظام، روزمرہ کی زندگی

۴.۳ زراعت، گلّہ بانی، معاشی اور سماجی زندگی

۴.۴ مذہبی تصوّر

۴.۵ نظامِ حکومت

۴.۱ ویدک ادب

'وید' ادب پر مبنی تہذیب کو 'ویدک تہذیب' کہتے ہیں۔ وید کو قدیم ترین ادب تسلیم کیا جاتا ہے۔ کئی رِشی منیوں نے ویدوں کو تخلیق کیا۔ ویدوں کے کچھ حمدیہ حصّے عورتوں کی ذہنی و فکری کاوشوں کا نتیجہ ہیں۔

ویدک ادب سنسکرت زبان میں تخلیق کیا گیا تھا۔ ویدک ادب کا سرمایہ بے حد مالا مال ہے۔ رِگ وید کو اس ادب کی بنیادی کتاب سمجھا جاتا ہے۔ یہ کتاب منظوم ہے۔ بشمول رِگ وید، یجر وید، سام وید اور اتھروو وید چار وید ہیں۔ ان چار ویدوں کی کتاب کو 'سنہتا' کہتے ہیں۔ لفظ 'وِد' کا مطلب جاننا ہوتا ہے۔ اسی سے اسم 'وید' بنا ہے جس کا مطلب جانکاری یا علم ہوتا ہے۔ زبانی طور پر یاد کر کے ویدوں کو محفوظ کیا گیا۔ ویدوں کو 'شروتی' بھی کہتے ہیں۔

رِگ وید سنہتا : رِچا سے بنے ہوئے وید کو 'رِگ وید' کہتے ہیں۔ 'رِچا' یعنی تعریف بیان کرنے کے لیے تخلیق کی گئی نظم۔ کسی دیوتا کی تعریف و توصیف بیان کرنے کے لیے کئی رچاؤں کو یکجا کر کے بنائے گئے مجموعے کو 'سُکت' یعنی بھجن کہتے ہیں۔ رِگ وید سنہتا میں مختلف دیوتاؤں کی تعریف و توصیف کرنے والے بھجن ہیں۔

یجر وید سنہتا : یجر سنہتا میں یگیہ میں پڑھے جانے والے منتر ہیں۔ یگیہ کی رسومات میں کون سے منتر کب اور کیسے پڑھے جائیں اس کی رہنمائی بھی اس سنہتا میں کی گئی ہے۔ سنہتا منظوم منتر اور منتروں کی نثری وضاحت پر مشتمل ہے۔

سام وید سنہتا : بعض یگیہ رسومات کے وقت سُر تال میں منتروں کو گایا جاتا تھا۔ وہ منتر کس طرح گائے جائیں اس سے متعلّق رہنمائی سام وید سنہتا میں کی گئی ہے۔ بھارتی موسیقی کی تخلیق میں سام وید کا بڑا حصّہ ہے۔

اتھروو وید سنہتا : اتھروو وید سنہتا اتھرو نامی رِشی کے نام سے موسوم ہے۔ اتھرو وید میں روزمرہ کی زندگی کے کئی معاملات کو اہمیت دی گئی ہے۔ زندگی میں پیش آنے والے مصائب و تکالیف کے علاج کا بھی بیان ہے۔ اسی طرح اس میں کئی ادویاتی نباتات یعنی جڑی بوٹیوں کی معلومات بھی دی گئی ہے۔ راجا کس طرح حکومت کرے اس کی رہنمائی اس میں کی گئی ہے۔

سنہتاؤں کی تخلیق کے بعد براہمن گرنتھ، آرنیک، اُپنشد تخلیق کیے گئے۔ اُن کا بھی ویدک ادب میں شمار کیا جاتا ہے۔

براہمن گرنتھ : یگیہ کی رسومات میں ویدوں کے استعمال سے متعلّق معلومات فراہم کرنے والی کتاب کو براہمن گرنتھ کہتے ہیں۔ ہر وید کی ایک الگ براہمن گرنتھ ہوتی ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

کچھ ابھنگوں کا اُردو میں مطلب

- اے اللہ! تو ہمارے کھیتوں پر ابرِ کرم برسا تا کہ ہمارے کھیتوں میں فصلیں لہلہانے لگیں، ہمارے بال بچوں کو دودھ، دہی اور مکھن جیسی نعمتیں میسر ہوں۔
- ہمارے گھروں میں گائیوں کا ڈیرا ہو۔ وہ اپنے تھانوں میں خوشی خوشی زندگی بسر کریں۔ اُن کے بہت سارے بچھڑے ہوں۔
- اے لوگو! نیند سے بیدار ہو جاؤ۔ صبح کی آمد کے ساتھ ہی ہر سو روشنی پھیلتی جا رہی ہے۔ صبح نے ساری دنیا کو بیدار کر دیا ہے۔ آ ؤ! ہم اپنے اپنے کام میں جٹ جائیں اور روزی کمائیں۔

آرنیک: کسی اَرنیہ یعنی جنگل میں جا کر مکمّل یکسوئی اور توجہ کے ساتھ کیے گئے غور وفکر کو 'آرنیک' گرنتھ میں پیش کیا گیا ہے۔اس میں یگیہ کی رسم انجام دیتے ہوئے کسی قسم کی غلطی سرزد نہ ہو اس بات کی تاکید کی گئی ہے۔

اُپنشد: اُپنشد کے معنی گرو (استاد) کے سامنے بیٹھ کر حاصل کیا گیا علم ہے۔حیات وممات کے واقعات سے متعلق ہمارے ذہن میں بے شمار سوالات سر اُٹھاتے ہیں۔ اُن سوالوں کے جواب ہمیں بہ آسانی نہیں ملتے۔اس طرح کے پیچیدہ سوالوں پر اُپنشد میں بحث کی گئی ہے۔

چار وید، براہمن گرنتھ، آرنیک اور اُپنشد کی تخلیق میں تقریباً پندرہ سو برس کا عرصہ لگا۔اُس عرصے میں وید کے زمانے کی تہذیب میں کئی تبدیلیاں ہوتی گئیں۔اُن تبدیلیوں اور ویدک زمانے کی عوامی زندگی کا مطالعہ کرنے کے لیے ویدک ادب ہی اہم ذریعہ ہے۔

۴ء۲ خاندانی نظام، روزمرہ کی زندگی

ویدک زمانے میں مشترکہ خاندان کا چلن تھا۔ خاندان کا کفیل (کمانے والا مرد/کَرتا) گھر کا بڑا یعنی 'گرہ پتی' ہوا کرتا تھا۔اُس کے خاندان میں اُس کے بوڑھے ماں باپ، چھوٹے بھائی اور اُن بھائیوں کا خاندان، اُس کی بیوی اور بچے، اُن بچوں کا خاندان سبھی شامل ہوا کرتے تھے۔ اس خاندانی نظام میں مردانہ تسلّط ہوا کرتا تھا۔ ابتدائی زمانے میں لوپا مدرا، گارُگی، میترییٔ جیسی کچھ عالم و فاضل خواتین کا ذکر ویدک ادب میں ملتا ہے لیکن دھیرے دھیرے عورتوں پر پابندیاں بڑھتی گئیں اور اُن کا عائلی اور معاشرتی مقام ثانوی حیثیت اختیار کرتا گیا۔

ویدک زمانے کے مکانات مٹی یا کُرٹ کے ہوا کرتے تھے۔ گھاس یا بیلوں کی موٹی موٹی ٹٹیاں بُن کر اُن پر گوبر مٹّی پوت کر تیار کی گئی دیوار کو 'کُرٹ' کہتے ہیں۔ان مکانات کے فرش گوبر اور مٹّی سے لیپے ہوئے ہوتے تھے۔ وہ گھروں کے لیے 'گرہ' یا 'شالا' جیسے الفاظ استعمال کرتے تھے۔

ویدک زمانے کے لوگوں کی غذا میں بطور خاص گیہوں، جَو، چاول جیسے اناج شامل تھے۔ان اناجوں سے وہ مختلف چیزیں بنایا کرتے تھے۔ویدک ادب میں 'یَو'، 'گودھوم'، 'ورِیہی' جیسے الفاظ پائے جاتے ہیں۔ یو یعنی جَو (بارلی)، گودھوم یعنی گیہوں اور ورِیہی یعنی چاول۔ دودھ، دہی، مکھن، گھی اور شہد جیسی اشیائے خوردنی اُنھیں بے حد پسند تھیں۔ اُڑد (ماش)، مسور، تِل اور گوشت جیسی چیزیں بھی اُن کی غذا میں شامل تھیں۔

ویدک زمانے کے لوگ اونی اور سوتی کپڑوں کے لباس

ویدک زمانے کے مکانات

استعمال کرتے تھے۔'وَلکلے' یعنی درختوں کی اندرونی چھال سے بنائے ہوئے کپڑے بھی استعمال کرتے تھے۔اسی طرح جانوروں کی کھالوں کو بھی بطور لباس استعمال کیا جاتا تھا۔عورتیں اور مرد پھولوں کی مالائیں، طرح طرح کے منکوں کے ہار اور سونے کے زیورات استعمال کرتے تھے۔'نِشک' نامی گلے میں پہنا جانے والا زیور بطور خاص مقبولِ عام تھا۔اس کا استعمال وہ چیزوں کی خرید و

ویدک زمانے کے ساز

فروخت کے لیے بھی کرتے تھے۔(نشک' سونے کی مہر کو کہتے ہیں۔) گانا، بجانا، رقص، شطرنج، رتھوں کی دوڑ اور شکار ان کی تفریح کے ذرائع تھے۔ وینا، سِتار، جھانج اور شنکھ اُن کے اہم ساز تھے۔ ڈمرو اور مردنگ جیسے سر تال کے ساز بھی وہ استعمال کرتے تھے۔

۴ء۳ زراعت، گلّہ بانی، معاشی اور سماجی زندگی

ویدک زمانے میں زراعت اہم پیشہ تھا۔ کئی بیلوں کو جوت کر ہلوں سے کھیت جوتے جاتے تھے۔ ہلوں میں لوہے کے پھل بٹھائے جاتے تھے۔ اتھروو وید میں فصلوں کو لگنے والے کیڑوں اور فصلوں کو برباد کرنے والے جانوروں کا اور اُن سے تدارک کا بیان بھی ملتا ہے۔ کھاد کے طور پر گوبر کا استعمال کیا جاتا تھا۔

ویدک زمانے میں گھوڑا، گائے، بیل اور کتے جیسے جانوروں کو بڑی اہمیت حاصل تھی۔ لین دین کے تبادلے میں گائے کا استعمال کیا جاتا تھا۔ اس لیے گائے کو بے حد قیمتی سمجھا جاتا تھا۔ اس بات پر خاص توجہ دی جاتی تھی کہ کوئی گائے کو چُرا کر نہ لے جائے۔ گھوڑا تیز رفتاری سے دوڑنے والا جانور ہے۔ ویدک زمانے کے لوگ اسے سِدھا کر مانوس کرنے اور رتھوں میں جوتنے کے فن میں بڑی مہارت رکھتے تھے۔ اُس زمانے کے رتھوں کے پہیوں میں سلائیاں ہوتی تھیں۔ ٹھوس پہیوں کی بہ نسبت سلائیوں والے یہ پہیے وزن کے لحاظ سے ہلکے ہوتے تھے۔ صحیح معنوں میں گھوڑے جتے ہوئے سلائی دار پہیوں والے یہ رتھ بہت تیز رفتار تھے۔

ویدک زمانے کا رتھ

کیا آپ جانتے ہیں؟

گھوڑے کو 'اَشو' کہتے ہیں۔ کسی انجن کی طاقت اس کی اکائی کی نسبت سے ناپنے کے لیے جو اکائی استعمال کی جاتی ہے اُسے 'اشوشکتی' (ہارس پاور) کہتے ہیں۔

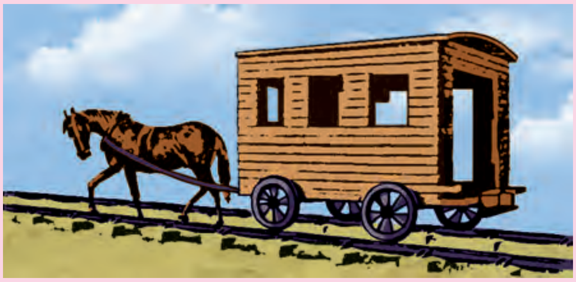

اُس زمانے میں زراعت اور گلّہ بانی کے علاوہ دوسرے کئی پیشوں کو بھی ترقی حاصل ہوئی تھی۔ کاروباری افراد اور کاریگر سماجی نظام کے اہم اجزا تھے۔ 'شرینی' نام سے مشہور اُن کی ایک الگ انجمن (یونین) تھی۔ اس طرح کی شرینی کے اعلیٰ عہدیدار کو 'شریشٹھی' کہا جاتا تھا لیکن دھیرے دھیرے پیشوں سے جڑے ہوئے کاریگروں کی اہمیت کم ہوتی گئی۔

اُس دور کے سماج میں برہمن، کھتری، وَیشّی اور شودر جیسے طبقے تھے۔ یہ طبقے پیشوں کے لحاظ سے وجود میں آئے تھے۔ بعد کے زمانے میں یہ طبقے پیدائش کو ملحوظ رکھتے ہوئے طے ہونے لگے۔ جس کی وجہ سے ذاتیں وجود میں آئیں۔ ذات پات کے نظام کی وجہ سے سماج میں تفریق پیدا ہوگئی۔ ویدک زمانے میں مثالی زندگی کا تصور سماج میں رائج تھا۔ اس تصوّر کے مطابق پیدائش سے موت تک کے چار مرحلوں کو 'چار آشرم' کہا گیا ہے۔ پہلا آشرم 'برہمچریا آشرم' تھا۔ اس زمانے میں گرو کی صحبت میں رہ کر تعلیم حاصل کی جاتی تھیں۔

برہمچریا آشرم کے مرحلے سے کامیابی کے ساتھ گزرنے کے بعد دوسرا مرحلہ 'گرہستھا شرم' کا تھا۔ اس زمانے میں یہ توقع کی جاتی تھی کہ مرد اپنے خاندان اور سماج کے تئیں اپنی ذمہ داری اور فرائض کو بیوی کی مدد سے انجام دے۔ تیسرا مرحلہ یعنی

استاد-طلبہ

'وان پرستھا شرم'۔ اس مرحلے پر توقع کی جاتی تھی کہ انسان اپنے گھر بار کی چاہت کو ترک کر کے دور جائے۔ ایسی جگہ جا کر رہے جہاں انسانی بستی نہ ہو اور وہاں انتہائی سادگی کے ساتھ زندگی بسر کرے۔ چوتھا مرحلہ یعنی 'سنیاسا شرم'۔ اس مرحلے پر اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ انسان اپنے سارے رشتے ناتوں کو ترک کر کے اپنی پیدائش کے مقصد کو سمجھنے کے لیے جیے۔ کسی ایک مقام پر زیادہ مدت تک قیام نہ کرے۔

۴٫۴ مذہبی تصوّر

ویدک دَور کے مذہبی تصور کے مطابق سورج، ہوا، بارش، بجلی، طوفان اور دریا جیسی قدرتی طاقتوں کو دیوتا کا روپ دیا گیا تھا۔ ان کو زندگی دینے والا سمجھا جائے اس لیے ویدوں میں اُن سے مانگی جانے والی دعائیں درج ہیں۔ اُنھیں خوش رکھنے کے لیے اس دَور کے لوگ آگ (اگنی) کو مختلف اشیا کا نذرانہ پیش کرتے تھے۔ آگ میں ڈالے ہوئے اس نذرانے کو 'ہوی' کہا

یگیہ

جاتا تھا۔ اس طرح اگنی میں ہوی نذر کرنے کا عمل یگیہ کہلاتا تھا۔ ابتدا میں یگیہ کی رسومات کی نوعیت آسان تھی۔ بعد کے زمانے میں ان کے اُصول بہت زیادہ پیچیدہ اور مشکل ہوتے چلے گئے۔ اس لیے ان مشکل رسومات کو انجام دینے والے پروہتوں کی اہمیت میں اضافہ ہوا۔

ویدک زمانے کے لوگوں نے اس بات پر بھی غور و خوض کیا تھا کہ کائنات کا نظام کس طرح چلتا ہے۔ موسمِ گرما کے بعد موسمِ برسات آتا ہے، موسمِ برسات کے بعد موسمِ سرما کا آغاز ہوتا ہے۔ یہ طے شدہ کائناتی چکّر ہے۔ کائناتی چکّر اور اس کی رفتار سے گردش کرنے والے زندگی کے چکر کو ویدک زمانے کے لوگوں نے 'رُت' (موسم) کا نام دیا تھا۔ حیوانی زندگی کا چکّر بھی کائناتی چکر ہی کا ایک حصّہ ہے۔ کائناتی چکّر میں کسی قسم کی خرابی یا بگاڑ پیدا ہوجائے تو مصیبتیں آتی ہیں، اس لیے ہر کسی کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ بگاڑ پیدا نہ ہو۔ کائنات کے اُصولوں کو نہ توڑنا ہی مذہبی اُصولوں کی پاسداری سمجھا جاتا تھا۔

آئیے، بحث کریں۔

کائنات کے چکّر میں کس بنا پر بگاڑ پیدا ہوسکتا ہے؟ ایسا نہ ہو اس کے لیے آپ کیا کوشش کریں گے؟ مثلاً اگر بارش میں کمی واقع ہو تو پینے کے لیے پانی کا انتظام آپ کیسے کریں گے؟

۴٫۵ نظامِ حکومت

ویدک دَور میں ہر دیہی بستی کا ایک سربراہ ہوا کرتا تھا۔ اسے 'گرامنی' کہا جاتا تھا۔ کئی دیہی بستیوں کے مجموعے کو 'وِش' کہتے تھے۔ 'وِش' کے سربراہ کو 'وِش پتی' کہتے تھے۔ کئی وِش ملا کر 'جَن' بنتا تھا۔ آگے چل کر جب 'جَن' کسی علاقے میں ضم ہوجاتا تب اُس علاقے کو 'جنپد' کہا جاتا (جنپد یعنی ریاست یا صوبہ)۔ جَن کے سربراہ کو 'نرپ' یا 'راجا' کہا جاتا۔ عوام کی حفاظت کرنا، محصول جمع کرنا اور عمدہ طریقے سے حکومت کے اُمور انجام دینا راجا کے فرائض میں شامل تھا۔

اُمورِ حکومت کو بہتر اور عمدہ طریقے سے انجام دینے میں معاونت کے لیے راجا افسران مقرر کیا کرتا تھا۔ پروہت (پجاری) اور سیناپتی (سپہ سالار) بے حد اہم افسران ہوا کرتے تھے۔ محصول (ٹیکس) وصول کرنے کے لیے مقرر کیے ہوئے افسر کو 'بھاگ دُگھ' کہا جاتا تھا۔ 'بھاگ' کا مطلب حصّہ ہوتا ہے۔ 'جَن' کی پیداوار یعنی آمدنی سے راجا کا 'بھاگ' (حصّہ) جمع کرنے کا کام بھاگ دُگھ کا ہوتا تھا۔ راجا کی رہنمائی کے لیے چار ادارے 'سبھا'، 'سمیتی'، 'وِدتھ' اور 'جَن' تھے۔ ان میں ریاست کے لوگ شریک ہوتے۔ سبھا اور وِدتھ جیسے اداروں کے کام کاج میں خواتین کا تعاون بھی ہوتا تھا۔ ریاست کے معمر افراد پر مشتمل مجلس کو 'سبھا' اور عام لوگوں کی جنرل میٹنگ کو 'سمیتی' کہا جاتا تھا۔ سمیتی کو لوگوں کا تعاون حاصل ہوتا تھا۔

آگے چل کر ویدک فکری رجحان میں 'اسمرتی' اور 'پُران' نامی ادب تخلیق ہوا۔ وید، اسمرتی، پُران، مقامی عوامی رجحان وغیرہ پر مبنی مذہبی رجحان نے ایک زمانہ گزر جانے کے بعد 'ہندو' نام سے اپنی شناخت بنائی۔

قدیم بھارت میں یگیہ کی رسومات اور ذات پات کے نظام سے متعلق ویدک دھارے کی بہ نسبت متنوّع کردار کے حامل مذہبی افکار موجود تھے۔ اگلے سبق میں ہم اُن سے متعارف ہوں گے۔

مشق

(۱) سبق کے متن کو ملحوظ رکھتے ہوئے جواب لکھیے:

۱۔ ویدک ادب کی عالم و فاضل خواتین

....

۲۔ ویدک زمانے کے تفریح کے ذرائع

....

۳۔ ویدک زمانے کے چار آشرم

....

(۲) صحیح ہیں یا غلط، پہچانیے:

۱۔ یگیہ میں پڑھے جانے والے منتر - رِگ وید

۲۔ اتھرورِشی کے نام سے موسوم وید - اتھروو وید

۳۔ یگیہ کی رسومات کے وقت گائے جانے والے منتروں کی رہنمائی کرنے والا وید - سام وید

(۳) ایک لفظ میں جواب لکھیے:

۱۔ ویدک ادب کی زبان ....

۲۔ وِدیعنی ....

۳۔ گودھوم یعنی ....

۴۔ گھر کا بڑا یعنی ....

۵۔ شرینی کا اعلیٰ عہدیدار ....

(۴) نام لکھیے:

۱۔ آپ کو جو ساز معلوم ہیں۔ ....

۲۔ موجودہ دور کی خواتین کے کم از کم دو زیورات

....

۳۔ موجودہ دور کے تفریحی ذرائع

....

(۵) مختصر جواب لکھیے:

۱۔ وید دَور کے لوگوں کی غذا میں کون کون سی چیزیں شامل تھیں؟

۲۔ وید دَور میں گائے کا خاص خیال کیوں رکھا جاتا تھا؟

۳۔ سنیاساشرم میں انسان سے کس برتاؤ کی توقع تھی؟

(۶) نوٹ لکھیے۔

۱۔ ویدک دَور کا مذہبی تصوّر

۲۔ ویدک دَور کے مکانات

۳۔ ویدک دَور کا نظامِ حکومت

سرگرمی:

۱۔ اپنے گردو پیش کے چند کاریگروں سے ملاقات کیجیے اور ان کے بارے میں معلومات حاصل کیجیے۔

۲۔ سبق میں آئے ہوئے نئے الفاظ اور اُن کے معانی کی فہرست بنائیے۔

***

۵۔ قدیم بھارت میں مذہبی رجحانات

۵ء۱ جین مذہب
۵ء۲ بدھ مذہب
۵ء۳ یہودی مذہب
۵ء۴ عیسائی مذہب
۵ء۵ مذہبِ اسلام
۵ء۶ پارسی مذہب

ویدک زمانے کے اواخر میں یگیہ رسومات کی چھوٹی موٹی تفصیلات کو بھی غیر ضروری اہمیت حاصل ہوئی۔ اُن تفصیلات کا علم صرف پروہتوں کو ہی تھا۔ اوروں کو وہ علم حاصل کرنے کی آزادی نہیں تھی۔ ذات پات یا طبقاتی نظام کی پابندیاں سخت ہوتی چلی گئیں۔ سماج میں کسی شخص کے مقام کا تعیّن اُس کی صلاحیت کے بجائے یہ دیکھ کر کیا جانے لگا کہ وہ کس ذات یا طبقے میں پیدا ہوا ہے۔ اِسی لیے اُپنشد کے زمانے ہی سے مذہب کو یگیہ کی رسومات تک محدود نہ رکھتے ہوئے اُسے وسیع تر کرنے کی کوششیں شروع ہوگئی تھیں۔ لیکن اُپنشد میں روح کے وجود اور روح کی نوعیت کے تصوّر پر زیادہ زور دیا گیا تھا۔ اس تصوّر کو سمجھنا عام لوگوں کے لیے مشکل تھا۔ اس لیے مخصوص دیوتاؤں کی پرستش پر زور دینے والا بھکتی پنتھ وجود میں آیا۔ جیسے شیو کی بھکتی کرنے والوں کا شیو پنتھ اور وِشنو کی بھکتی کرنے والوں کا وِشنو پنتھ۔ ان دیوتاؤں کے حوالے سے مختلف پُران (منظوم تخلیقات) لکھے گئے۔

چھٹی صدی قبل مسیح میں مذہب کے ایسے خیال کے اظہار کی کوشش کرنے کا رجحان پیدا ہوا جسے عام آدمی بہ آسانی سمجھ سکے۔ کئی لوگوں کو اس بات کا احساس ہوا کہ ہر شخص کو خود کی ترقّی کا راستہ تلاش کرنے کی آزادی ہے۔ اسی آگہی کی بِنا پر آگے چل کر نئے مذاہب وجود میں آئے۔ ان مذاہب نے واضح طور پر یہ بات بتائی کہ فرد کی ترقّی کے لیے ذات پات کی تفریق اہم نہیں ہوتی۔ اُنھوں نے لوگوں کے دلوں پر اچھّے اخلاق کی اہمیت کا نقش بٹھایا۔ نئے خیالات کے بانیوں میں وردھمان مہاویر اور گوتم بدھ کے کام خاص اہمیت کے حامل ہیں۔

وردھمان مہاویر

۵ء۱ جین مذہب

جین مذہب بھارت کے قدیم مذاہب میں سے ایک ہے۔ اس مذہب میں عدم تشدد (اہنسا) کے اُصول کو اہمیت دی گئی ہے۔ مذہب کی تعلیم عام کرنے والے کو جین مذہب میں تیرتھنکر کہتے ہیں۔ جین مذہب کی روایت کے مطابق کل ۲۴ تیرتھنکر ہوگزرے ہیں۔ وردھمان مہاویر جین مذہب کی روایت کے چوبیسویں تیرتھنکر ہیں۔

وردھمان مہاویر (۵۹۹ قبل مسیح سے ۵۲۷ قبل مسیح)

آج جس ریاست کو ہم بہار کے نام سے پہچانتے ہیں اُس ریاست میں زمانۂ قدیم میں وِرجّی نام کی ایک بڑی ریاست (مہاجنپد) تھی۔ اُس کی راجدھانی ویشالی تھی۔ شہر ویشالی کے ایک حصّے میں واقع کُنڈگرام میں وردھمان مہاویر پیدا ہوئے۔ اُن کے باپ کا نام سدھارتھ اور ماں کا نام تِرشَلا تھا۔

وردھمان مہاویر نے علم حاصل کرنے کے لیے اپنے گھر بار کو ترک کیا۔ ساڑھے بارہ برسوں تک تپسیا (ریاضت) کرنے کے بعد اُنھیں گیان پراپتی (معرفت حاصل) ہوئی۔ یہ عرفان 'کیول' یعنی خالص نوعیت کا تھا۔ اس لیے انھیں 'کیولی' کہا جاتا ہے۔ جسم و جاں کو سکون و راحت کا احساس دلانے والی باتوں کی خوشی اور تکلیف دہ باتوں سے ہونے والے دُکھوں کے احساس پر اُنھوں

نے قابو پالیا تھا۔ اس لیے انھیں 'جن' یعنی 'فاتح' کہا جانے لگا۔ لفظ 'جن' سے 'جین' بنا۔ جذبات واحساسات پر فتح حاصل کرنے والا بڑا بہادر یعنی مہان ویر ہوتا ہے۔ اس لیے وردھمان کو مہاویر کہا جاتا ہے۔ عرفان حاصل ہونے کے بعد لوگوں کو مذہب کی تعلیمات سمجھانے کے لیے وہ تقریباً تیس برسوں تک نصیحت کرتے رہے۔ مذہب کی تعلیمات آسانی سے لوگوں کی سمجھ میں آئیں اس لیے انھوں نے عوامی زبان 'اردھ ماگدھی' کا استعمال کیا۔ وہ عوامی زبان میں لوگوں سے خطاب کرتے تھے۔ ان کا بتایا ہوا مذہب خالص اخلاق و عادات پر زور دینے والا تھا۔ اچھے اخلاق اور برتاؤ کے لیے انھوں نے جن راستوں کو اپنانے کی تلقین کی ہے اُن کا خلاصہ پنچ مہاورتے اور تری رتنے میں شامل ہے۔ لوگوں کو وعظ ونصیحت کرنے کے لیے تیرتھنکروں کی جو مجلسیں ہوتیں اُنھیں 'اردھ ماگدھی' میں 'سموسرن' کہتے تھے۔ یہ سموسرن مساوات کے اُصول پر مبنی ہوتے تھے۔ اُن میں ہر طبقے اور ذات کے لوگوں کو شرکت کی اجازت ہوتی۔

پنچ مہاورتے : پنچ مہاورتے یعنی وہ پانچ اُصول جن پر باقاعدگی کے ساتھ عمل درآمد کرنا ہوتا ہے۔

۱۔ **اہنسا :** ایسا برتاؤ نہ کیا جائے جس سے کسی جاندار کو ایذا ہو یا تکلیف پہنچے۔

۲۔ **ستیہ :** ہر قول اور عمل صداقت پر مبنی ہو۔

۳۔ **اَستے :** 'ستے' کا مطلب چوری ہوتا ہے۔ کسی کی ملکیت کی کوئی شے اُس کی اجازت کے بغیر لینے کا مطلب چوری ہے۔ اَستے کا مطلب چوری نہ کرنا ہے۔

۴۔ **اَپرِی گرہ :** دل میں حرص وہوس رکھ کر مال و جائیداد کی ذخیرہ اندوزی کرنے کا رجحان انسان میں ہوتا ہے۔ اَپرگرہ کا مطلب اس طرح کی ذخیرہ اندوزی سے بچنا ہے۔

۵۔ **برہمچریا :** برہمچریا کا مطلب جسم و جاں کو سکون و راحت دینے والی باتوں سے گریز کرتے ہوئے راہبانہ زندگی بسر کرنا ہے۔

۶۔ **تری رتنے :** تری رتنے سے مراد تین اُصول (۱) سمیک درشن، (۲) سمیک گیان، (۳) سمیک چارِتر۔ سمیک سے مراد متوازن ہے۔

۱۔ **سمیک درشن :** تیرتھنکر کے وعظ ونصیحت کی سچائی کو سمجھ کر اُس پر عقیدہ رکھنا۔

۲۔ **سمیک گیان :** تیرتھنکر کی تعلیمات اور فلسفے کا تسلسل کے ساتھ مطالعہ کرکے بڑی گہرائی و گیرائی سے اُس کا مطلب سمجھنا۔

۳۔ **سمیک چارِتر:** پنچ مہاورت پر باقاعدگی سے عمل کرنا۔

تعلیمات کا خلاصہ : مہاویر کی تعلیمات کا 'کثیر پہلوی' (انیکانت واد) اُصول صداقت کی تلاش کے لیے بڑا اہم سمجھا جاتا ہے۔ صداقت کی تلاش میں موضوع کے ایک دو پہلو پر غور کرتے ہوئے نتیجہ اخذ کرنے سے صداقت کا مکمل علم حاصل نہیں ہوسکتا۔ اس لیے اُس موضوع کے تمام پہلوؤں پر غور کرنا ضروری ہوتا ہے۔ اس اُصول کی وجہ سے سماج میں اپنی ذاتی رائے پر بضد رہنے کا رجحان نہیں ہوتا۔ دوسروں کی آرا کو برداشت کرنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

وردھمان مہاویر کی یہ تعلیم تھی کہ انسان کی بڑائی اور عظمت اُس کی ذات یا طبقے پر منحصر نہیں ہوتی بلکہ اُس کے عمدہ اخلاق پر منحصر ہوتی ہے۔ ویدک روایات میں خواتین کے علم حاصل کرنے کے راستے بتدریج بند ہوتے چلے گئے تھے لیکن وردھمان مہاویر نے خواتین کو بھی سنیاس لینے (رہبانیت) کا حق دیا۔ اُنھوں نے تعلیم دی کہ تمام جانداروں کے ساتھ محبت کا سلوک کریں، دوسروں کے لیے اپنے دل میں رحم اور ہمدردی کا جذبہ رکھیں۔ اُنھوں نے 'جیو اور جینے دو' کی نصیحت کی۔

۵۔۲ بدھ مذہب

بدھ مذہب بھارت اور بھارت سے باہر کئی ملکوں میں پھیلا۔ گوتم بدھ 'بدھ مذہب' کے بانی تھے۔

گوتم بدھ (۵۶۳ قبل مسیح سے ۴۸۳ قبل مسیح)

نیپال میں لُمبنی کے مقام پر گوتم بدھ پیدا ہوئے۔ اُن کے

گوتم بدھ

والد کا نام شدھودن اور والدہ کا نام مایا دیوی تھا۔ گوتم بدھ کا پیدائشی نام سدھارتھ تھا۔ اُنھیں انسانی زندگی سے مکمل آگہی حاصل ہوگئی تھی، اس لیے انھیں 'بدھ' کہا گیا۔ انسانی زندگی میں دُکھ کیوں ہے، یہ سوال انھیں بے چین رکھتا تھا۔ اس سوال کے جواب کی تلاش میں انھوں نے گھربار ترک کیا۔ بہار میں شہر گیا کے قریب اُروویلا نامی مقام پر ویشاکھ کی پورنیما کے دن وہ ایک پیپل کے

بودھی ورکش

درخت کے نیچے مراقبے میں بیٹھے تھے۔ اُس وقت انھیں 'بودھی' (عرفان) حاصل ہوا۔ بودھی یعنی اعلیٰ ترین آگہی۔ اُس پیپل کے پیڑ کو اب 'بودھی ورکش' کہتے ہیں۔ اسی طرح اُروویلا کے مقام کو 'بودھ گیا' کہتے ہیں۔ اُنھوں نے وارانسی کے قریب سارناتھ نامی مقام پر اپنا پہلا وعظ کیا۔ اُس وعظ میں اُنھوں نے جو نصیحت کی اُسے 'دھمّ' کہا جاتا ہے۔ اس وعظ کے ذریعے اُنھوں نے 'دھمّ' کے پہیے کو رفتار دی اس لیے اس واقعے کو پالی زبان میں 'دھمّ چک پوتّن' کہتے ہیں۔ سنسکرت زبان میں اُسے 'دھرم چکر پرورتن' کہتے ہیں۔ بعد کے زمانے میں وہ دھمّ کی نصیحت کرنے کے لیے تقریباً پینتالیس برسوں تک پیدل سفر کرتے رہے، اس طرح پیدل سفر کرنے کو 'چاریکا' کہتے ہیں۔ انھوں نے عوامی زبان 'پالی' میں نصیحتیں کیں۔ بودھ دھمّ میں بدھ، دھمّ اور سنگھ کی پناہ میں جانے کا تصوّر اہمیت رکھتا ہے۔ اس تصوّر کو 'تری شرن' کہتے ہیں۔ اُن کے بیان کردہ دھمّ کا خلاصہ ذیل کے مطابق ہے۔

آریہ ستیہ : انسانی زندگی کے تمام معاملات دراصل چار حقائق پر مبنی ہیں۔ اُنھیں آریہ ستیہ کہا گیا ہے۔

۱۔ **دُکھ :** انسانی زندگی میں دُکھ ہوتا ہے۔

۲۔ **دُکھ کی وجہ :** دُکھ کی وجوہات ہوتی ہیں۔

۳۔ **دُکھ سے نجات:** دُکھ دور کیے جاسکتے ہیں۔

۴۔ **پرتی پد :** پرتی پد یعنی راستہ۔ یہ دکھ کو دور کرنے کا راستہ ہے۔ یہ راستہ اچھے چال چلن کا ہے۔ اس راستے کو 'اشٹاں گِک مارگ' کہا گیا ہے۔

پنچ شیل : گوتم بدھ نے پانچ اُصولوں پر عمل کرنے کے لیے کہا ہے۔ اُن ہی اُصولوں کو 'پنچ شیل' کہتے ہیں۔

۱۔ جانوروں کو قتل کرنے سے باز رہنا۔

۲۔ چوری کرنے سے اجتناب برتنا۔

۳۔ غیر اخلاقی برتاؤ سے دور رہنا۔

۴۔ جھوٹ بولنے سے گریز کرنا۔

۵۔ نشہ آور چیزوں کے استعمال سے بچنا۔

بودھ سنگھ : اپنے دھمّ کی نصیحت کرنے کے لیے اُنھوں نے بھکّھوؤں کی ایک جماعت بنائی۔ ازدواجی زندگی کو ترک کرکے سنگھ (جماعت) میں داخل ہونے والے اُن کے پیروکاروں کو بھکّھو کہتے ہیں۔ بدھ کی طرح بھکّھو بھی پیدل سفر کرکے لوگوں کو دھمّ کی نصیحتیں کرتے تھے۔ خواتین کی الگ جماعت ہوا کرتی تھی۔ اُنھیں 'بھکّھونی' کہتے ہیں۔ بدھ مذہب میں سب طبقے اور ذات کے لوگوں کو شریک ہونے کی اجازت تھی۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

اشٹاں گک مارگ:

۱۔ **سمیک درشٹی:** چار آریہ ستیہ کا علم۔

۲۔ **سمیک سنکلپ:** تشدد کے اُصولوں کو ترک کرنا۔

۳۔ **سمیک واچا:** جھوٹ، چغل خوری، سنگدلی اور بے معنی بکواس سے گریز۔

۴۔ **سمیک کرمانت:** جانداروں کے قتل، چوری اور غیر ذمہ دارانہ روش سے بچنا۔

۵۔ **سمیک آجیو:** غلط اور ناجائز طریقے سے گزر بسر نہ کرتے ہوئے صحیح طریقے سے روزی کمانا۔

۶۔ **سمیک ویایام:** ویایام سے مراد کوشش کرنا ہے۔ برے عمل سرزد نہ ہوں، اگر ہوجائیں تو اُنھیں ترک کیا جائے۔ اچھے اعمال کریں، اگر اچھے اعمال کی عادت بن جائے تو انھیں ضائع ہونے سے بچانے کی کوشش کرنا۔

۷۔ **سمیک اسمرتی:** ذہنی یکسوئی حاصل کرکے حرص وطمع جیسی عادتوں سے بچنا اور اپنے دل و دماغ کو مناسب طریقے سے سمجھانا۔

۸۔ **سمیک سمادھی:** ذہن و دل کی یکسوئی حاصل کرکے مراقبے کا احساس کرنا۔

نصیحتوں کا خلاصہ:

گوتم بدھ نے انسانی عقل وشعور کی آزادی کا اعلان کیا۔ طبقے کی بنیاد پر رائج امتیازات سے انکار کیا۔ پیدائشی طور پر کوئی اعلیٰ وادنیٰ نہیں ہوتا بلکہ اخلاق و عادات کی بنیاد ہی پر انسان کا اعلیٰ یا ادنیٰ ہونا طے پاتا ہے۔ ان کا مشہور قول ہے کہ ننھی سی چڑیا بھی اپنے گھونسلے میں اپنی ہی ترنگ میں چہچہاتی ہے۔ یہ قول آزادی اور مساوات سے متعلق اُن کے غور وخوض اور فکر کو اُجاگر کرتا ہے۔ انھوں نے نصیحت فرمائی کہ مردوں کی طرح عورتوں کو بھی اپنی ترقی کا حق حاصل ہے۔ یگیہ جیسی رسومات کی مخالفت کی۔ عقل ودانش وغیرہ سے متعلق قدریں جن کی اُنھوں نے نصیحت کی وہ انسان کی فلاح و بہبود کی تکمیل کرتی ہیں۔ تمام جانداروں کے لیے رحم اور ہمدردی اُن کی شخصیت کی غیر معمولی خصوصیت تھی۔

گوتم بدھ نے صبر وتحمل کی جو نصیحت کی وہ صرف بھارت کے سماج ہی کے لیے نہیں بلکہ پوری انسانیت کے لیے آج بھی رہنما ہے۔

لوکایت: لوکایت یا چارواک (دہریے) کے نام سے پہچانا جانے والا قدیم زمانے کا فکری رجحان بھی اہم ہے۔ آزاد خیالی پر اس کا بڑا زور تھا۔ اُس نے ویدکی صداقت سے انکار کیا۔

قدیم زمانے میں بھارت کی سرزمین پر نت نئے مذاہب کے سوتے پھوٹتے رہے۔ ایک عرصہ گزر جانے کے بعد یہودیت، عیسائیت، اسلام اور پارسی مذہب بھارت کے سماج میں پھولے پھلے۔

۳ء۵ یہودی مذہب

یہودی مذہب کے لوگ بالعموم پہلی سے تیسری عیسوی صدی کے دوران کیرلا میں کوچی کے مقام پر آئے ہوں گے۔ یہودی ایک خدا کو مانتے ہیں۔ یہودی مذہب کی تعلیمات میں عدل و انصاف، صداقت، امن، محبت، رحم، انکساری، صدقہ و خیرات، شیریں کلامی اور خودداری جیسے اوصاف پر زور دیا گیا ہے۔ اُن کی عبادت گاہ کو 'سینگاگ' کہتے ہیں۔

سینگاگ

۵ء۴ عیسائی مذہب

حضرت عیسیٰؑ کے ماننے والے عیسائی کہلاتے ہیں۔ یہ مذہب دنیا بھر میں پھیلا ہوا ہے۔ حضرت عیسیٰؑ کے بارہ حواریوں میں سے ایک حواری سینٹ تھامس پہلی صدی عیسوی میں کیرلا میں آئے۔ اُنھوں نے تریچور ضلع میں پلّیور نامی مقام پر عیسوی سن ۵۲ میں ایک چرچ قائم کیا۔ عیسائی مذہب کی تعلیمات کے مطابق خدا ایک ہی ہے۔ وہ ہر کسی سے محبت کرنے والا، سب کا باپ ہے۔ وہ سب سے زیادہ قدرت والا ہے۔ اس مذہب کے مطابق ایسا مانا جاتا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ خدا کے بیٹے ہیں اور انسانوں کی فلاح و بہبود کے لیے زمین پر آئے تھے۔ ہم سب ایک دوسرے کے بھائی بہن ہیں۔ ہمیں سب کے ساتھ محبت کرنا چاہیے۔ دشمن کے ساتھ بھی محبت سے پیش آنا چاہیے۔ غلطی کرنے والوں کو معاف کرنا چاہیے۔ یہ ساری باتیں عیسائی مذہب میں بتائی گئی ہیں۔ عیسائی مذہب کی مقدس کتاب 'بائبل' ہے۔ عیسائیوں کی عبادت گاہ کو کلیسا (چرچ) کہتے ہیں۔

کلیسا (چرچ)

۵ء۵ مذہبِ اسلام

اِسلام اللہ کی وحدانیت کو ماننے والا مذہب ہے۔ اللہ ایک ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بھیجے ہوئے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے پیغمبر حضرت محمدؐ کے توسط سے اللہ تعالیٰ کا پیغام مقدس کتاب قرآن مجید میں پیش کیا گیا ہے۔ لفظ 'اسلام' سے مراد امن وسلامتی ہے اور اس کا ایک مطلب اللہ تعالیٰ کی پناہ میں جانا بھی ہے۔ مذہب اسلام یہ بتاتا ہے کہ ہمہ وقت اور ہر جگہ اللہ ہی ہے۔ وہ قادرِ مطلق ہے۔ وہ رحمٰن و رحیم ہے۔ انسان کے وجود کا اصل مقصد اللہ کی عبادت کرنا ہے۔ انسان اپنی زندگی کس طرح گزارے اس سے متعلق رہنمائی 'قرآن پاک' میں کی گئی ہے۔ بھارت اور عرب ممالک میں زمانۂ قدیم ہی سے تجارتی تعلقات تھے۔ عرب کے تاجر کیرلا کے ساحل کی بندرگاہوں پر آیا کرتے تھے۔ ساتویں صدی عیسوی میں عرب میں اسلام کی اشاعت ہوئی۔ اسی صدی میں عرب تاجروں کے ذریعے اسلام بھارت آیا۔ مذہبِ اسلام کی عبادت گاہ کو 'مسجد' کہتے ہیں۔

مسجد

۵ء۶ پارسی مذہب

پارسیوں اور ویدک تہذیب کے لوگوں میں زمانۂ قدیم ہی سے تعلقات تھے۔ پارسی مذہب کی مقدس کتاب کا نام 'اوِستا' ہے۔ 'رِگ وید' اور 'اوِستا' کی زبانوں میں مشابہت ہے۔ پارسی لوگ ایران کے پارس یا فارس نامی صوبے سے بھارت میں آئے اس لیے انھیں 'پارسی' نام سے جانا جاتا ہے۔ وہ پہلے گجرات میں آئے۔ کچھ لوگوں کی رائے یہ ہے کہ وہ آٹھویں صدی عیسوی میں آئے ہوں گے۔ زرتشت پارسی مذہب کے بانی تھے۔ 'ہُرمُز' (اہرمن) کے نام سے اُن کے خدا کا ذکر کیا جاتا ہے۔ پارسی مذہب میں آگ اور پانی ان دو عناصر کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ ان کی عبادت گاہ میں مقدس آگ روشن کی ہوئی ہوتی ہے۔ اس عبادت گاہ کو 'اگیاری' کہتے ہیں۔ عمدہ خیال، عمدہ کلام اور عمدہ عمل یہ تین خاص اخلاقی اُصول پارسیوں کی طرزِ فکر کا مرکز و محور ہیں۔

آتش کدہ (اگیاری)

مشــق

(۱) خالی جگہوں میں مناسب لفظ لکھیے :

۱۔ جین مذہب میں .... اُصول کو اہمیت دی گئی ہے۔

۲۔ تمام جانداروں کے لیے .... گوتم بدھ کی شخصیت کی غیر معمولی خصوصیت تھی۔

(۲) مختصر جواب لکھیے :

۱۔ وردھمان مہاویر کی تعلیمات کیا تھیں؟

۲۔ گوتم بدھ کا کون سا قول مشہور ہے؟ اس قول سے کن قدروں کا اظہار ہوتا ہے؟

۳۔ یہودی مذہب کی تعلیمات میں کن اوصاف پر زور دیا گیا ہے؟

۴۔ عیسائی مذہب میں کون سی باتیں بتائی گئی ہیں؟

۵۔ مذہبِ اسلام کی تعلیمات کیا ہیں؟

۶۔ پارسیوں کی طرزِ فکر کا مرکز ومحور کیا ہیں؟

(۳) نوٹ لکھیے :

۱۔ آریہ ستیہ ۲۔ پنچ شیل

(۴) درج ذیل پنچ مہاورتے اور تری رتنے کی درج ذیل جدول میں درجہ بندی کیجیے :

(۱) اہنسا (۲) سمیک درشن (۳) ستیہ (۴) اَستے (۵) سمیک گیان (۶) اَپرگرہ (۷) سمیک چارِتر (۸) برہمچریا

پنچ مہاورتے	تری رتنے
(۱)	(۱) ....
(۲)	(۲) ....
(۳)	(۳) ....
(۴)	
(۵)	

(۵) وجوہات لکھیے :

۱۔ وردھمان مہاویر کو 'جِن' کہا جانے لگا۔

۲۔ گوتم بدھ کو 'بدھ' کہا گیا۔

سرگرمی :

۱۔ مختلف تہواروں کے بارے میں معلومات اور تصویریں جمع کیجیے۔

۲۔ مختلف مذاہب کی عبادت گاہوں میں جائیے اور جماعت میں اُن کی معلومات بیان کیجیے۔

***

٦۔ جنپد اور مہاجنپد

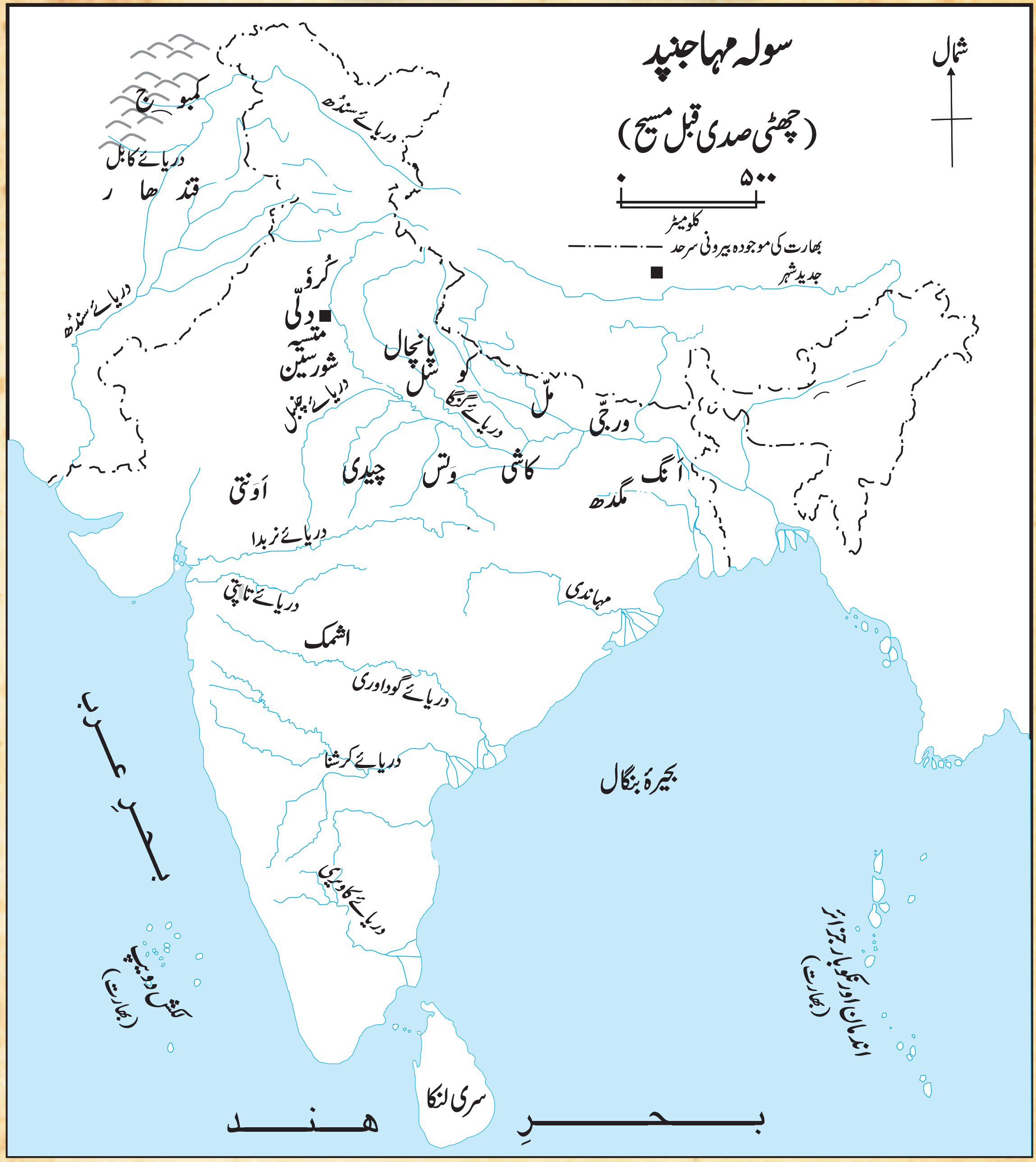

٦ء١ جنپد

٦ء٢ مہاجنپد

٦ء٣ مگدھ ریاست کا عروج

آئیے، عمل کر کے دیکھیں۔

بھارت کے نقشے کے خاکے میں سولہ مہاجنپدوں کے نام لکھیے۔

٦ء١ جنپد

تقریباً ١٠٠٠ قبل مسیح سے ٦٠٠ قبل مسیح کا زمانہ مابعد ویدک زمانہ تسلیم کیا جاتا ہے۔ اس زمانے میں جنپدیں وجود میں آئیں۔ یہ جنپدیں چھوٹی چھوٹی ریاستیں تھیں۔ برصغیر ہند کے شمال مغرب میں واقع موجودہ افغانستان سے مشرق میں بہار، بنگال اور اوڈیشا تک کے علاقوں اور جنوب میں مہاراشٹر تک یہ جنپدیں پھیلی ہوئی تھیں۔ موجودہ مہاراشٹر کا کچھ حصہ اُس وقت کے 'اشمک' نامی

جنپد سے گھرا ہوا تھا۔ سنسکرت، پالی اور اردھ ماگدھی ادب میں ان جنپدوں کے نام پائے جاتے ہیں۔ یونانی تاریخ نویسوں کی تحریروں میں بھی اُن سے متعلق معلومات ملتی ہے۔ ان میں سے بعض جنپدوں میں بادشاہت تھی، بعض میں خالص جمہوریت تھی۔ جنپد کے معمر افراد کی 'گن پریشد' ہوا کرتی تھی۔ گن پریشد کے اراکین اجتماعی طور پر بحث کر کے امورِ حکومت سے متعلق فیصلے کیا کرتے تھے۔ اس طرح کے بحث و مباحثے جہاں ہوتے اُس جلسہ گاہ کو 'سنتھاگار' کہا جاتا تھا۔ گوتم بدھ کا تعلق شاکیہ جمہوری ریاست سے تھا۔ ہر جنپد کے سکّے الگ ہوا کرتے تھے۔

۶ء۲ مہاجنپد

مہاجنپد

کوسل	وتس	اَونتی	مگدھ
• کوسل مہاجنپد ہمالیہ کے دامن میں نیپال اور اُتر پردیش میں پھیلی ہوئی تھی۔ • شراوستی، کشاوتی اور ساکیت اس ریاست کے مشہور شہر تھے۔ • شراوستی کوسل مہاجنپد کی راجدھانی تھی۔ • گوتم بدھ شراوستی کی مشہور خانقاہ (وِہار) جیتوَن میں طویل عرصے تک قیام پذیر تھے۔ • کوسل کا راجا پرسین جیت وردھمان مہاویرا اور گوتم بدھ کا ہم عصر تھا۔ • کوسل کی ریاست مگدھ میں ضم ہوگئی۔	• وتس مہاجنپد اُتر پردیش میں پریاگ یعنی الٰہ آباد کے آس پاس کے علاقے میں پھیلی ہوئی تھی۔ • پرانے زمانے کا کوشمبی ہی کوسم کہلاتا ہے۔ • یہ ایک اہم تجارتی مرکز تھا۔ • کوشمبی کے تین بے حد رئیس تاجروں نے گوتم بدھ اور اُن کے پیروکاروں کے لیے تین وِہاریں تعمیر کی تھیں۔ • کوشمبی کا راجا اُدین گوتم بدھ کا ہم عصر تھا۔ • اُدین راجا کے بعد وتس مہاجنپد کا آزادانہ وجود زیادہ عرصے تک قائم نہیں رہا۔ اُسے اونتی مہاجنپد کے راجا نے فتح کر کے اپنی ریاست میں شامل کر لیا تھا۔	• قدیم مہاجنپد اَونتی مدھیہ پردیش کے علاقے مالوہ میں تھی۔ • شہر اُجینی (اُجین) اَونتی کی راجدھانی تھی۔ • اُجینی ایک اہم تجارتی مرکز تھا۔ • اَونتی کا راجا پردیوت وردھمان مہاویر اور گوتم بدھ کا ہم عصر تھا۔ • اَونتی کے راجا نندی وردھن کے دور میں اَونتی مگدھ کی ریاست میں ضم ہوگئی۔	• بہار کے شہر پٹنہ اور گیا کے آس پاس کے علاقے اور بنگال کے کچھ حصے میں قدیم مگدھ مہاجنپد تھی۔ • راج گرہ (راج گیر) اُس کی راجدھانی تھی۔ • ماہر تعمیرات مہا گووند نے بمبسار کا شاہی محل تعمیر کیا تھا۔ • بمبسار کے دربار میں جیوک ایک مشہور طبیب تھا۔ • بمبسار نے گوتم بدھ کی شاگردی اختیار کی تھی۔

بعض جنپدیں آہستہ آہستہ زیادہ طاقتور ہوگئیں۔ اُن کی جغرافیائی حدیں وسیع ہوگئیں۔ ایسی جنپدوں کو مہاجنپد کہا جانے لگا۔ ادب کے تذکروں کی مدد سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ چھٹی صدی ق۔م۔تک مہاجنپدوں میں سولہ مہاجنپدوں کو خاص اہمیت حاصل ہوگئی تھی۔ اُن میں بھی چار مہاجنپدیں کوسل، وَتس، اَونتی اور مگدھ زیادہ طاقتور ہوتی چلی گئیں۔

۳ء۶ مگدھ ریاست کا عروج

بِمبسار کے بیٹے اَجات شترو نے بھی ریاست مگدھ کی توسیع کا بیڑہ اُٹھایا۔ اُس نے مشرق کی کئی جمہوری ریاستوں کو فتح کیا۔ اَجات شترو کے عہد میں مگدھ کو بہت عروج حاصل ہوا۔ اُس نے بدھ مذہب قبول کیا تھا۔ گوتم بدھ کے مہاپری نِروان (انتقال) کے بعد اَجات شترو کے دور میں راج گرہ کے مقام پر بدھ مذہب کی پہلی سنگتی یعنی کانفرنس منعقد ہوئی۔

اَجات شترو۔سنگتراشی

اَجات شترو کے عہد میں مگدھ کی نئی راجدھانی پاٹلی گرام کی بنیاد ڈالی گئی۔ آگے چل کر وہ پاٹلی پتر کے نام سے مشہور ہوئی۔ پاٹلی پتر موجودہ شہر پٹنہ کے اطراف میں ہونا چاہیے۔

اَجات شترو کے بعد مگدھ کے جو راجا ہوگزرے ہیں ان میں شَیشوناگ ایک اہم راجا تھا۔ اس نے اَونتی، کوسل اور وَتس کی ریاستوں کو مگدھ میں شامل کیا۔ شمالی ہند کا تقریباً سارا علاقہ مگدھ کے زیرِ اقتدار آگیا۔ اس طرح مگدھ ریاست نے تشکیل پائی۔

ریاست مگدھ کے نند راجا: ۳۶۴ ق۔م سے ۳۲۴ ق۔م کے عرصے میں مگدھ ریاست پر نند راجاؤں کا اقتدار تھا۔ نند راجاؤں نے ایسی بڑی ریاست چلانے کے لیے معقول نظامِ حکومت قائم کیا تھا۔ اُن کے پاس پیادہ، گھڑسوار، رَتھ سوار اور ہاتھی سوار چار قسم کی فوجیں تھیں۔ اُنھوں نے اوزان کی پیمائش کا معیاری طریقہ رائج کیا۔

دھنا نند، نند خاندان کا آخری راجا تھا۔ اس کے عہد تک مگدھ ریاست کی توسیع مغرب میں پنجاب تک ہوچکی تھی۔ دھنا نند کے عہد میں اولو العزم نوجوان چندر گپت موریہ نے پاٹلی پتر فتح کرکے نند خاندان کی حکومت کا خاتمہ کردیا اور مملکت موریہ کی بنیاد ڈالی۔

اگلے سبق میں ہم مملکت موریہ کے عروج کے زمانے میں بھارت کے شمال مغرب اور مغربی حصے پر غیر ملکی حملوں اور موریہ مملکت کی مفصل معلومات حاصل کریں گے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

سولہ مہاجنپدوں کے پرانے اور نئے نام:

(۱) کاشی (بنارس)، (۲) کوسَل (لکھنؤ)،
(۳) مَلّ (گورکھپور)، (۴) وَتس (الہٰ آباد)،
(۵) چیدی (کانپور)، (۶) کرو (دلّی)،
(۷) پانچال (روہیل کھنڈ)، (۸) مَتسیہ (جے پور)،
(۹) شُورسین (متھرا)،
(۱۰) اَشمک (اورنگ آباد، مہاراشٹر)،
(۱۱) اَونتی (اُجین)، (۱۲) اَنگ (چمپا، مشرقی بہار)،
(۱۳) مگدھ (جنوبی بہار)، (۱۴) وِرجّی (شمالی بہار)،
(۱۵) گاندھار (پشاور)،
(۱۶) کمبوج (قندھار کے قریب)

مشق

(۱) ایک جملے میں جواب لکھیے:

۱۔ جنپد سے کیا مراد ہے؟
۲۔ مہاجنپد سے کیا مراد ہے؟
۳۔ بدھ مذہب کی پہلی کانفرنس کہاں منعقد ہوئی تھی؟
۴۔ اوزان کی پیائش کا معیاری طریقہ کس نے رائج کیا؟

(۲) بتایئے تو بھلا:

۱۔ موجودہ مہاراشٹر کا کچھ حصہ اُس دَور کی کس جنپد سے گھرا ہوا تھا؟
۲۔ جنپد کے معمر افراد کی کون سی پریشد ہوا کرتی تھی؟
۳۔ جس جلسہ گاہ میں بحث ومباحثہ ہوا کرتا تھا اسے کیا کہا جاتا تھا؟
۴۔ گوتم بدھ کا تعلق کس جمہوری ریاست سے تھا؟
۵۔ ریاست مگدھ میں فوج کی چار قسمیں کون سی تھیں؟

(۳) جوڑیاں لگایئے:

	ستون 'الف'		ستون 'ب'
۱۔	سنگتی	(الف)	اَجات شترو
۲۔	دھنانند	(ب)	پریشد
۳۔	پاٹلی گرام	(ج)	مہا گووِند
		(د)	نندراجا

(۴) بھارت کی مختلف ریاستوں اور اُن کی راجدھانیوں کی فہرست بنایئے۔

سرگرمی:

۱۔ اپنے اطراف کے کسی قلعے میں جایئے اور درج ذیل نکات سے متعلق معلومات حاصل کیجیے۔
(۱) قلعے کی قسم (۲) کس حکومت کے عہد میں تعمیر کیا گیا (۳) اہم خصوصیات
۲۔ بھارت کی فوج میں کون کون سے دستے ہیں ان کی معلومات حاصل کیجیے۔
۳۔ درج ذیل جدول مکمل کیجیے:

نمبر شمار	مہاجنپدوں کے نام	مقام	راجدھانی	اہم راجا کے نام
۱۔	....	ہمالیہ کے دامن میں	....	....
۲۔	وَتس	....	....	....
۳۔	....	....	....	پردیوت
۴۔	....	پٹنہ، گیا کے آس پاس کا علاقہ	....	....

***

5V4Q3F

۷۔ موریہ عہد کا بھارت

۷ء۱ یونانی شہنشاہ سکندر کا حملہ

۷ء۲ موریہ مملکت

کیا آپ جانتے ہیں؟

چھٹی صدی ق۔م میں ایران میں سائرس نامی بادشاہ نے ایک بڑی سلطنت قائم کی تھی۔ یہ سلطنت شمال مغربی بھارت سے روم تک اور افریقہ میں مصر تک پھیلی ہوئی تھی۔ تقریباً ۵۱۸ ق۔م میں داریوش (Darius - دارا) نامی ایرانی شہنشاہ نے بھارت کے شمال مغربی علاقے اور پنجاب تک کا کچھ حصہ فتح کر لیا تھا۔ دارا نے اس علاقے کے کچھ سپاہی اپنی فوج میں شامل کر لیے تھے۔ یونانی مؤرّخین کی تحریروں سے ان کی معلومات حاصل ہوتی ہے۔ شہنشاہ دارا کے عہد میں بھارت اور ایران کے درمیان سیاسی تعلقات قائم ہوئے۔ اس بنا پر تجارت اور فنونِ لطیفہ کے لین دین میں اضافہ ہوا۔ شہنشاہ دارا نے اپنی سلطنت میں ہر طرف 'دارِک' نامی ایک ہی قسم کے سکّے جاری کیے جن کی وجہ سے تجارت میں آسانی پیدا ہوگئی۔ شہنشاہ دارا کے عہد میں راجدھانی کے شہر 'پرسی پولس' کی تعمیر کی گئی۔ یہ مقام ایران میں ہے۔

دارک

۷ء۱ یونانی شہنشاہ سکندر کا حملہ

یونانی شہنشاہ الیگزینڈر عرف سکندر نے ۳۲۶ ق۔م میں بھارت کے شمال مغربی علاقے پر حملہ کیا۔ دریائے سندھ عبور

شہنشاہ سکندر

کر کے وہ ٹیکسلا پہنچا۔ اس راستے پر بعض مقامی راجاؤں نے اس سے سخت مقابلہ کیا۔ اس کے باوجود سکندر پنجاب تک پہنچنے میں کامیاب ہوگیا لیکن اس مہم کے دوران سکندر کے سپاہیوں کو طرح طرح کی پریشانیوں اور مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ وہ اپنے وطن لوٹنے کے لیے بے چین ہوگئے تھے۔ انھوں نے سکندر کے خلاف بغاوت کر دی۔ سکندر کو پیچھے ہٹنا پڑا۔ بھارت میں فتح کیے ہوئے علاقوں کے انتظام کے لیے اس نے یونانی افسران کا تقرر کیا اور انھیں 'سترپ' کا لقب دیا۔ اس کے بعد وہ اپنے وطن لوٹنے لگا۔ راستے میں بابل کے مقام پر ۳۲۳ ق۔م میں اس کا انتقال ہوگیا۔ یہ مقام موجودہ عراق میں ہے۔

سکندر کی آمد کی وجہ سے بھارت اور مغربی ممالک کے درمیان تجارت بڑھی۔ سکندر کے ساتھ مؤرّخین تھے۔ اُنھوں نے اپنی تحریروں کے ذریعے مغربی ممالک سے بھارت کو متعارف کرایا۔ یونانی مجسمہ سازی کا بھارت کے طرزِ فن پر اثر پڑا۔ اس سے قندھار (گاندھار) نامی طرزِ فن وجود میں آیا۔ یونانی بادشاہوں کے سکّے خاص طرز کے ہوا کرتے تھے۔ سکّوں کی ایک جانب بادشاہ کی اور دوسری جانب کسی یونانی دیوتا کی تصویر ہوتی تھی۔ سکّے پر اُس بادشاہ کا نام ہوتا۔ سکندر کے سکّے بھی اسی قسم

سکندر کے چاندی کے سکّے کے دونوں رُخ

کے تھے۔ بعد کے زمانے میں بھارت کے راجاؤں نے بھی اسی طرز کے سکّے ڈھلوانے کا آغاز کیا۔

۲ء۷ موریہ مملکت

چندر گپت موریہ : چندر گپت موریہ نے موریہ مملکت کی بنیاد ڈالی۔ مگدھ کے نند راجا دھنانند کی ظالم حکومت سے لوگ بیزار تھے۔ ۳۲۵ ق۔م میں چندر گپت موریہ نے اسے شکست دی اور مگدھ پر اپنا اقتدار قائم کیا۔ اس نے اَونتی اور سوراشٹر کو فتح کرکے اپنی سلطنت کو وسعت دینے کا آغاز کیا۔ سکندر نے جن افسران کا تقرر کیا تھا ان میں سکندر کی موت کے بعد اقتدار کے لیے لڑائیاں شروع ہوگئیں۔ سیلیوکس نکیٹر سکندر کا سپہ سالار تھا۔ سکندر کی موت کے بعد وہ بابل کا حکمراں بن بیٹھا۔ اس نے شمال مغربی بھارت اور پنجاب پر حملہ کیا۔ چندر گپت موریہ نے اس کے حملے کا کامیابی کے ساتھ جواب دیا۔ سیلیوکس نکیٹر کو شکست دینے کی وجہ سے افغانستان کے علاقے کابل، قندھار، ہرات اس کی مملکت میں شامل ہوگئے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

سنسکرت کے ڈراما نگار وشاکھادت نے 'مدراراکشس' نامی ڈراما لکھا۔ اس ڈرامے میں اس نے یہ کہانی بیان کی کہ چندر گپت موریہ نے کس طرح دھنانند کا خاتمہ کرکے اپنا آزاد اقتدار قائم کیا۔ اس کہانی میں آریہ چانکیہ یا کوٹلیہ کے کردار کو خاص اہمیت دی ہے۔

سیلوکس نکیٹر کا سفیر میگس تھنیز چندر گپت موریہ کے دربار میں تھا۔ اس کی کتاب 'اِنڈیکا' کے مذکورات موریہ عہد کے بھارت کے مطالعہ کا اہم ذریعہ ہیں۔

سمراٹ چندر گپت موریہ نے ریاست گجرات میں جوناگڑھ کے قریب 'سدرشن' نامی بند تعمیر کیا تھا جس کے بارے میں ایک کتبے پر عبارت کندہ ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

جین روایت کے مطابق یہ بات تسلیم کی جاتی ہے کہ چندر گپت موریہ نے جین مذہب قبول کیا تھا۔ عمر کے آخری دنوں میں اس نے تخت و تاج کو ترک کردیا۔ اس نے باقی زندگی کرناٹک کے 'شرون بیل گول' کے مقام پر بسر کی۔ وہیں اس کا انتقال ہوگیا۔

سمراٹ اشوک : چندر گپت کے تخت و تاج چھوڑنے کے بعد اس کا بیٹا بندوسار مگدھ کا راجا بنا۔ بندوسار کے مرنے کے بعد اس کے بیٹے اشوک نے ۲۷۳ ق۔م میں اقتدار سنبھالا۔ تخت نشین ہونے سے پہلے اُسے تکشیلا اور اُجین کا گورنر بنایا گیا تھا۔ گورنر کے عہدے پر رہتے ہوئے اس نے تکشیلا میں اُٹھنے والی بغاوت کو بڑی کامیابی کے ساتھ کچل دیا۔ مگدھ کا سمراٹ بننے کے بعد اس نے کلنگ پر چڑھائی کی۔ کلنگ حکومت کا علاقہ آج کی ریاست اوڈیشا میں واقع تھا۔ سمراٹ اشوک نے کلنگ پر فتح حاصل کی۔

شمال مغرب میں افغانستان اور شمال میں نیپال، جنوب میں کرناٹک اور آندھرا پردیش تک، اسی طرح مشرق میں بنگال سے مغرب میں سوراشٹر تک سمراٹ اشوک کی حکومت پھیلی ہوئی تھی۔

کلنگ کی لڑائی : کلنگ کی لڑائی میں ہونے والے خون خرابے کو دیکھ کر اشوک نے دوبارہ کبھی جنگ نہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ سچائی، عدم تشدد (اہنسا)، رحم دلی و ہمدردی اور معافی کا رجحان جیسی خوبیاں اس کی نظر میں اہم تھیں۔ اپنا پیغام لوگوں تک پہنچانے کے لیے اس نے جگہ جگہ کتبے اور ستون کندہ کروائے۔ یہ

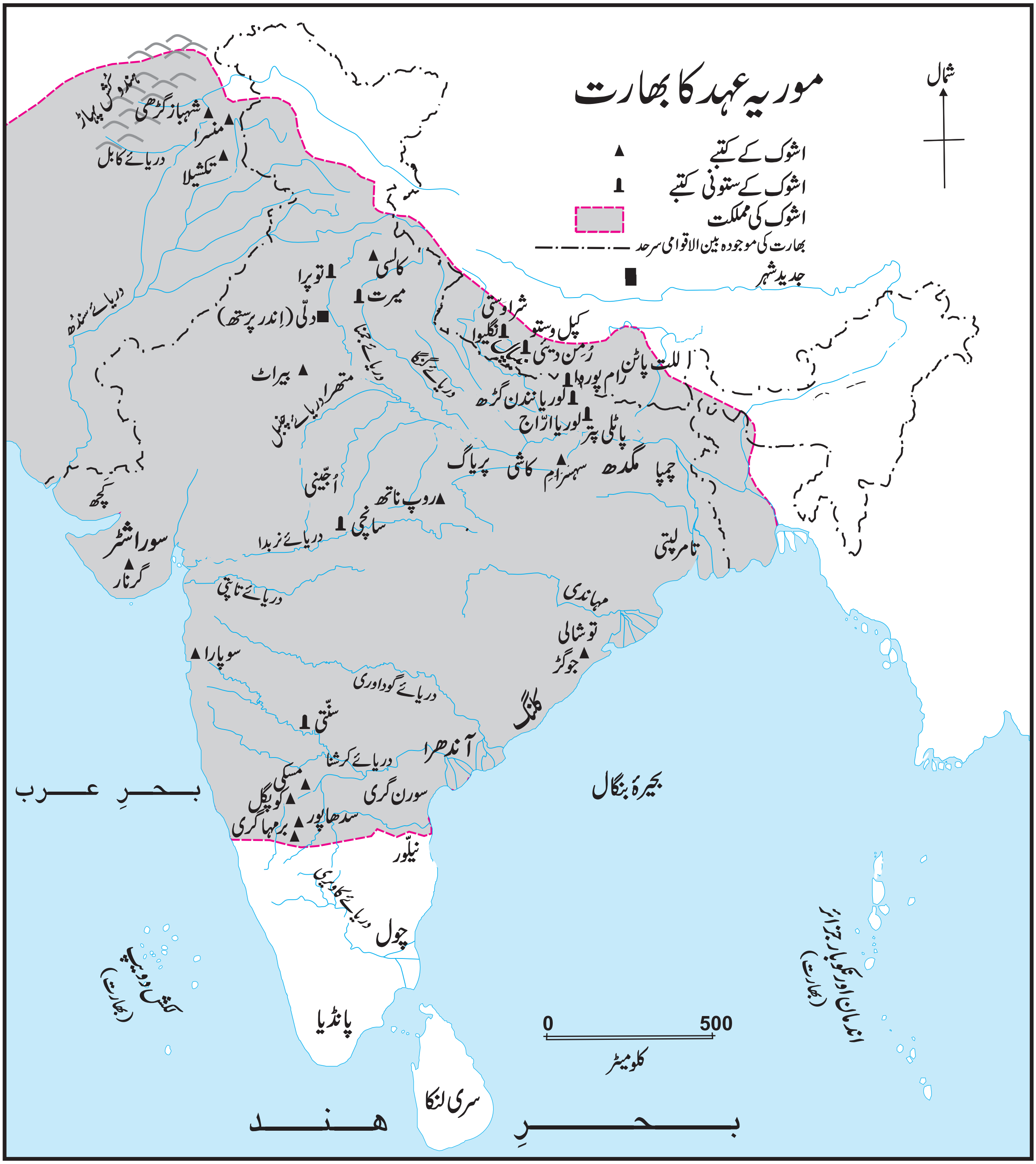

آئیے، عمل کرکے دیکھیں۔

بھارت کے نقشے کے خاکے میں سمراٹ اشوک کے کتبے اور ستونی کتبے ظاہر کرنے والے مقامات کی نشاندہی کیجیے۔

اسے ہمیشہ ذہن میں رکھیں۔

سمراٹ اشوک کا پیغام

- والدین کی خدمت کرنا بہتر عمل ہے۔
- جو فتح محبت کا جذبہ پروان چڑھائے وہی اصل فتح ہے۔

تحریریں براہمی رسم الخط میں ہیں۔ ان تحریروں میں اس نے خود کا ذکر 'دیوانم پیو پیدسی' (خدا کا چہیتا پریہ درشی) کے طور پر کیا ہے۔ رسمِ تاجپوشی ہونے کے آٹھ برسوں بعد اس نے کلنگ پر فتح حاصل کی تھی اور وہاں کی تباہی و بربادی دیکھ کر اس کے دل کی کیفیت بدل گئی۔ اس بات کا ذکر اس کی ایک تحریر میں ہے۔

دلّی - ٹوپڑا کے مقام پر سمراٹ اشوک کے ایک کتبے میں چمگاڈروں، بندروں، گینڈوں وغیرہ کا شکار کرنے اور جنگل میں آگ لگانے کی سخت ممانعت کی گئی ہے۔

سمراٹ اشوک

مذہب کی اشاعت کے لیے اشوک کے اقدامات :

اشوک نے بذاتِ خود بدھ مذہب قبول کیا تھا۔ اس نے پاٹلی پتر میں بدھ مذہب کی تیسری کانفرنس منعقد کروائی تھی۔ بدھ مذہب کی تبلیغ و اشاعت کے لیے اس نے اپنے بیٹے مہندر اور بیٹی سنگھ مترا کو سری لنکا بھیجا۔ جنوب مشرقی ایشیا اور وسطی ایشیا کے ممالک میں بھی اس نے مذہب کی تبلیغ کے لیے بدھ بھکشو روانہ کیے تھے۔ اس نے کئی استوپ اور خانقاہیں تعمیر کروائیں۔

اشوک کے عوامی فلاح و بہبود کے کام : اشوک نے رعایا کی بھلائی اور خوش حالی کے کاموں پر بڑی توجہ دی، مثلاً انسانوں اور جانوروں کو مفت طبّی امداد فراہم کرنے کی سہولتیں مہیّا کیں، کئی سڑکیں بنوائیں، سایہ کے لیے راستے کے دونوں جانب درخت لگوائے، سرائے بنوائیں، کنویں کُھدوائے۔

آئیے، عمل کر کے دیکھیں۔

آپ کے اطراف میں کون سی تنظیمیں عوامی فلاح کے کون سے کام انجام دیتی ہیں، اس کی روداد تیار کیجیے۔

موریہ عہد کا انتظامِ حکومت : موریہ مملکت کی راجدھانی پاٹلی پتر تھی۔ اُمورِ حکومت کی سہولت کے لیے مملکت کو چار حصّوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ ہر حصّے کی الگ راجدھانی تھی۔

۱۔ مشرقی حصہ - توشالی (اوڈیشا)

۲۔ مغربی حصہ - اُجّینی (مدھیہ پردیش)

۳۔ جنوبی حصہ - سُورَن گری (کرناٹک میں کنک گری)

۴۔ شمالی حصہ - تکشیلا (پاکستان)

اُمورِ حکومت میں راجا کو مشورے دینے کے لیے مجلسِ وزرا ہوا کرتی تھی۔ مختلف سطحوں پر کام کرنے والے کئی افسران تھے۔ ان سب کی نگرانی کرنے کے لیے اور دشمن کی حرکات وسکنات پر نظر رکھنے کے لیے فعال جاسوسی کا محکمہ تھا۔

موریہ عہد کی عوامی زندگی : موریہ عہد میں زرعی پیداوار کو بڑی اہمیت حاصل تھی۔ زراعت کے ساتھ ساتھ تجارت اور دیگر صنعتوں نے بھی خوب ترقی کی تھی۔ ہاتھی دانت پر نقاشی کا کام، پارچہ بافی، رنگریزی، دھاتوں کے کام جیسے کئی پیشے تھے۔ سیاہ رنگ کی چمکدار مٹّی کے برتن بنائے جاتے تھے۔ جہاز سازی بھی بڑے پیمانے پر کی جاتی تھی۔ دھاتوں کے کام میں دوسری دھاتوں کے ساتھ ساتھ لوہے کی چیزیں بنانے کی تکنیک نے بھی کافی ترقّی کر لی تھی۔

شہروں اور دیہاتوں میں جشن اور تقریبات منعقد کی جاتی تھیں۔ لوگوں کی تفریح کے لیے رقص اور نغمہ سرائی کے پروگرام ہوتے۔ کُشتی کے کھیل اور رتھ کی دوڑ مقبولِ عام تھیں۔ چوسر (پانسوں) کا کھیل اور شطرنج لوگ بڑے شوق سے کھیلتے تھے۔ شطرنج کو 'اشٹ پد' کہا جاتا تھا۔

ستون کا اوپری سرا

مور یہ عہد کا فن اور ادب : سمراٹ اشوک کے عہد میں سنگ تراشی کے فن کو عروج حاصل ہوا۔ اشوک کے بنوائے ہوئے ستون بھارتی سنگ تراشی کے اعلیٰ نمونے ہیں۔ اس نے جو ستون بنوائے ان پر شیر، ہاتھی اور بیل جیسے جانوروں کے بہت ہی عمدہ مجسّمے ہیں۔ سارناتھ کے ستون پر جو چکر ہے وہ بھارت کے پرچم پر نظر آتا ہے۔ اس ستون پر چاروں طرف شیر ہیں۔ سامنے سے دیکھنے پر ان میں سے صرف تین ہی نظر آتے ہیں۔ یہ بھارت کا قومی نشان شاہی مہر (راج مدرا) ہے۔ اس کے زمانے میں کھودی گئی برابار ٹیکریوں پر جو گپھائیں ہیں وہ بے حد مشہور ہیں۔ یہ گپھائیں بہار میں ہیں۔ بھارت میں جو گپھائیں ہیں ان میں یہ گپھائیں قدیم ترین ہیں۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

سارناتھ میں واقع اشوک کے ستون (لاٹ) کو سامنے رکھ کر بھارت کی شاہی مہر بنائی گئی ہے۔ سارناتھ کے بنیادی ستون پر چار شیر ہیں۔ ہر شیر کی مورتی کے نیچے آڑی پٹّی پر چکر ہے۔ ان میں سے ہمیں ایک ہی چکر مکمّل طور پر دِکھائی دیتا ہے۔ چکر کے ایک جانب گھوڑا اور دوسری جانب بیل (سانڈ) ہے۔ شاہی مہر کا جو پہلو نظر نہیں آتا اُس پہلو پر اسی طرح ہاتھی اور شیر بنے ہوئے ہیں۔

سمراٹ اشوک کے انتقال کے بعد موریہ مملکت کا زوال شروع ہوگیا۔ موریہ عہد کے بعد بھارت میں کئی حکومتیں وجود میں آئیں۔ کچھ مملکتیں بھی اُبھریں۔ موریہ مملکت قدیم بھارت کی سب سے بڑی مملکت تھی۔

موریہ عہد کے بعد رونما ہونے والے سیاسی اور تہذیبی انقلابات کے بارے میں ہم اگلے سبق میں پڑھیں گے۔

برابار کی گپھائیں

مشق

(۱) ایک جملے میں جواب لکھیے:

۱۔ ستر پوں میں لڑائیاں کیوں شروع ہوئیں؟

۲۔ بدھ مذہب کی تبلیغ واشاعت کے لیے سمراٹ اشوک نے کسے سری لنکا بھیجا؟

۳۔ موریہ عہد میں کون سے پیشے تھے؟

۴۔ سمراٹ اشوک کے تعمیر کیے ہوئے ستون پر کن جانوروں کے مجسّمے ہیں؟

(۲) بتایئے تو بھلا:

۱۔ ستر پ

۲۔ سدرشن

۳۔ 'دیوانم پیو پیدسی'

۴۔ اشٹ پد

(۳) یادداشت کے سہارے لکھیے:

۱۔ چندر گپت موریہ کی مملکت کی وسعت

۲۔ سمراٹ اشوک کی مملکت کی وسعت

(۴) جوڑیاں لگایئے:

ستون 'الف'	ستون 'ب'
۱۔ شہنشاہ الیگزینڈر	(الف) سیلیوکس نکیٹر کا سفیر
۲۔ میگس تھنیز	(ب) یونان کا شہنشاہ
۳۔ سمراٹ اشوک	(ج) روم کا شہنشاہ
	(د) مگدھ کا سمراٹ

(۵) آپ کا کیا خیال ہے؟

۱۔ سکندر کو آخر کار پیچھے ہٹنا پڑا۔

۲۔ یونانی بادشاہوں کے سکّے خاص طرز کے ہوا کرتے تھے۔

۳۔ سمراٹ اشوک نے کبھی جنگ نہ کرنے کا فیصلہ کیا۔

(۶) اپنے لفظوں میں بیان کیجیے:

۱۔ سمراٹ اشوک کے عوامی فلاح و بہبود کے لیے کیے گئے کام۔

۲۔ موریہ عہد میں تفریح اور کھیل کود کے ذرائع۔

(۷) آج ہیون سانگ جیسے غیر ملکی سیّاح سے آپ کی ملاقات ہوجائے تو آپ کیا کریں گے؟

سرگرمی:

۱۔ آپ کے اطراف میں عوامی نمائندوں کے کیے ہوئے عوامی فلاح کے کاموں کی معلومات حاصل کرکے تفصیل سے لکھیے۔

۲۔ سمراٹ اشوک کی زندگی کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرکے اسے ڈرامے کی شکل میں اپنی جماعت میں پیش کیجیے۔

***

5VDL53

۸۔ موریہ عہد کے بعد کی حکومتیں

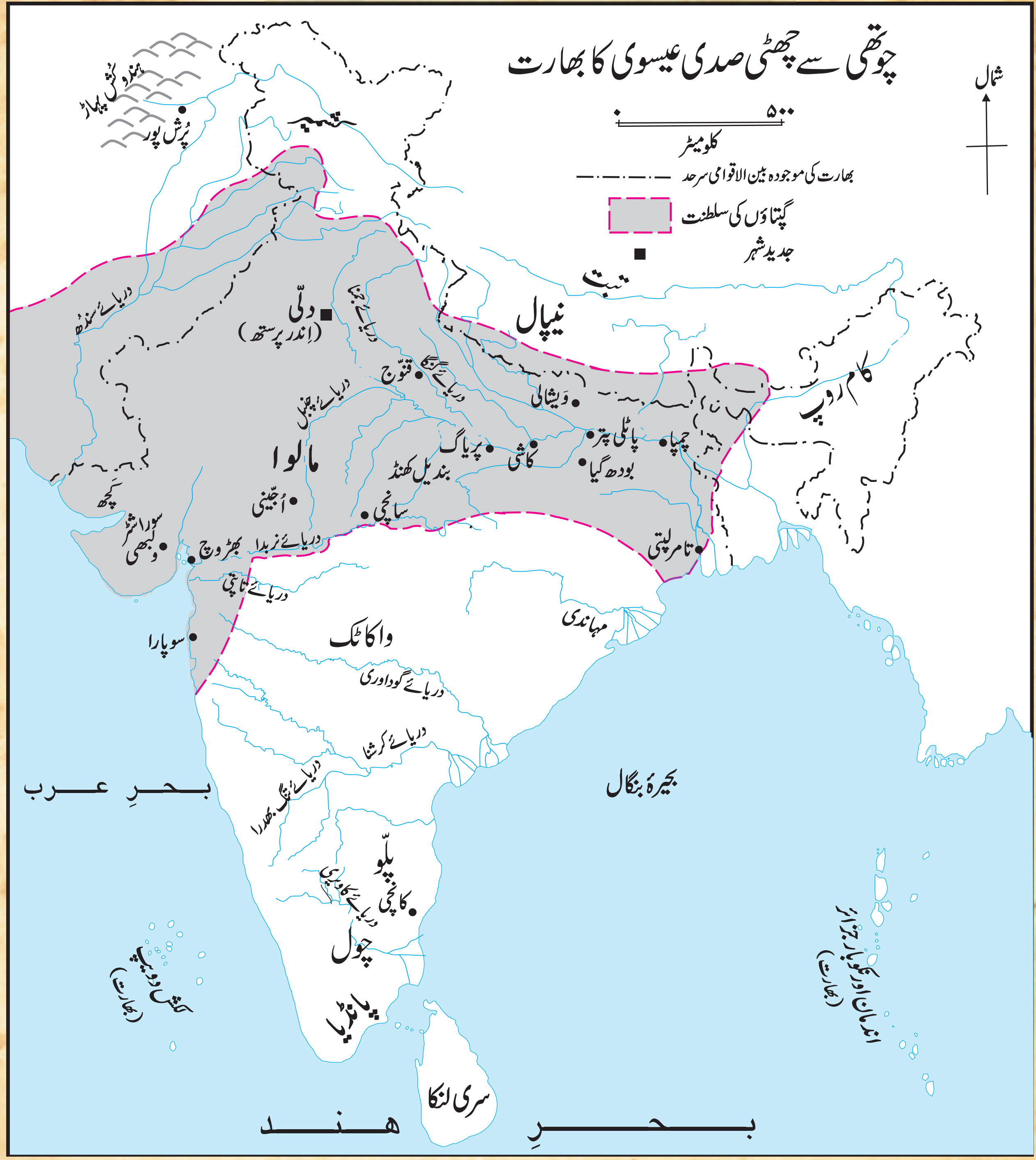

۸،۱ شُنگ خاندان
۸،۲ ہند-یونانی راجا
۸،۳ راجا کُشان
۸،۴ گپت راج گھرانا
۸،۵ وردھن راج گھرانا
۸،۶ شمال مشرقی بھارت کا شاہی اقتدار

۸،۱ شُنگ خاندان

سمراٹ اشوک کے بعد موریہ اقتدار کی طاقت میں کمی ہوتی چلی گئی۔ آخری موریہ راجا کا نام برہدرتھ تھا۔ موریہ حکومت کے سپہ سالار پُشیامتر شُنگ نے بغاوت کر کے برہدرتھ کو قتل کر دیا اور

خود راجا بن بیٹھا۔

۸ء۲ ہند-یونانی راجا

اس زمانے میں برصغیر ہند کے شمال مغربی علاقے میں یونانی راجاؤں کی چھوٹی چھوٹی حکومتیں تھیں۔ ان راجاؤں کو ہند-یونانی راجا کہا جاتا تھا۔ قدیم بھارتی سکّوں کی تاریخ میں ان راجاؤں کے سکّے انتہائی اہم ہیں۔ سکّے کے ایک جانب راجا کی تصویر اور دوسری جانب دیوتا کی تصویر بنانے کی روایت تھی۔ آگے چل کر یہی روایت بھارت میں پھولی پھلی۔ ہند یونانی راجاؤں میں مِنینڈر راجا مشہور تھا۔ اس نے بدھ بھکشو ناگ سین کے ساتھ بدھ مذہب کے فلسفے سے متعلق تبادلۂ خیال کیا تھا۔ مِنینڈر یعنی 'ملند' کے بھکشو ناگ سین سے پوچھے گئے سوالات کو کتابی شکل دی گئی ہے جسے 'ملند پنھ' کہتے ہیں۔ پالی زبان میں 'پنھ' کے معنی سوال ہے۔

مِنینڈر کے چاندی کے سکّے کے دونوں رُخ

۸ء۳ راجا کُشان

بھارت میں طرح طرح کے لوگوں کی ٹولیاں بیرون ہند سے مسلسل آتی رہیں۔ ان میں وسطی ایشیا سے 'کُشان' نام سے پہچانی جانے والی ٹولیاں تھیں۔ انھوں نے پہلی صدی عیسوی میں شمال مغربی علاقے اور کشمیر میں حکومت قائم کی۔ بھارت میں سونے کے سکّے ڈھلوانے کی ابتدا کُشان راجاؤں نے کی۔ سکّے پر گوتم بدھ اور مختلف بھارتی دیوتاؤں کی تصویروں کا استعمال کرنے کا چلن کُشان راجاؤں نے شروع کیا۔ کُشان راجا کنشک نے حکومت کو وسعت دی۔

سمراٹ کنشک : کنشک کی حکومت مغرب میں کابل سے مشرق میں وارانسی تک پھیلی ہوئی تھی۔ کنشک کے سونے اور تانبے کے سکّے ملے ہیں۔ کنشک کے زمانے میں بدھ مذہب کی چوتھی کانفرنس کشمیر میں منعقد کی گئی تھی۔ کنشک نے کشمیر میں کنشک پور شہر بسایا تھا۔ سری نگر کے قریب کامپور نامی گاؤں ہی کنشک پور ہوگا۔ کنشک کے زمانے میں اشوگھوش نامی شاعر ہوگزرا ہے۔ اس نے 'بدھ چرِت' اور 'وجرسُچی' نامی کتابیں لکھی ہیں۔ کنشک کے دربار میں چرک مشہور طبیب تھا۔

کنشک کے سونے کے سکّے کے دونوں رخ

کیا آپ جانتے ہیں؟

کنشک کے سونے کے سکّے : یہ سکّے سمراٹ کنشک نے تیار کروائے تھے۔ ان سکّوں کے درشنی (سامنے کے) رُخ پر یونانی رسم الخط میں 'شاؤ نانو شاؤ کینشکی کوشانو' لکھا ہوا ہے۔ اس کا مطلب 'سمراٹ کنشک کُشان' ہے۔ سکے کی پشت پر گوتم بدھ کی تصویر ہے۔ تصویر کی بغل میں یونانی رسم الخط میں 'بودّو' یعنی بدھ لکھا ہوا ہے۔

۸ء۴ گُپت راج گھرانا

تیسری صدی عیسوی کے اواخر میں شمالی بھارت میں گُپت راج گھرانے (شاہی خاندان) کی حکومت کے اقتدار کا آغاز ہوا۔ بالعموم گپت خاندان کا اقتدار تین صدیوں تک قائم رہا۔

گپت راج گھرانے کا بانی شری گپت تھا۔سمدر گُپت اور چندر گُپت دوم گپت خاندان کے قابلِ ذکر راجا تھے۔

سمدر گپت : چندر گپت اوّل کے دَورِحکومت میں حکومت کی توسیع کا آغاز ہوا۔اس کے بیٹے سمدر گپت نے آس پاس کے راجاؤں کوشکست دے کر اپنی حکومت کی وسعت میں مزید اضافہ کیا۔اس کے عہد میں گپت خاندان کا اقتدار آسام سے پنجاب تک پھیل گیا تھا۔تامل ناڈو میں کانچی تک مشرقی ساحلی علاقے کو اس نے فتح کرلیا تھا۔سمدر گپت کی فتوحات کی وجہ سے ہر طرف اس کے اقتدار کا دبدبہ بڑھ گیا۔اس لیے شمال مغرب اور سری لنکا کے راجاؤں نے اس کے ساتھ دوستی کے معاہدے کیے۔سمدر گپت کے عظیم الشان کارناموں اور فتوحات کا ذکر پریاگ کے ستونی کتبے میں تفصیل سے کیا گیا ہے۔یہ کتبہ 'پریاگ پرشستی' کے نام سے مشہور ہے۔اسے 'الٰہ آباد پرشستی' بھی کہتے ہیں۔سمدر گپت وینا (سِتار) بجانے میں بڑا ماہر تھا۔سمدر گپت نے مختلف قسم کی تصویروں والے سکے رائج کیے تھے۔ان میں سے ایک قسم میں وہ خود ستار بجاتا ہوا نظر آتا ہے۔اس پر 'سمدر گپت' لکھا ہوا ہے۔

سمدر گپت کے سونے کے سکے کے دونوں رُخ

چندر گپت دوم : چندر گپت دوم سمدر گپت کا بیٹا تھا۔اس نے گپت حکومت کو شمال مغرب میں وسعت دی۔اس نے مالوہ، گجرات اور سوراشٹر کو فتح کیا۔ چندر گپت دوم نے اپنی بیٹی پربھاوتی کا بیاہ واکاٹک خاندان کے رُدرسین دوم سے کیا۔اس طرح جنوب کے طاقتور واکاٹک حکومت سے اس نے رشتہ داری قائم کرلی۔دلّی کے قریب مہرولی کے مقام پر ایک لوہے کا ستون ایستادہ ہے۔وہ تقریباً ڈیڑھ ہزار برسوں سے بھی زیادہ پرانا ہے۔اس قدر پرانا ہونے کے باوجود وہ ابھی تک زنگ آلود نہیں ہوا ہے۔قدیم بھارتیوں نے تکنیکی علوم میں جو ترقی کی تھی اس کی وہ ایک علامت ہے۔اس لوہے کے ستون پر جو تحریر ہے اس میں 'چندر' نام کے راجا کا ذکر ہے۔اس تحریر کی بنیاد پر یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ وہ لوہے کا ستون چندر گپت دوم کے زمانے کا ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

چینی سیّاح فاہیان چندر گپت دوم کے عہد میں بھارت آیا تھا۔اپنے سفرنامے میں اس نے گپت دَور کی سماجی زندگی کا ذکر کیا ہے۔وہ کہتا ہے، ''بھارت کے شہر بڑے اور ترقی پذیر ہیں۔مسافروں کے لیے ان شہروں میں کئی مہمان خانے ہیں۔کئی خیراتی ادارے ہیں۔شہر میں اسپتال ہیں جہاں غریبوں کو مفت طبّی خدمات فراہم کی جاتی ہیں۔بڑی بڑی خانقاہیں اور مندر ہیں۔لوگوں کو پیشے منتخب کرنے کی مکمل آزادی ہے۔لوگوں کو کہیں بھی آنے جانے کی ممانعت نہیں ہے۔سرکاری افسران اور فوجیوں کو باقاعدگی کے ساتھ تنخواہیں دی جاتی ہیں۔وہاں کے لوگ شراب نوشی نہیں کرتے، تشدد نہیں کرتے۔گپت حکومت میں سرکاری اُمور مناسب ڈھنگ سے انجام دیے جاتے ہیں۔

چندر گپت دوم کے عہد میں بدھ بھکشو فاہیان چین سے بھارت آیا تھا۔اس نے اپنے بھارت کے سفر کی روداد قلمبند کی ہے۔اس سے ہمیں گپت حکومت کے عمدہ انتظامِ حکومت کی معلومات حاصل ہوتی ہے۔

۵ء۸ وردھن راج گھرانا

گپت حکومت کی طاقت کم ہونے کے بعد شمالی بھارت میں

کئی حکومتیں وجود میں آئیں۔ وردھن راج گھرانے کی حکومت ان میں سے ایک تھی۔ دلّی کے قریب واقع تھانیسر نامی مقام پر پربھاکر وردھن نام کا ایک راجا حکومت کرتا تھا۔ اس کے دورِ حکومت میں وردھن گھرانا مستحکم بنا۔ ہرش وردھن اس کا بیٹا تھا۔ ہرش وردھن نے وردھن سلطنت کو وسعت دی۔ اس کے دورِ حکومت میں وردھن سلطنت کی توسیع شمال میں نیپال، جنوب میں نربدا ندی، مشرق میں آسام اور مغرب میں گجرات تک ہوئی۔ کام رُوپ یعنی قدیم آسام کے راجا بھاسکر ورمن سے اُس کے دوستانہ تعلقات تھے۔ ہرش وردھن نے اپنا سفیر چینی دربار میں بھیجا تھا۔ ہرش وردھن نے چین کے بادشاہ کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم کیے تھے۔ اس نے قنوج میں اپنی راجدھانی قائم کی۔ اس کے عہد میں تجارت کو فروغ حاصل ہوا۔ حکومت کی آمدنی کا کافی بڑا حصہ وہ عوام کی فلاح و بہبود کے لیے صرف کرتا تھا۔ ہر پانچ سال کے بعد وہ اپنی ذاتی املاک و جائیداد عوام میں تقسیم کر دیا کرتا تھا۔

ہرش وردھن کے درباری شاعر بان بھٹ نے ہرش وردھن کے حالاتِ زندگی سے متعلق ایک کتاب 'ہرش چرِت' لکھی۔ اس کتاب کی مدد سے ہمیں ہرش وردھن کے دَورِ حکومت کے بارے میں معلومات حاصل ہوتی ہے۔ ہرش وردھن نے بدھ مذہب قبول کیا تھا۔ اس نے دوسرے مذاہب کو بھی بڑی فراخدلی کے ساتھ پناہ دی۔ ہرش وردھن نے سنسکرت زبان میں تین ڈرامے 'رتناولی'، 'ناگانند' اور 'پریہ درشکا' تحریر کیے۔ اس کے عہد میں بدھ بھکشو ہیون سانگ چین سے بھارت آیا تھا۔ اس نے سارے بھارت کی خاک چھانی۔ دو برسوں تک وہ نالندہ یونیورسٹی میں مقیم رہا۔ چین لوٹنے کے بعد اس نے بدھ کتاب کا چینی زبان میں ترجمہ کیا۔

ہیون سانگ

کیا آپ جانتے ہیں؟

ہیون سانگ نے پورے بھارت کی سیر کی۔ اس نے مہاراشٹر کے لوگوں کے تعلق سے قابلِ فخر کلمات ادا کیے ہیں۔ وہ کہتا ہے، ''مہاراشٹر کے لوگ بڑے خوددار ہیں۔ کسی کے احسان کو فراموش نہیں کرتے ہیں، لیکن اگر کوئی اُن کی بے عزّتی کرتا ہے تو وہ درگزر بھی نہیں کرتے۔ اپنی جان کی پروا نہ کرتے ہوئے مصیبت کے شکار لوگوں کی مدد کرتے ہیں۔ اپنی پناہ میں آئے ہوئے لوگوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچاتے ہیں۔

نالندہ یونیورسٹی

۶ء۸ شمال مشرقی بھارت کا شاہی اقتدار

شمال مشرقی بھارت کے منی پور علاقے کی 'اُلوپیکی' شہزادی کی ارجن کے ساتھ شادی کی کہانی مہابھارت میں ہے۔ چوتھی صدی عیسوی میں 'کام رُوپ' کی حکومت کو عروج حاصل ہوا۔ پُشیہ ورمن کام رُوپ حکومت کا بانی تھا۔ الٰہ آباد میں سمدر گپت کے ستونی کتبے میں اس کا ذکر آیا ہے۔ کام رُوپ کے راجاؤں کی کندہ کی ہوئی کئی تحریریں پائی جاتی ہیں۔ مہا بھارت اور رامائن جیسی طویل رزمیہ (نظموں) میں کام رُوپ کا ذکر 'پراگجیوتش' کے طور پر آیا ہے۔ پراگجیوتش پور اس حکومت کی راجدھانی تھی۔ پراگجیوتش پور یعنی موجودہ ریاست آسام کا شہر گوہاٹی۔ کتاب 'پیری پلس آف دی اریتھرین سی' میں اس کا ذکر 'کرہادِیا' یعنی 'کِرات لوگوں کا ملک' کے طور پر آیا ہے۔ کام رُوپ حکومت دریائے برہمپتر کی وادی، بھوٹان، بنگال اور بہار کے کچھ حصوں میں پھیلی ہوئی تھی۔ شمال مشرقی بھارت کی 'کام رُوپ' حکومت میں ہیون سانگ گیا تھا۔ اس وقت بھاسکر ورمن وہاں کا راجا تھا۔

اس سبق میں ہم نے موریاؤں کے بعد کے زمانے میں شمالی بھارت اور وہاں کی مختلف حکومتوں کا تعارف حاصل کیا۔ اسی طرح یہ بھی دیکھا کہ اس زمانے میں شمال مشرقی بھارت میں کیا حالات تھے۔ اگلے سبق میں ہم اسی دور کے جنوبی بھارت میں جو حکومتیں تھیں ان کا تعارف حاصل کریں گے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

بھارتی روایت کے مطابق قدیم زمانے میں کشمیر کا نام 'کشیپ پور' تھا۔ یونانی مؤرخین نے اس کا ذکر 'کیسپے پیراس'، 'کیسپے ٹیراک' اور 'کیسپے رِیا' کے طور پر کیا ہے۔ مہابھارت کے زمانے میں وہاں کمبوج خاندان کے راجا کے حکومت کرنے کا ذکر ملتا ہے۔ سمراٹ اشوک کے عہد میں کشمیر موریہ حکومت میں شامل تھا۔ ساتویں صدی عیسوی میں کشمیر میں کرکوٹ خاندان کی حکومت تھی۔ کلہن نے اپنی کتاب 'راج ترنگنی' میں اس کی معلومات دی ہے۔

مشق

(۱) بتائیے تو بھلا:

۱۔ بھارت میں سونے کے سکّے ڈھالنے کی ابتدا کرنے والا راجا۔

۲۔ کنشک نے کشمیر میں بسایا ہوا شہر۔

۳۔ وینا (ستار) بجانے میں ماہر راجا۔

۴۔ کام رُوپ سے مراد۔

(۲) سبق میں دیے گئے نقشے کا مشاہدہ کرکے گُپت بادشاہوں کی حکومت کے جدید شہروں کے ناموں کی فہرست بنائیے۔

(۳) بات چیت کیجیے اور لکھیے:

۱۔ سمراٹ کنشک

۲۔ مہرولی کا لوہے کا ستون

(۴) سبق میں آئے ہوئے مختلف مصنّفین اور اُن کی کتابوں کے ناموں کی فہرست بنائیے۔

(۵) گپت راج گھرانا اور وردھن راج گھرانا کا درج ذیل نکات کی مدد سے موازنہ کیجیے:

نکات	گپت راج گھرانا	وردھن راج گھرانا
بانی		
سلطنت کی وسعت		
کام		

(۶) درج ذیل میں تلاش کیجیے۔

ا	ش	ت	چ	و	ل	م	ا	ن
پ	ر	بھ	ا	و	ت	ی	ش	ر
ل	ی	ط	ر	ر	ک	ع	و	ت
غ	گ	ف	ج	دھ	ا	ق	گھ	ن
ج	پ	ک	ن	ن	م	ل	و	ا
ر	ت	م	پ	ٹ	ر	ص	ش	و
ک	ش	ی	پ	پ	و	ر	ض	ل
ط	چ	ا	ل	و	پ	ی	غ	ی
م	ن	ی	ن	ڈ	ر	ظ	ذ	ی

اشارے: اوپر سے نیچے:

- گپت خاندان کا بانی۔
- مہابھارت کا کردار جس کا بیاہ منی پور کی شہزادی سے ہوا تھا۔
- کنشک کے زمانے کا مشہور شاعر۔
- آسام کا پرانا نام۔
- کنشک کے دربار میں مشہور طبیب۔
- گپت خاندان کے بعد برسرِ اقتدار آنے والا خاندان۔
- ہرش وردھن کا ایک ڈراما

دائیں سے بائیں:

- چندر گپت کی بیٹی۔
- منی پور کی شہزادی۔
- کشمیر کا پرانا نام۔
- ہند-یونانی راجا۔

5VMH6Q

سرگرمی:

موریہ سلطنت کے بعد بھارت میں جو حکمراں گزرے ہیں اُن کی مزید معلومات حاصل کیجیے اور آپ کو جو حکمراں پسند ہے اُس کے کردار کی اداکاری جماعت میں پیش کیجیے۔

***

۹۔ جنوبی بھارت کی قدیم حکومتیں

۹ء۱ چیر، پانڈیا اور چول راج گھرانا

۹ء۲ ساتواہن راج گھرانا

۹ء۳ واکاٹک راج گھرانا

۹ء۴ چالوکیہ راج گھرانا

۹ء۵ پلّو راج گھرانا

۹ء۶ راشٹرکوٹ راج گھرانا

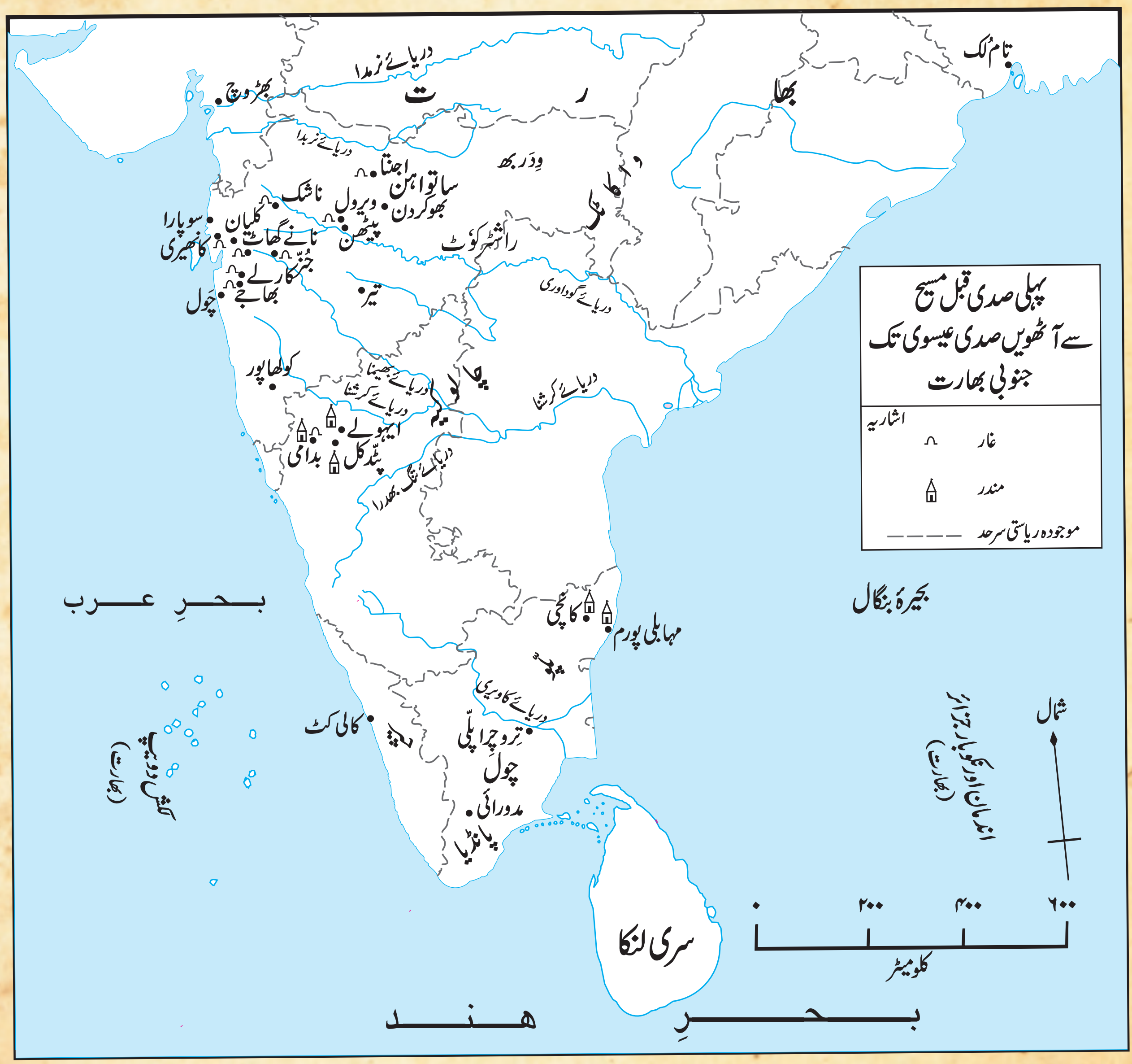

آئیے، عمل کر کے دیکھیں۔

بھارت کے نقشے کے خاکے میں جنوبی بھارت کے اہم مقامات کی نشاندہی کیجیے۔

۹ء۱ چیر، پانڈیا اور چول راج گھرانا

جنوب کی قدیم حکومتوں میں سے اس وقت کے ادب میں تین حکومتوں کا ذکر پایا جاتا ہے۔ وہ حکومتیں چیر، پانڈیا اور چول

تھیں۔ یہ حکومتیں چوتھی صدی قبل مسیح میں یا اس سے بھی پہلے موجود تھیں۔ ان کا ذکر رامائن اور مہابھارت کی عظیم رزمیہ نظموں میں کیا گیا ہے۔ ان تین حکومتوں کا ذکر تامل زبان کے سنگھم ادب میں ہے۔ موریہ سمراٹ اشوک کی تحریروں میں بھی ان کا ذکر ہے۔ 'پیری پلس آف دی ایرتھرین سی' نامی کتاب میں کیرلا کی انتہائی اہم بندرگاہ 'مُجھیریس' کا ذکر بھی ہے۔ یہ بندرگاہ چیر کی حکومت میں تھی۔ بندرگاہ مجھیریس سے مسالے، موتی، قیمتی ہیرے وغیرہ اٹلی کے شہر روم اور دیگر مغربی ممالک کو درآمد کیے جاتے تھے۔ پانڈیا حکومت موجودہ تامل ناڈو میں تھی۔ وہاں کے عمدہ معیار کے موتیوں کی خوب مانگ تھی۔ پانڈیا حکومت کی راجدھانی مدورائی تھی۔ قدیم چولوں کی حکومت تامل ناڈو کے تِروچِرا پلّی کے آس پاس کے علاقے میں تھی۔

۲ء۹ ساتواہن راج گھرانا

موریہ حکومت کے زوال کے بعد شمالی بھارت کی طرح مہاراشٹر، آندھرا پردیش اور کرناٹک ریاستوں کے مقامی حکمراں آزاد ہوگئے۔ انھوں نے اپنی چھوٹی چھوٹی حکومتیں قائم کیں۔ ان میں ایک حکومت ساتواہن راج گھرانے کی تھی۔ پرتشٹھان (پیٹھن) اس حکومت کی راجدھانی تھی۔ راجا سِمُک ساتواہن خاندان کا بانی تھا۔ ضلع پونہ میں جُنّر کے قریب نانے گھاٹ کے غار میں کندہ تحریر میں اس خاندان کے اہم افراد کے نام موجود ہیں۔ کچھ ساتواہن حکمراں اپنے نام سے پہلے ماں کا نام لگاتے تھے مثلاً گوتمی پتر ساتکرنی۔

گوتمی پتر ساتکرنی خاص طور پر ساتواہن خاندان کا مشہور راجا تھا۔ اس کی بہادری کے کارناموں کا بیان ناشک کے غاروں میں کندہ تحریروں میں ہے۔ اس نے شک راجا نہپان کو شکست دی۔ ناشک کی تحریروں میں گوتمی پتر کا ذکر 'تری سمدر توئے پیت واہن' کے طور پر کیا گیا ہے۔ توئے کا مطلب پانی ہے۔ واہن یعنی گھوڑے، راجا کی سواری۔ اس پورے فقرے یعنی 'تری سمدر

کیا آپ جانتے ہیں؟

نانے گھاٹ : پونہ اور تھانہ ضلع کی سرحدوں پر واقع جُنّر۔ مرباڑ روڈ (گھاٹ کا راستہ) نانے گھاٹ کے نام سے مشہور ہے۔ پانچ کلومیٹر لمبائی کا یہ راستہ تقریباً دو ہزار برس پہلے ساتواہنوں کے دَور میں بنایا گیا تھا۔ پہلے یہ گھاٹ دیس (خاندیش) اور کوکن کے درمیان اہم تجارتی راستوں میں سے ایک تھا۔ تجارت اور نقل و حمل کے لیے یہ گھاٹ کا راستہ استعمال کیا جاتا تھا۔ نقش کندہ رنجن (پانی کا بڑا مٹکا) آج بھی وہاں دیکھنے کو ملتا ہے۔ نانے گھاٹ کے غاروں میں ساتواہن راجاؤں کی مورتیاں اور قدیم کتبے ہیں۔ ساتواہن راجاؤں اور رانیوں کے عطیات کا بیان یہاں کے کتبوں میں ہے۔

توئے پیت واہن' کا مطلب ہے جس کے گھوڑوں نے تین سمندروں کا پانی پیا ہے۔ تین سمندر سے مراد بحرِ عرب، بحیرۂ بنگال اور بحرِ ہند ہیں۔ اس کے دور میں ساتواہنوں کی حکومت شمال کی جانب دریائے نربدا سے جنوب میں دریائے تنگ بھدرا تک پھیلی ہوئی تھی۔

پراکرت زبان مہاراشٹری میں ساتواہن راجا 'ہال' کی کتاب 'گاتھا سپتشتی' بہت مشہور ہے۔ اس کتاب میں ساتواہن عہد کے لوگوں کی زندگی کے بارے میں معلومات دی گئی ہے۔

ساتواہن عہد میں بھارت کی تجارت میں بے حد اضافہ ہوا۔ مہاراشٹر کے پیٹھن، تیر، بھوکردن، کولھاپور جیسے مقامات کو تجارت کے مراکز کے طور پر خاص اہمیت حاصل ہوئی۔ اس عہد میں وہاں کئی فنی اشیا کی پیداوار ہونے لگی۔ بھارت کی اشیا کو روم تک برآمد کیا جاتا تھا۔ بعض ساتواہن سکّوں پر جہازوں کی تصویریں ہیں۔ مہاراشٹر میں اجنتا، ناشک، کارلے، بھاجے، کانھیری، جنر کے غاروں میں سے کچھ غار ساتواہن عہد میں تراشے گئے ہیں۔

جہاز کی تصویر والا ساتواہن سکّہ

کارلا کا بدھ مندر

۳ء۹ واکاٹک راج گھرانا

تیسری صدی عیسوی کے آغاز میں ساتواہنوں کا اقتدار کمزور ہوگیا۔ اس کے بعد عروج پر آنے والے راج گھرانوں میں واکاٹک ایک طاقتور راج گھرانا تھا۔ 'وِندھیہ شکتی' واکاٹک راج گھرانے کا بانی تھا۔ وندھیہ شکتی کے بعد پرَوَرسین اوّل راجا بنا۔ پرَوَرسین کے بعد واکاٹک کی حکومت تقسیم ہوگئی۔ ان میں دو شاخیں اہم ہیں؛ پہلی شاخ کی راجدھانی نندی وردھن (ناگپور کے قریب) تھی۔ دوسری شاخ کی راجدھانی وَتس گلم یعنی موجودہ واشم (ضلع واشم) تھی۔ پرَوَرسین اوّل نے واکاٹک سلطنت کو وسعت دی۔ اس کے دورِ حکومت میں واکاٹک کی سلطنت شمال میں مالوہ اور گجرات سے جنوب میں کولھاپور تک پھیلی تھی۔ اس زمانے میں کولھاپور کا نام 'کُنتل' تھا۔ گپت سمراٹ چندر گپت دوم کی بیٹی پربھاوتی کی شادی واکاٹک راجا رُدرسین دوم سے ہوئی تھی۔ اس سے متعلق معلومات ہمیں پہلے حاصل ہو چکی ہے۔

واکاٹک راجا ہری شین کا وزیر وراہ دیو تھا۔ وہ بدھ مذہب کا پیروکار تھا۔ اس نے اجنتا میں سولہ نمبر کے غار کو ترشوایا تھا۔

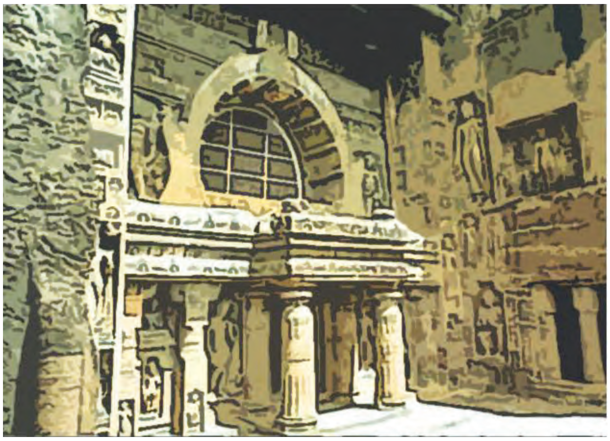

اجنتا کا ایک غار

ہری شین کے دورِ حکومت میں اجنتا کے بعض دوسرے غاروں کو ترشوانے اور انھیں تصاویر سے مزین کرنے کا کام کیا گیا۔ واکاٹک راجا پرَوَرسین دوم نے پراکرت زبان 'مہاراشٹری' میں 'سیتو بندھ' نامی کتاب کی تخلیق کی۔ اسی طرح کالیداس کی نظم 'میگھ دوت' بھی اسی عہد کی تخلیق ہے۔

اجنتا کے غار کی ایک تصویر
اجنتا میں بودھی ستّو پدمپانی

۹ء۴ چالوکیہ راج گھرانا

کرناٹک کے چالوکیہ راج گھرانے کا اقتدار مستحکم تھا۔ واکاٹکوں کے بعد جو حکومتیں مضبوط و مستحکم ہوئی تھیں ان میں کدمب، کلچوری وغیرہ حکومتیں شامل تھیں۔ ان سب پر چالوکیہ راجاؤں نے برتری حاصل کرلی تھی۔ پُل کیشی اوّل نے چھٹی صدی عیسوی میں چالوکیہ خاندان کی داغ بیل ڈالی۔ کرناٹک کا ایک مقام بدامی اس کی راجدھانی تھا۔ بدامی کا پرانا نام 'واتاپی' تھا۔ چالوکیہ راجا پُل کیشی دوم نے سمراٹ ہرش وردھن کے حملے کو پسپا کردیا تھا۔ چالوکیہ راجاؤں کے دَورِ حکومت میں بدامی، ایہولے، پٹّدکل جیسے مقامات کے مشہور منادر تعمیر کیے گئے۔

پٹّدکل کا مندر

۹ء۵ پلّو راج گھرانا

پلّو حکومت جنوبی بھارت کی ایک طاقتور حکومت تھی۔ تامل ناڈو کا مقام کانچی پورم اس حکومت کی راجدھانی تھا۔ مہیندر ورمن ایک

مہابلی پورم کے 'رتھ مندر'

باصلاحیت پلّو راجا تھا۔اس نے پلّو حکومت کو وسعت دی۔ وہ خود ڈراما نویس تھا۔مہیندر ورمن کے بیٹے نرسنہہ ورمن نے چالوکیہ راجا پُل کیشی دوم کے حملے کو پسپا کر دیا۔اس کے دورِحکومت میں مہابلی پورم کے مشہور رتھ مندر تراشے گئے۔ یہ رتھ منادر سالم پتھروں میں تراشے گئے ہیں۔

پلّو راجاؤں کا جنگی بیڑہ بے حد طاقتور اور ہتھیاروں سے لیس تھا۔ان کے زمانے میں بھارت کے جنوب مشرقی ایشیا کے ممالک سے قریبی تعلقات پیدا ہوئے۔اندرون ملک اور بیرونِ ملک کی تجارت نے خوب ترقی کی۔ ہیون سانگ کانچی آیا تھا۔ اس نے کہا ہے کہ ان کی حکومت میں تمام مذاہب کے لوگوں کے ساتھ رواداری اور انصاف کا سلوک کیا جاتا تھا۔

۹ء۶ راشٹرکوٹ راج گھرانا

راشٹرکوٹ راج گھرانے کی خوش حالی اور ترقی کے زمانے میں ان کی حکومت وِندھیہ پہاڑ سے جنوب میں کنیا کماری تک پھیلی ہوئی تھی۔ راجا دَنتی دُرگ نے پہلے ان کا اقتدار مہاراشٹر میں قائم کیا۔راجا کرشن اوّل نے ویرُل (ایلورا) کا انتہائی مشہور کیلاش مندر ترشوایا۔

اب تک ہم نے خاص طور پر قدیم بھارت کے مختلف سیاسی اقتدار اور حکومتوں کی معلومات حاصل کی۔اگلے سبق میں ہم قدیم بھارت کی سماجی اور تہذیبی زندگی کا مطالعہ کریں گے۔

ایلورا کے کیلاش غار

کیا آپ جانتے ہیں؟

پیری پلس آف دی اریتھرین سی :

پیری پلس کا مطلب معلومات کی کتاب، اریتھرین سی کا مطلب بحرِ احمر (سرخ سمندر)۔ یونان کے لوگوں کے مطابق بحرِ ہند اور ایران کی خلیج بحرِ احمر ہی کا حصہ تھے۔ 'پیری پلس آف دی اریتھرین سی' کا مطلب بحرِ احمر کی معلومات کی کتاب۔ یہ تقریباً پہلی صدی عیسوی کی کتاب ہے۔ اس کتاب کو لکھنے والا مصر کا رہنے والا ایک ملاّح تھا۔ بھارت کے ساحل، ایران کی خلیج اور مصر کے درمیان ہونے والی تجارت کی معلومات اس کتاب میں ہے۔ بیری غازہ یعنی بھڑوچ، نالا-سوپارا، کلیان، مجھیریس وغیرہ کا ذکر پیری پلس میں موجود ہے۔ 'مُجھیریس' کیرلا میں کوچین کے قریب واقع قدیم بندرگاہ تھی۔ آج وہ موجود نہیں ہے۔

مشق

(۱) بھلا پہچانیے تو!

ا۔ ساتواہن راجا اپنے نام سے پہلے کس کا نام لگاتے تھے؟

۲۔ قدیم زمانے میں کولھاپور کا نام -

(۲) سبق میں دیے ہوئے نقشے کا مشاہدہ کیجیے اور درج ذیل جدول مکمل کیجیے:

پلّو	کانچی
....	ایہوٗلے، بدامی، پٹّدکل
ساتواہن	....

(۳) درج ذیل کی حکومتوں اور راجدھانیوں میں درجہ بندی کیجیے :

ساتواہن ، پانڈیا ، چالوکیہ ، واکاٹک ، پلّو ،

مدورائی ، پرتشٹھان ، کانچی پورم ، واتاپی

نمبر شمار	حکومت	راجدھانی
ا۔		
۲۔		
۳۔		
۴۔		

(۴) سبق میں دی ہوئی کسی تین تصویروں کا مشاہدہ کیجیے۔ آپ کو ان سے جو معلومات حاصل ہوتی ہے اسے اپنے الفاظ میں بیان کیجیے۔

(۵) ایک جملے میں جواب لکھیے :

ا۔ جنوب میں کون سی پرانی حکومتیں تھیں؟

۲۔ موریہ حکومت کے زوال کے بعد کن علاقوں کے مقامی راجا آزاد ہوئے؟

(۶) مختصر جواب لکھیے :

ا۔ مہیند رورمن کے کام لکھیے۔

۲۔ 'تری سمدرتوئے پیت واہن' کا مطلب واضح کیجیے۔

۳۔ 'مُجھیریس' بندرگاہ سے کون سی اشیا برآمد کی جاتی تھیں؟

سرگرمی :

سبق میں آئی ہوئی تصویروں کو جمع کر کے اُن کے بارے میں معلومات حاصل کیجیے اور اسکول کی نمائش میں پیش کیجیے۔

***

5VHD8D

۱۰۔ قدیم بھارت : تہذیبی

۱۰ء۱ زبان وادب

۱۰ء۲ عوامی زندگی

۱۰ء۳ سائنس

۱۰ء۴ تعلیم کے مراکز

۱۰ء۵ فنِ تعمیر اور فنونِ لطیفہ

۱۰ء۱ زبان وادب

قدیم بھارت میں ادب کی تخلیق کی جامع روایت تھی۔ سنسکرت، اردھ ماگدھی، پالی اور تامل زبانوں میں ادب کی تخلیق ہوئی۔ اس میں مذہبی ادب، قواعد کی کتابیں، رزمیہ نظمیں، ڈرامے، قصے اور کہانیوں پر مبنی ادب جیسی تحریریں شامل ہیں۔

سنگھم ادب : سنگھم یعنی عالم و فاضل ادیبوں کا اجلاس۔ اس اجلاس میں اکٹھا ہونے والے ادب کو سنگھم ادب کہا جاتا ہے۔ قدیم ترین ادب تامل زبان میں ہے۔ 'سِلپّ دھی کرم' اور 'منی میکھلائی' اس ادب کے مشہور رزمیے ہیں۔ سنگھم ادب کے ذریعے جنوبی بھارت کے قدیم دور کی سیاسی اور سماجی زندگی کی معلومات حاصل ہوتی ہے۔

مذہبی ادب : مذہبی ادب میں آگم گرنتھ، تِپِٹک اور 'بھگود گیتا' اہم کتابیں ہیں۔

'جین آگم گرنتھ' اردھ ماگدھی، شورسینی اور مہاراشٹری جیسی پراکرت زبانوں میں لکھی ہوئی ہے۔ وردھمان مہاویر کی نصیحتیں آگم گرنتھ میں یکجا کی گئی ہیں۔ اَپ بھرنش زبان میں مذہبی مقدس نظمیں (مہاپُران)، سوانح اور کہانیوں وغیرہ پر مشتمل ادب ہے۔ سدھ سین دیواکر نے پراکرت زبان میں علم الانصاف پر مبنی 'سَمّتی سُت' کتاب لکھی۔ وِل سوری نے پراکرت زبان میں 'پئوم چریہ' میں رام کی کہانی بیان کی ہے۔ ہری بھدر سوری کی 'سمرائچکہا' اور اُدّیوتَن سوری کی 'کُوَلَیمالا کَہا' کتابیں خاص طور پر مشہور ہیں۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

ایسا مانا جاتا ہے کہ شمالی بھارت سے مہاراشٹر تک کے علاقوں میں مروّج بہت ساری زبانیں پراکرت اور سنسکرت زبانوں سے نکلی ہیں۔ لفظ 'پراکرت' 'پرکرِت' سے بنا ہے۔ پرکرت کا مطلب فطری یا قدرتی ہے۔ پراکرت زبانیں لوگوں کے روزمرہ کے کاروبار میں استعمال ہونے والی زبانیں تھیں۔ پراکرت زبانوں کو چار گروہ : پیشاچی، شورسینی، ماگدھی اور مہاراشٹری میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ مہاراشٹری سے مراٹھی زبان نکلی۔ اسی طرح پراکرت زبانوں سے مراٹھی جیسی زبانوں کے بننے کے عمل میں ان زبانوں کی بنیادی ہیئت میں تبدیلی ہوئی۔ انھیں 'اَپ بھرنش زبان' کہا گیا۔ اَپ بھرنش زبانوں سے جدید زبانوں نے ترقی کی۔

تِپِٹک میں تین پِٹک ہیں۔ پٹک کا مطلب پیٹی (صندوق) ہوتا ہے۔ یہاں پیٹی سے مراد 'حصّہ' ہے۔ پٹک پالی زبان میں لکھی گئی ہے۔ اس میں تین مختلف قسم کا ادب ہے۔

۱۔ **'سُت پٹک' :** اس میں گوتم بدھ کے ناصحانہ اقوال یکجا کیے گئے ہیں۔ ان اقوال کو 'سُکتے' کہتے ہیں۔ ۲۔ **'وِنئے پٹک' :** یہاں لفظ 'وِنئے' کا مطلب 'اُصول' ہے۔ اس میں بدھ فرقے کے مرد و زن بھکّھو کو روزمرہ کی زندگی گزارنے کے اُصول دیے گئے ہیں۔ ۳۔ **'اَبھی دھمّ پٹک' :** اس میں بدھ مذہب کے فلسفے کی وضاحت کی گئی ہے۔ تپٹک کی وضاحت کرنے والی کتاب 'اَٹھ کتھا' (ارتھ کتھا) مشہور ہے۔ عالم خواتین نے اپنے ذاتی تجربات و محسوسات کے مجموعے تخلیق کیے۔ انھیں 'تھیری گاتھا' نامی کتاب میں یکجا کیا گیا ہے۔ یہ مجموعے پالی زبان میں ہیں۔

'بھاگود گیتا' ہندوؤں کی مقدس کتاب مہا بھارت ہی کا ایک

حصّہ ہے۔ بھگود گیتا میں کہا گیا ہے کہ ہمیں صلے کی تمنا کیے بغیر اپنے فرائض کی تکمیل کرنا چاہیے۔ ایشور کی بھگتی (پرستش) کرنے کا راستہ سب کے لیے کُھلا ہے۔

آٹھویں صدی عیسوی میں آدیہ شنکراچاریہ ہوگزرے ہیں۔ علم اور سنیاس پر انھوں نے کافی زور دیا۔ 'اُپنشد'، 'برہمسُتر' اور 'بھگود گیتا' کی تشریح لکھ کر ان کے مفہوم کو واضح کیا۔ انھوں نے بھارت کی چار سمتوں میں بدری ناتھ، دوارکا، جگناتھ پوری اور شرنگیری کے مقامات پر چار مٹھ (خانقاہیں) قائم کی ہیں۔

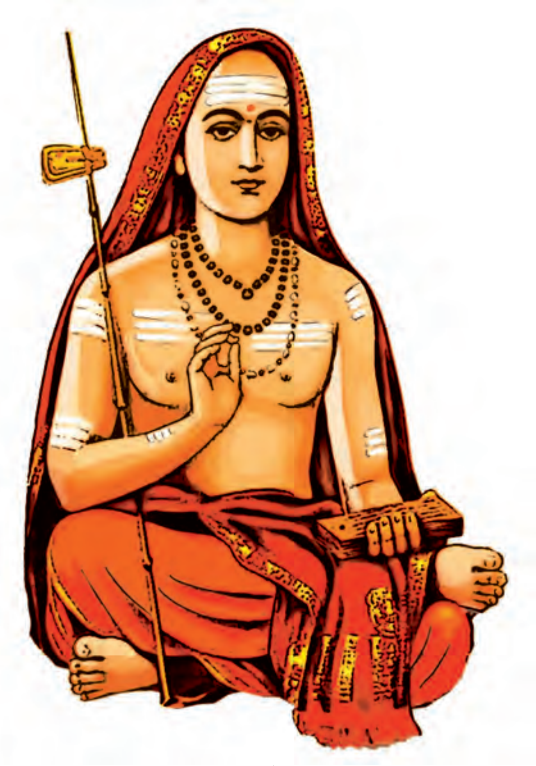

آدیہ شنکراچاریہ

کوٹلیہ نے ارتھ شاستر لکھی۔ عمدہ انتظامِ حکومت کیسا ہو اس سے متعلق اس کتاب میں انھوں نے مفصل بحث کی ہے۔

قواعد نامہ : قواعد اور صرف ونحو کے ماہر 'پانِنی' کی تحریر کردہ 'اشٹادھیائی' سنسکرت قواعد کی معتبر کتاب تسلیم کی جاتی ہے۔ پتن جلی نے 'مہابھاشیہ' نامی کتاب لکھی۔ اس کتاب میں پانِنی کی کتاب 'اشٹادھیائی' کے ضابطوں کی وضاحت کی گئی ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

ارتھ شاستر : یہ کتاب کوٹلیہ نے لکھی۔ اس کتاب میں راجا کے فرائض، وزیروں کے انتخاب کے اُصول، حفاظت کا انتظام، قلعوں کی قسمیں، فوج کی تشکیل، جاسوسی کی منصوبہ بندی، خزانے اور دفاتر کا انتظام، عدل و انصاف کا طریقہ، چوری کی تحقیق، سزاؤں کی قسمیں وغیرہ اُمورِ حکومت سے متعلق باریک بینی سے بحث کی گئی ہے۔

آرش اور ابھیجات رزمیے : 'رامائن' اور 'مہابھارت' کے دو قدیم آرش رزمیے ہیں۔ رِشیوں کی تخلیقات کو 'آرش' کہتے ہیں۔ رزمیہ 'رامائن' کو رِشی والمکی نے تخلیق کیا تھا۔ رامائن میں جو کہانی بیان کی گئی ہے اس کے ہیرو شری رام ہیں۔ رزمیہ 'مہابھارت' کو رِشی ویاس نے تخلیق کیا تھا۔ کورو اور پانڈو کے مابین جنگ مہابھارت کا موضوع ہے۔ اس رزمیے میں شری کرشن کے کردار کا بیان ہے۔ مہابھارت میں مختلف انسانی جذبات و احساسات اور ان کے اثرات ونتائج کی وسیع منظرکشی دیکھنے کو ملتی ہے۔

زبان، ادب اور فنونِ لطیفہ کی روایت میں کوئی زمانہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ اگلے زمانے میں بھی اس کی شان وشوکت پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ ایسے دَور میں تخلیق پانے والے ادب اور فنونِ لطیفہ وغیرہ کو 'ابھیجات' کہتے ہیں۔ ابھیجات سنسکرت زبان میں کالیداس کی 'رگھوونش' اور 'کمار سنبھو' اسی طرح بھاروی کی 'کِراتارجُنیہ' اور ماگھا کی 'شِشوپال وَدھ' پرانے دور کے مشہور رزمیے ہیں۔

ڈرامے : بھارت میں کسی کہانی کو گانے، بجانے اور رقص کی مدد سے پیش کرنے کی روایت کافی قدیم ہے۔ بھرت مُنی کی لکھی ہوئی کتاب 'ناٹیہ شاستر' میں اس فن کے بارے میں مفصل بحث کی گئی ہے۔ ان فنون کو مکالموں سے مربوط کر کے کی جانے والی پیشکش کو ڈراما کہتے ہیں۔ پرانے سنسکرت ڈراموں میں ڈراما

نویس 'بھاس' کا 'سوپن واسو دتّ'، کالیداس کا 'ابھگیان شاکنتل' جیسے کئی ڈرامے مشہور ہیں۔

کہانی ادب (افسانوی ادب) : بھارت میں قدیم زمانے میں تفریح کے ذریعے تعلیم دینے کے لیے کہانی کے ادب کا استعمال کیا جاتا تھا۔ 'پیشاچی' زبان میں گُناڈھیہ کی کتاب 'برہت کتھا' مشہور ہے۔ پنڈت وشنوشرما کی کتاب 'پنچ تنتر' کہانی کے ادب کا عمدہ نمونہ ہے۔ کئی زبانوں میں اس کتاب کا ترجمہ کیا گیا ہے۔ بدھ جاتک کتھائیں بھی مشہور ہیں۔

آیئے، عمل کر کے دیکھیں۔

پنچ تنتر کی کوئی کہانی حاصل کر کے اسے ڈرامے کی شکل میں پیش کیجیے۔

۱۰ء۲ عوامی زندگی

قدیم بھارت کے ادب سے اُس وقت کی عوامی زندگی کی معلومات حاصل ہوتی ہے۔ قدیم بھارت میں اندرون ملک اور دور دراز کے ممالک سے ہونے والی تجارت کی وجہ سے خوش حالی کا دَور دورہ تھا۔ سماج مختلف ذاتوں میں بٹا ہوا تھا۔ مختلف کاریگروں اور تاجروں کی تنظیمیں (یونینیں) تھیں۔ انھیں 'شرینی' کہا جاتا تھا۔ بحری اور خشکی کے راستے تجارت ہوا کرتی تھی۔ بھارت کی اشیا جیسے ململ کا کپڑا، ہاتھی دانت، قیمتی ہیرے، مسالے، عمدہ بناوٹ کے مٹی کے برتن وغیرہ کی غیر ممالک میں خوب مانگ تھی۔ چاول، گیہوں، جو، مسور خاص فصلیں تھیں۔ لوگوں کی غذا میں ان اناجوں سے تیار کی گئی مختلف اشیا کے ساتھ گوشت، مچھلی، دودھ، گھی اور پھل وغیرہ شامل تھے۔ لوگ خاص طور سے سوتی کپڑے استعمال کرتے تھے۔ وہ ریشم اور اون کے لباس بھی استعمال کرتے تھے۔ عام طور سے وہ لباس موجودہ دھوتیوں، انگوچھوں، پگڑیوں اور ساڑیوں ہی کی طرح ہوا کرتے تھے۔ کُشانوں کے زمانے میں بھارت کے لوگوں کو کپڑے سینے کے طریقے کا علم حاصل ہوا۔

۱۰ء۳ سائنس

علمِ طب : بھارت کے علمِ طب کو 'آیوروید' کہا جاتا ہے۔ آیوروید کی کافی پرانی روایت ہے۔ آیوروید میں امراض کی علامتیں، امراض کی تشخیص، امراض کا علاج جیسی باتوں پر غور و خوض کیا گیا ہے۔ اسی کے ساتھ اس بات پر بھی غور کیا گیا ہے کہ مرض لاحق نہ ہو۔ بِمبِسار کے دربار میں جیوک نامی مشہور وید (معالج) تھا۔ 'چرک سنہتا' نامی کتاب میں طبّی تشخیص کے علم اور ادویات کے علم کے بارے میں مفصل معلومات دی گئی ہے۔ یہ کتاب چرک کی تحریر کردہ ہے۔ سرجن (جرّاح) سشرت کی لکھی ہوئی کتاب 'سشرت سنہتا' میں مختلف امراض کی تشخیص اور ان کے علاج کی معلومات ہے۔ اس کتاب کی خاص بات یہ ہے کہ اس میں مختلف وجوہ کی بنا پر ہونے والے زخم، ہڈیوں کی ٹوٹ پھوٹ، ان کی قسمیں اور کیے جانے والے جراحی عمل کی قسموں پر بحث کی گئی ہے۔ سشرت سنہتا کا عربی زبان میں ترجمہ کیا گیا تھا جس کا نام 'کتاب السُسرُد' تھا۔ واگ بھٹ نے علمِ طب پر کئی کتابیں لکھیں۔ ان میں 'اشٹانگ سنگرہ' اور 'اشٹانگ ہردے سنہتا' اہم ہیں۔ بدھ بھکّھو ناگارجن کی تحریر کردہ کتاب 'رس رتناکر' میں کیمیائی اشیا اور دھاتوں کے بارے میں معلومات ہے۔

ریاضی اور فلکیات : قدیم بھارتیوں نے ریاضی اور فلکیات کا گہرا مطالعہ کیا تھا۔ بھارتیوں نے ۱ سے ۹ اور ۰ (صفر) کے اعداد کا سب سے پہلے استعمال کیا۔ قدیم بھارتیوں کو علم تھا کہ اکائی اور دہائی کے مقام کے لحاظ سے ہندسوں کی قیمت بدلتی ہے۔ آریہ بھٹ نامی ریاضی داں نے 'آریہ بھٹیہ' کتاب تحریر کی تھی۔ اس نے ریاضیاتی عمل کے کئی ضابطے پیش کیے ہیں۔ آریہ بھٹ ماہر فلکیات بھی تھا۔ اسی نے کہا کہ زمین سورج کے گرد گھومتی ہے۔ چھٹی صدی عیسوی میں ہوگزرے 'وراہ میہر' نے 'پنچ سدھانتِکا' نامی کتاب تحریر کی۔ اس کتاب میں بھارتی فلکیاتی اُصولوں کے ساتھ یونانی، رومی، مصری تہذیبوں کے فلکیاتی

اُصولوں پر بھی غور وخوض کیا گیا ہے۔ ساتویں صدی عیسوی میں ہوگزرے ریاضی داں برہم گپت کی تحریر کردہ کتاب کا عربی زبان میں ترجمہ کیا گیا۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

کناد : کناد نے 'ویشیشک درشن' نامی کتاب لکھی۔ اس کتاب میں خاص طور سے جوہر (ایٹم) پر غور وخوض کیا گیا ہے۔ کناد کی رائے میں یہ کائنات بے شمار عناصر سے بھری پڑی ہے۔ یہ عناصر یعنی جوہر نے اختیار کی ہوئی مختلف شکلیں ہیں۔ یہ شکلیں بدلتی رہتی ہیں لیکن جوہر غیر تغیر پذیر رہتے ہیں۔

۴ء۱۰ تعلیم کے مراکز

قدیم بھارت میں تعلیم کے کئی اہم اور مشہور مراکز تھے۔ بیرون ملک کے طلبہ بھی یہاں تعلیم حاصل کرنے آتے تھے۔

تکشیلا یونیورسٹی : تکشیلا قدیم بھارت کے تجارتی راستے پر واقع اہم شہر تھا۔ اب یہ مقام پاکستان میں ہے۔ وہاں آثارِ قدیمہ کے دستیاب ہونے والے ثبوتوں کی بنیاد پر معلوم ہوتا ہے کہ اسے چھٹی صدی قبل مسیح میں بسایا گیا ہوگا۔ گوتم بدھ کے ہم عصر طبیب (وید) جیوک نے تکشیلا یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کی تھی۔ چوتھی صدی ق۔م میں تکشیلا یونیورسٹی کی شہرت دور دور تک پھیل چکی تھی۔ موریہ حکومت کے بانی چندرگپت موریہ کی تعلیم تکشیلا یونیورسٹی ہی میں ہوئی تھی۔

ماہرِ قواعد پانِنی اور طبیب (وید) چَرَک بھی تکشیلا یونیورسٹی کے طالب علم تھے۔ سکندر کے ہمراہ آنے والے یونانی مؤرّخین نے بھی تکشیلا کا ذکر کیا ہے۔ انھوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ یونان میں کہیں بھی اس طرح کی یونیورسٹی نہیں تھی۔ چینی بدھ بھکشو فاہیان ۴۰۰ء عیسوی میں بھارت آیا تھا۔ اس وقت وہ تکشیلا یونیورسٹی دیکھنے گیا تھا۔ اس یونیورسٹی میں ویدک ادب، بدھ فلسفہ، معاشیات، منطق جیسے مختلف مضامین کی تعلیم دی جاتی تھی۔

وارانسی : ورنا اور اَسی گنگا کی دو معاون ندیاں ہیں۔ ان دو ندیوں کے درمیان بسنے والے شہر کو وارانسی کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ وارانسی میں زمانۂ قدیم ہی سے وید، جین اور بدھ فلسفے کی تعلیم دینے والے مراکز تھے۔

وَلبھی : گجرات کے سوراشٹر میں وَلبھی نامی ایک پرانا شہر تھا۔ پانچویں سے آٹھویں صدی عیسوی میں وہ جین اور بدھ فلسفے کی تعلیم کا ایک اہم مرکز تھا۔ چینی بدھ بھکشو ہیون سانگ اور اِتسِنگ وَلبھی آئے تھے۔

نالندا یونیورسٹی : موجودہ بہار میں شہر پٹنہ کے قریب قدیم نالندا یونیورسٹی کے باقیات ہیں۔ سمراٹ ہرش وردھن نے اس یونیورسٹی کو بڑی فراخ دلی سے عطیات دیے تھے۔ ہیون سانگ اور اِتسِنگ کے بیان کے مطابق نالندا یونیورسٹی میں ہزاروں طلبہ کے قیام کی سہولت تھی۔ وہاں کے کتب خانے میں ہزاروں کتابیں تھیں۔ یونیورسٹی میں داخلہ حاصل کرنے کے لیے طلبہ کو داخلی دروازے کے قریب امتحان دینا پڑتا تھا۔

نالندا مہاوِہار کی مہر

وِکرم شیلا یونیورسٹی : وِکرم شیلا یونیورسٹی موجودہ بہار کے بھاگلپور کے قریب تھی۔ آٹھویں صدی عیسوی میں راجا دھرم پال نے اس کی بنیاد رکھی۔ وہاں چھے وِہار (خانقاہ) تھے۔ ہر وِہار کا داخلی دروازہ الگ تھا۔

کانچی : پلّو دورِ حکومت میں (چھٹی صدی عیسوی) موجودہ تامل ناڈو کا شہر کانچی اہم تعلیمی مرکز بن گیا تھا۔ وہاں ویدک، جَین

اور بدھ کتابوں کا مطالعہ اور تدریس کی جاتی تھی۔

۱۰ء۵ فنِ تعمیر اور فنونِ لطیفہ

موریہ اور گپت کے دور میں بھارتی فنِ تعمیر کی بڑی ترقّی ہوئی۔ سمراٹ اشوک کے جگہ جگہ تعمیر کروائے ہوئے پتھر کے ستون بھارتی سنگ تراشی کے عمدہ نمونے ہیں۔ سانچی کے استوپ اور اودے گری، کھنڈگری، کارلے، ناشک، اجنتا، ویرؤل (ایلورا) کے غاروں میں وہی روایت زیادہ سے زیادہ ترقّی کرتی چلی گئی۔ گپت دَور میں بھارتی مجسمہ سازی کے فن کو ترقّی حاصل ہوئی۔ جنوبی بھارت میں چالوکیہ اور پلّو حکومت کے عہد میں مندروں کی تعمیر کو ترقّی ملی۔ مہابلی پورم کے منادر اس کی گواہی دیتے ہیں۔ پلّو دورِ حکومت میں دیوی دیوتاؤں کی کانسے کی مورتیاں بنانے کا آغاز ہوا۔ دلّی کے قریب مہرولی میں گپت دور کا لوہے کا ستون دیکھ کر قدیم بھارت میں دھات کام کے علم میں ترقّی کا اندازہ ہوتا ہے۔

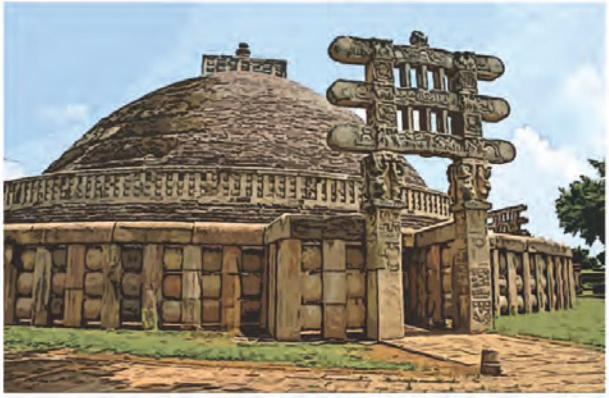

سانچی استوپ

ہم نے دیکھا کہ قدیم بھارت کی تہذیب انتہائی خوش حال اور ترقی یافتہ تھی۔ اگلے سبق میں ہم بھارتی تہذیب کا دنیا کی دیگر تہذیبوں سے ربط اور اس کے دور رس نتائج کا تعارف حاصل کریں گے۔

نٹ راج کی کانسے کی مورتی

مہرولی کے مقام پر لوہے کا ستون

مشق

(۱) ایک جملے میں جواب لکھیے :

۱۔ قدیم بھارت کی یونیورسٹیوں کی فہرست بنائیے۔

۲۔ غیر ممالک میں قدیم بھارت کی جن اشیا کی مانگ تھی ان کی فہرست بنائیے۔

(۲) نام لکھیے :

قدیم بھارت کے رزمیے ....

(۳) خالی جگہوں میں مناسب لفظ لکھیے :

۱۔ رزمیہ رامائن کو رِشی .... نے تخلیق کیا۔

۲۔ بھارت کے علمِ طب کو .... کہا جاتا ہے۔

۳۔ ہزاروں طلبہ کے رہنے کی .... یونیورسٹی میں سہولت تھی۔

(۴) مختصر جواب لکھیے :

۱۔ تپٹک کا مطلب واضح کیجیے۔

۲۔ بھگود گیتا میں کون سا پیغام دیا گیا ہے؟

۳۔ آیوروید میں کن باتوں پر غور وخوض کیا گیا ہے؟

۴۔ سنگھم ادب کا مطلب بتائیے۔

(۵) بحث کیجیے :

موریہ اور گپت دور میں فنِ تعمیر اور فنونِ لطیفہ۔

(۶) آپ کیا کریں گے؟

۱۔ آیورویدک علاج کے بارے میں معلومات حاصل کر کے آپ اپنی روزمرہ زندگی میں اسے کس طرح استعمال کریں گے؟

۲۔ اپنی درسی کتاب میں سانچی استوپ کی دی گئی تصویر کا مشاہدہ کیجیے اور اس کے بارے میں مزید معلومات حاصل کیجیے۔

(۷) اس موقع پر آپ کیا کریں گے؟

آپ سیر کو گئے ہوئے ہیں اور آپ کا دوست وہاں کی تاریخی یادگار پر اپنا نام لکھ رہا ہے۔

سرگرمی :

۱۔ آپ کے اطراف میں کون کون سی اہم عمارتیں ہیں؟ اُن کے بارے میں اپنے گھر کے افراد سے معلومات حاصل کیجیے۔

۲۔ اپنے اطراف کی تاریخی یادگاروں اور عمارتوں کو دیکھنے جائیے اور آپ کو وہاں کس تاریخ کا علم ہوتا ہے اسے اپنی بیاض میں درج کیجیے۔

5H69A1

***

ناشک میں واقع گپھائیں

۱۱۔ قدیم بھارت اور دنیا

۱ء۱۱ بھارت اور مغربی ممالک
۲ء۱۱ بھارت اور براعظم ایشیا کے دیگر ممالک

۱ء۱۱ بھارت اور مغربی ممالک

ہڑپّا تہذیب کے لوگوں نے مغربی ممالک سے تجارتی تعلقات قائم کیے تھے۔اسی زمانے سے بھارت کا غیر ممالک سے معاشی اور تہذیبی لین دین جاری تھا۔ افغانستان اور وسطی ایشیا کے کئی ممالک میں بدھ مذہب پھیل چکا تھا۔ ایرانی سلطنت کے زمانے میں بھی بھارت کا مغربی دنیا سے ربط ضبط بڑھنے لگا۔اس دور کے یونانی مؤرّخین کا بھارت کے بارے میں تجسّس بڑھنے لگا۔ بھارت سے متعلق ان کی تحریروں سے مغربی ممالک کو بھارت کا تعارف حاصل ہوا۔آگے چل کر سکندر جس راستے سے آیا تھا وہ راستہ بھارت اور مغربی ممالک سے تجارت کے لیے کھل گیا۔ یونانی مجسمہ سازی کے فن کے زیرِ اثر کُشان دَور میں بھارت میں ایک نئے طرزِ فن کو عروج حاصل ہوا۔اس کو قندھار فن کہتے ہیں۔قندھار طرزِ فن کے تحت خاص طور پر گوتم بدھ کی

پیرس کے عجائب خانے میں گوتم بدھ کی مورتی - قندھار طرز

مورتیاں تراشی گئیں۔ یہ مورتیاں بالخصوص افغانستان کے علاقے قندھار میں دستیاب ہوئیں اس لیے اس طرز کو قندھار طرز کہا جاتا ہے۔اس طرز کی مورتیوں کے چہرے مہرے یونانی چہروں مہروں سے ملتے جلتے ہیں۔ ابتدائی دَور میں بھارت میں بنائے جانے والے سکّے یونانی سکّوں کے انداز کے تھے۔

افغانستان میں ہڈّا کے مقام پر استوپ پر قندھار طرز کی سنگ تراشی۔
یونانی لوگوں کا لباس، ایمفورا (ایک قسم کی صراحی) اور ساز

پہلی دوسری صدی عیسوی کے زمانے میں بھارت اور روم کے درمیان تجارت کو کافی فروغ حاصل ہوا تھا۔اس تجارت میں جنوبی بھارت کی بندرگاہوں کا بڑا حصہ تھا۔مہاراشٹر میں کولھاپور

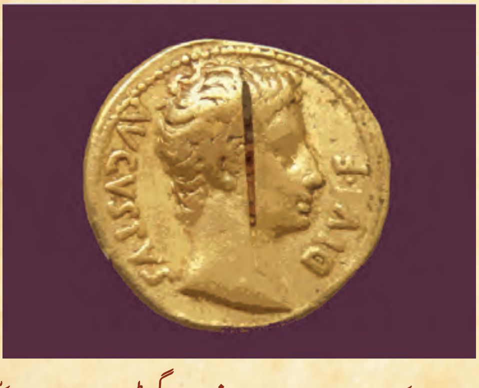

اریکامیڈو کے مقام پر ملا ہوا رومن شہنشاہ آگسٹس کا سونے کا سکّہ

کے مقام پر کھدائی میں کانسے کی کچھ اشیا برآمد ہوئیں۔ ان کی بناوٹ رومن طرز کی ہے۔تامل ناڈو میں اریکامیڈو کے مقام پر

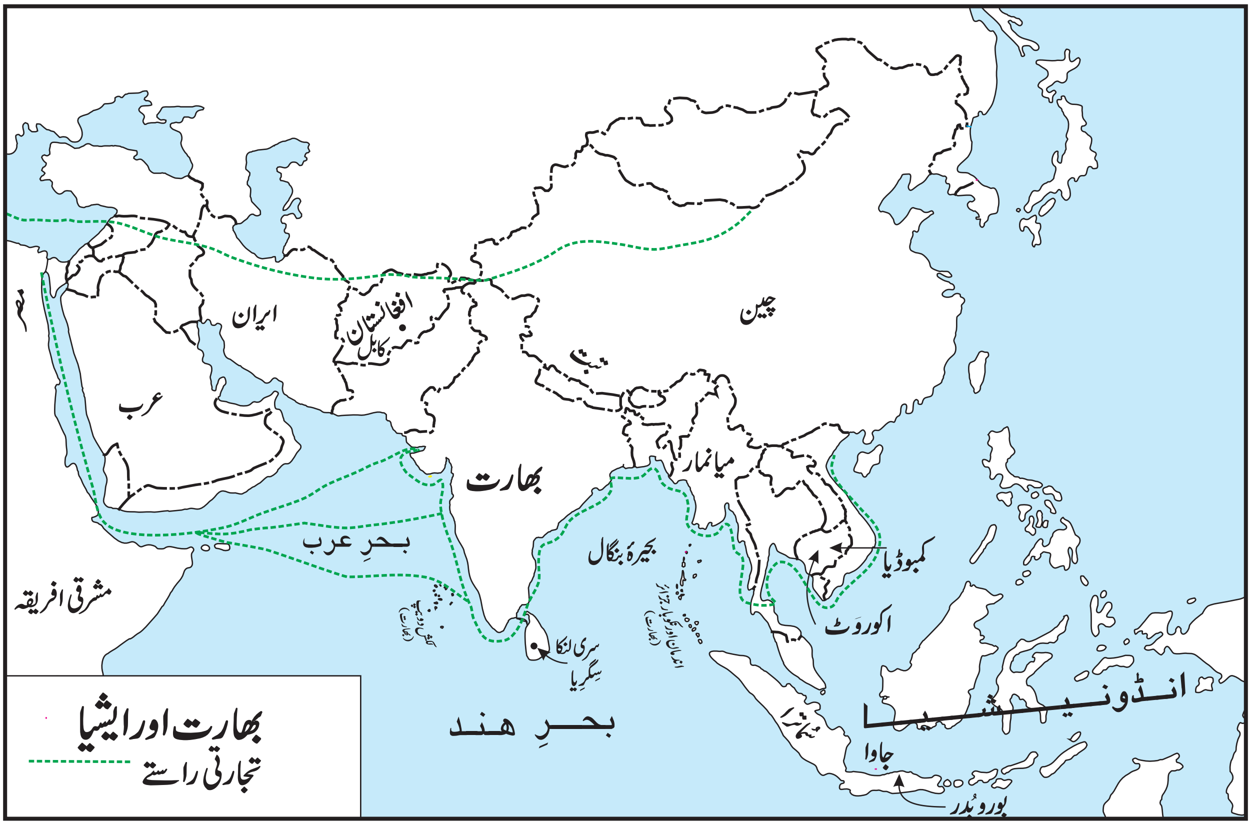

بھی کھدائی میں رومن بناوٹ کی کئی اشیا دستیاب ہوئی ہیں۔ دونوں مقامات بھارت اور روم کے درمیان تجارت کے اہم مراکز تھے۔ ایسے کئی تجارتی مراکز کا ذکر اس وقت کے ادب میں پایا جاتا ہے۔ اس تجارت میں مصر کی الیگزینڈریا (سکندریہ) نام کی بندرگاہ بڑی اہمیت رکھتی تھی۔ عرب تاجر بھارت کا مال سکندریہ تک لے جاتے تھے۔ وہاں سے وہ یورپ کے ملکوں میں بھیجا جاتا تھا۔ عربوں نے تجارت کے مال کے ساتھ بھارت کا فلسفہ اور سائنس بھی یورپ تک پہنچایا۔ ریاضی میں صفر کا تصور ساری دنیا کے لیے بھارت کی ایک بڑی دین ہے۔ عربوں نے اس تصور سے یورپ کو متعارف کرایا۔

۲ء۱۱ بھارت اور براعظم ایشیا کے دیگر ممالک

ایشیا کے کئی ملکوں پر قدیم بھارت کی تہذیب کا خاص اثر پڑا تھا۔

سری لنکا: بدھ مذہب کی اشاعت کے لیے سمراٹ اشوک

سِگریا کے غار کی دیواری تصویر

نے اپنے بیٹے مہیندر اور بیٹی سنگھ مترا کو سری لنکا روانہ کیا تھا۔

سری لنکا کی بدھ کتاب 'مہاونس' میں ان دونوں کے نام کا ذکر ہے۔ سنگھ مترا اپنے ساتھ بودھی پیڑ کی شاخ لے گئی تھی۔ سری لنکا میں انورادھ پور کے مقام پر جو بودھی پیڑ ہے وہ اسی شاخ سے پھولا پھلا ہوگا ایسا وہاں کی روایت کے مطابق تسلیم کیا جاتا ہے۔ سری لنکا کے موتی اور دوسری قیمتی اشیا کی بھارت میں بڑے پیمانے پر مانگ تھی۔ وہاں کے سگریا نامی مقام پر پانچویں صدی عیسوی میں راجا کشیپ نے غار ترشوائے تھے۔ ان غاروں کی دیواروں پر بنی ہوئی تصویروں کی طرز، اجنتا کی طرزِ تصویر سے ملتی جلتی ہے۔ سری لنکا میں لکھی ہوئی بدھ مذہب کی کتابیں 'دیپ وَنس' اور 'مہاونس' بھارت اور سری لنکا کے باہمی تعلقات پر روشنی ڈالتی ہیں۔ یہ کتابیں پالی زبان میں لکھی گئی ہیں۔

چین اور دیگر ممالک : زمانۂ قدیم ہی سے بھارت اور چین میں تجارتی تہذیبی تعلقات قائم ہو چکے تھے۔ سمراٹ ہرش وردھن نے چین کے دربار میں سفیر بھیجا تھا۔ چین میں تیار ہونے والے ریشمی کپڑے کو بھارت میں 'چیناں شُک' کہا جاتا تھا۔ بھارت میں 'چیناں شک' کی زبردست مانگ تھی۔ قدیم بھارت کے تاجر یہ 'چیناں شک' مغربی ملکوں کو بھیجا کرتے تھے۔ یہ تجارت خشکی کے راستے سے ہوا کرتی تھی۔ اس راستے کو 'ریشم شاہراہ' بھی کہا جاتا تھا۔ بھارت کے کچھ پرانے مقامات اس ریشم شاہراہ سے جڑے ہوئے تھے۔ ان میں ایک مقام مہاراشٹر کا ممبئی کے قریب واقع نالا-سوپارا تھا۔ بھارت میں آنے والے بدھ بھکّھو فاہیان اور ہیون سانگ ریشم شاہراہ ہی سے آئے تھے۔

پہلی صدی عیسوی میں چینی سمراٹ (خاقانِ اعظم) 'مِنگ' کی دعوت پر بدھ بھکّھو دھرم رکھشک اور کشیپ ماتنگ چین گئے۔ انھوں نے کئی بھارتی بدھ کتابوں کے چینی زبان میں ترجمے کیے۔ اس کے بعد چین میں بدھ مذہب کی اشاعت میں تیزی آگئی۔ بدھ مذہب جاپان، کوریا، ویتنام تک جا پہنچا۔

جنوب مشرقی ایشیا کے ممالک : پہلی صدی عیسوی میں کمبوڈیا ملک میں 'فُنان' نامی پرانی حکومت کی بنیاد پڑی۔ چینی روایت کے مطابق اس حکومت کو 'کونڈنیہ' نامی بھارتی نے قائم کیا تھا۔ فنان کے لوگوں کو سنسکرت زبان کا علم تھا۔ اس زمانے کا ایک کندہ کتبہ ملا ہے۔ وہ کتبہ سنسکرت زبان میں ہے۔ جنوب مشرقی ایشیا کے دیگر ملکوں میں بھی بھارت نژاد لوگوں کی چھوٹی چھوٹی حکومتیں قائم تھیں۔ ان حکومتوں کی وجہ سے بھارتی تہذیب جنوب مشرقی ایشیا میں پھیلتی رہی۔

جنوب مشرقی ایشیا کے فنونِ لطیفہ اور تہذیبی زندگی پر بھارتی تہذیب کے اثرات دِکھائی دیتے ہیں۔ آج بھی انڈونیشیا میں رامائن اور مہابھارت کی کہانیوں پر مبنی رقص اور ڈرامے مقبولِ عام ہیں۔ جنوب مشرقی ایشیا کی حکومتوں پر بھارتی تہذیب کا اثر بتدریج بڑھتا گیا۔ پرانے زمانے میں بدھ مذہب میانمار، تھائی لینڈ اور انڈونیشیا وغیرہ میں پہنچ گیا۔ بعد کے زمانے میں شیو اور وشنو کے مندر بھی تعمیر کیے گئے۔

اس سال ہم نے ۳۰۰۰ ق۔م سے آٹھویں صدی عیسوی تک بھارت کی تاریخ کا جائزہ لیا۔ اگلے سال ہم نویں صدی عیسویں سے اٹھارہویں صدی عیسوی تک کی تاریخ پڑھیں گے۔ نویں صدی عیسوی سے اٹھارہویں صدی عیسوی تک کے زمانے کی تاریخ کو 'زمانۂ وسطیٰ کی تاریخ' کہتے ہیں۔

مشق

(۱) پہچانیے تو بھلا!

۱۔ رومن بناوٹ کی چیزیں برآمد ہونے کا مقام۔

۲۔ کُشان کے عہد میں بھارت میں ایک نئے طرزِ فن کا آغاز ہوا، وہ طرز۔

۳۔ مہاونس اور دیپ ونس کتابوں کی زبان۔

۴۔ پرانے زمانے کے وہ ممالک جہاں بدھ مذہب کی اشاعت ہوئی۔

(۲) غور کرکے لکھیے :

۱۔ جنوب مشرقی ایشیا پر بھارتی تہذیب کے اثرات دِکھائی دیتے ہیں۔

۲۔ چین میں بدھ مذہب کی اشاعت میں تیزی آئی۔

(۳) آپ کیا کریں گے؟

آپ کو اپنے پسندیدہ مشغلے کو انجام دینے کا موقع ہاتھ آئے تو آپ کیا کریں گے؟

(۴) تصویر کو بیان کیجیے۔

سبق میں دی ہوئی افغانستان کے ہڈّا نامی مقام پر استوپ پر قندھار طرز کی سنگ تراشی کا مشاہدہ کرکے تصویر کو بیان کیجیے۔

(۵) مزید معلومات حاصل کیجیے۔

۱۔ قندھار طرز

۲۔ ریشم شاہراہ

(۶) سبق میں بیان کیے ہوئے جنوب مشرقی ملکوں کو نقشے کے خاکے میں دِکھائیے۔

سرگرمی :

اپنے پسندیدہ فن کے بارے میں معلومات حاصل کیجیے اور اسے جماعت میں پیش کیجیے۔

***

5MF58N

علمِ شہریت

ہماری مقامی حکومت

فہرست

سبق کا نام	صفحہ نمبر
۱۔ ہماری سماجی زندگی	۵۹
۲۔ سماج میں پایا جانے والا تنوّع	۶۲
۳۔ دیہی مقامی انتظامی ادارے	۶۵
۴۔ شہری مقامی انتظامی ادارے	۷۱
۵۔ ضلع انتظامیہ	۷۷

آموزشی ماحصل

تجویز کردہ طریقۂ تعلیم	آموزشی ماحصل
طالب علم کو انفرادی طور پر/ جوڑی میں/گروہ میں مواقع فراہم کرنا اور انھیں درج ذیل امور کی ترغیب دینا - • تنوع، تفریق، حکومت / سرکار، گزربسر جیسے تصورات پر مبنی مباحثوں میں حصہ لینا۔ • خاندان، اسکول، سماج میں لوگوں کے ساتھ ہونے والے اچھے/ برے برتاؤ کا مشاہدہ کرنا۔ • انتظامیہ کا سماج میں کردار سمجھنا، خاندانی معاملات / واقعات اور گاؤں اور شہر کے معاملات/ واقعات میں فرق سمجھنا۔ • گرد و پیش کے ماحول / گاؤں کی معیشت (پیشے) کے تعلق سے کیس اسٹڈی (case study) تیار کرنا۔ • درسی کتابوں پر مبنی مطالعہ: کسی گرام پنچایت، نگر پالیکا / مہانگر پالیکا کے کام کاج کا عملی مشاہدہ کرنا۔(طلبہ جہاں رہتے ہیں اس کے لحاظ سے	طالب علم - 06.73H.13 اپنے اطراف میں موجود مختلف قسم کے تنوع سے متعلق صحتمند اور مثبت سوچ پیدا کرتا ہے۔ 06.73H.14 مختلف قسم کے امتیازی سلوک کو پہچانتا ہے اور امتیازی سلوک کے طریقۂ کار اور ذرائع سے واقفیت حاصل کرتا ہے۔ 06.73H.15 مختلف صورتوں میں پائی جانے والی مساوات اور عدم مساوات کو پہچانتا ہے اور اس سے متعلق مثبت طریقۂ کار کا برتاؤ اپناتا ہے۔ 06.73H.16 حکومت کے کردار خاص طور پر مقامی سطح کو بیان کرتا ہے۔ 06.73H.17 مختلف سطحوں کی حکومت - مقامی، ریاستی اور قومی حکومتوں کی شناخت کرتا ہے۔ 06.73H.18 صحت اور تعلیم سے متعلق شعبہ جات میں دیہی اور شہری مقامی خود اختیاری حکومتی اداروں کے کام کاج کو بیان کرتا ہے۔ 06.73H.19 دیہی اور شہری علاقوں کے مختلف پیشوں کی دستیابی میں مضمر وجوہات کو بیان کرتا ہے۔ 06.73H.20 یہ سمجھتا ہے کہ فرد، خاندان اور جماعتیں مل کر سماج بنتا ہے۔ 06.73H.21 یہ سمجھتا ہے کہ قومی یکجہتی کے لیے تمام مذاہب کی شمولیت ضروری ہے۔ 06.73H.22 یہ پہچانتا ہے کہ مقامی حکومتی ادارہ جمہوریت کا ستون ہے۔ 06.73H.23 عوامی مسائل کو حل کرنے کے لیے ہر فرد کی شمولیت کی ضرورت کو سمجھتا ہے اور اس کی وضاحت کرتا ہے۔ 06.73H.24 ضلع انتظامیہ کی معلومات حاصل کرتا ہے۔

۱۔ ہماری سماجی زندگی

۱ء۱ انسان کو سماج کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی؟

۱ء۲ انسان کی اجتماعیت

۱ء۳ ہماری ترقی

۱ء۴ سماج یعنی کیا؟

پانچویں جماعت کی درسی کتاب میں آپ نے انسان کے ارتقا کے بارے میں پڑھا۔ ہماری موجودہ سماجی زندگی ہزاروں سال کے ارتقائی مرحلوں سے گزر کر تشکیل پائی ہے۔ انسان نے خانہ بدوشی کی زندگی سے مستقل سماجی زندگی تک سفر کیا ہے۔

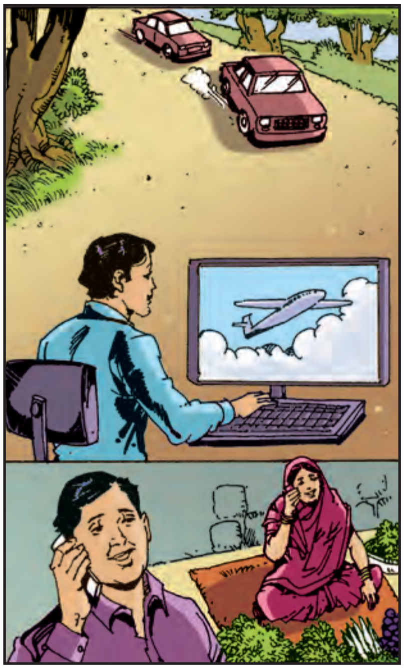

آئندہ ۵۰ برسوں کے بعد سماج کیسا ہوگا اس بارے میں گفتگو کیجیے۔

۱ء۱ انسان کو سماج کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی؟

کسی فرد یا سماج کی ترقی کے لیے مستقل اور محفوظ اجتماعی زندگی ضروری ہے۔ خانہ بدوشی کی زندگی میں انسان کو یہ استقلال اور تحفّظ حاصل نہیں تھا۔ گروہ میں رہنے سے تحفّظ ملنے کی آگاہی حاصل ہونے سے انسان مل جل کر رہنے لگا۔ سماج کی تشکیل کے پسِ پشت یہ ایک اہم ترغیب ہے۔ سماج میں روزمرہ کے معاملات بہتر طریقے سے انجام پائیں اس لیے انسان کو اُصولوں کی ضرورت محسوس ہوئی۔ اس ضرورت کے تحت رسم و رواج، روایت، اخلاقی قدریں، اُصول اور قوانین وجود میں آئے جن کی وجہ سے انسان کی سماجی زندگی مزید منظّم اور مستحکم ہوگئی۔

۱ء۲ انسان کی اجتماعیت

انسان فطری طور پر سماجی اجتماع پسند ہے۔ ہم سب کو مل جل کر، سب کے ساتھ اور انسانوں کے درمیان رہنا پسند ہے۔ سب کے ساتھ گھل مل کر رہنا جہاں خوشی کی بات ہے وہیں یہ ہماری ضرورت بھی ہے۔

ہماری بے شمار ضرورتیں ہوتی ہیں۔ غذا، لباس، مکان ہماری جسمانی ضرورتیں ہیں۔ ان ضرورتوں کے پورا ہونے پر ہمیں استحکام حاصل ہوتا ہے لیکن انسان کے لیے اتنا ہی کافی نہیں ہوتا۔ ہماری کچھ جذباتی اور ذہنی ضرورتیں بھی ہوتی ہیں۔ مثلاً تحفّظ کا احساس ہماری جذباتی ضرورت ہے۔ ہمیں خوشی حاصل ہوتی ہے تو ہمیں لگتا ہے کسی نہ کسی سے اس کا ذکر کیا جائے۔ غم ہو تو محسوس ہوتا ہے کوئی نہ کوئی ہمارے ساتھ ہو۔ ہمیں خاندان کے افراد، رشتے دار اور دوستوں اور سہیلیوں کی صحبت اچھی لگتی ہے۔ ان باتوں سے ہمارا سماجی رویہ اور برتاؤ ظاہر ہوتا ہے۔

آئیے، بولنا، لکھنا سیکھیں۔

ڈرائنگ کے مقابلے میں آپ کو پہلا انعام ملا ہے۔ اسے آپ اپنے پاس ہی رکھیں گے یا اپنے دوستوں اور سہیلیوں کو دِکھائیں گے؟ ان کے ردّ عمل کے بعد آپ کو کیسا محسوس ہوا؟

- تعریف سن کر بہت اچھا لگا۔
- اچھی تصویر بنانے کا حوصلہ ملا۔
- لکھیے کہ اس تعلق سے اور کیا محسوس ہوا۔

آپ جانتے ہیں کہ غذا، لباس، مکان، تعلیم اور صحت ہماری بنیادی ضرورتیں ہیں۔ سماج کے افراد کی محنت اور ان کی ہنرمندی کی وجہ سے چیزیں تیار ہوتی ہیں۔ تعلیم اور صحت سے متعلق خدمات اور سہولیات کی بنا پر ہم باعزّت زندگی گزار سکتے ہیں۔ یہ تمام باتیں ہمیں سماج میں ملتی ہیں۔ طرح طرح کی صنعتوں اور پیشوں سے ہماری ضرورتیں بھی پوری ہوتی ہیں مثلاً پڑھائی کے لیے ہمیں کتاب کی ضرورت ہوتی ہے۔ کتاب کے لیے کاغذ درکار ہوتا ہے۔ اس لیے کاغذ سازی، طباعت اور جلد سازی وغیرہ پیشوں اور صنعتوں کو ترقی حاصل ہوتی ہے۔ کئی افراد کا اس میں حصہ ہوتا ہے۔ سماج میں طرح طرح کے پیشوں کی وجہ سے ہماری ضرورتیں پوری ہوتی ہیں۔ انھی پیشوں کی وجہ سے ہماری صلاحیتوں اور ہنرمندیوں کی ترقی ہوتی ہے۔ سماج میں بنیادی ضرورتیں پوری ہوتی ہیں۔ تحفّظ، حوصلہ افزائی، تعریف و تحسین اور مدد وغیرہ کے لیے ہم ایک دوسرے پر منحصر ہوتے ہیں۔ اس لیے ہماری سماجی زندگی ایک دوسرے پر منحصر ہوتی ہے۔

آئیے، عمل کرکے دیکھیں۔

صبح بیدار ہونے کے بعد آپ کو جن چیزوں کی ضرورت پیش آتی ہے ان کی ایک فہرست بنائیے۔ معلوم کیجیے کہ ان میں سے کم از کم پانچ چیزیں بنانے میں اور آپ تک پہنچانے میں کن کن لوگوں کا تعاون شامل ہوتا ہے۔

۱ء۳ ہماری ترقی

ہر انسان میں فطری طور پر کچھ خوبیاں اور صلاحیتیں ہوتی ہیں۔ وہ خفتہ حالت میں ہوتی ہیں۔ ان کا ارتقا سماج کی وجہ سے ہوتا ہے۔ آپس میں گفتگو کرنے کے لیے ہم زبان کا سہارا لیتے ہیں لیکن وہ ہمیں پیدائش کے وقت سے نہیں آتی ہے۔ ہم اسے آہستہ آہستہ سیکھتے ہیں۔ ابتدا میں ہم گھر میں بولی جانے والی زبان سیکھتے ہیں۔ اگر ہمارے پاس پڑوس میں الگ زبان بولنے والے لوگ ہوں تو ہمیں اس زبان کا تعارف بھی حاصل ہوتا ہے۔ اسکول میں مختلف زبانیں سیکھنے کا موقع ملتا ہے۔

ہمارے اندر آزادانہ طور پر غور وخوض کرنے کی صلاحیت بھی ہوتی ہے مثلاً مضمون کا موضوع تمام طلبہ کو ایک ہی دیا جاتا ہے مگر دو مضامین ایک جیسے کیوں نہیں ہوتے؟ کیونکہ ان میں جن خیالات کا اظہار کیا جاتا ہے وہ خیالات مختلف ہوتے ہیں۔ ہماری جذباتی صلاحیتوں اور قوتِ فکر میں سماج کی وجہ سے اضافہ ہوتا ہے۔ سماج کی وجہ سے ہمیں خیال پیش کرنے اور جذبات کو ظاہر کرنے کے مواقع حاصل ہوتے ہیں۔

انسان میں فنون اور خوبیوں کا ارتقا بھی سماج کی وجہ سے ہوتا ہے۔ گلوکار، مصوّر، سائنسداں، مہم جو، سماجی خدمت گار اور اس طرح کے کئی افراد کی خوبیاں سماج کی ترغیب اور پشت پناہی کی وجہ سے ترقی پاتی ہیں۔ ان کو دی جانے والی ترغیب بھی اتنی ہی اہم ہوتی ہے۔

۱ء۴ سماج یعنی کیا؟

سماج یعنی معاشرہ۔ سماج میں تمام مرد و زن، جوان، بوڑھے، چھوٹے لڑکے لڑکیاں شامل ہوتی ہیں۔ ہمارے خاندان سماج کا جز ہوتے ہیں۔ سماج میں مختلف گروہ، ادارے اور تنظیمیں ہوتی ہیں۔ لوگوں میں باہمی تعلق، آپسی کاروبار اور ان کے درمیان لین دین وغیرہ کا شمار بھی سماج میں ہوتا ہے۔ انسانوں کا گروہ یا ہجوم کا مطلب سماج نہیں ہوتا بلکہ کچھ یکساں مقاصد کی تکمیل کے

لیے جب لوگ یکجا ہوتے ہیں تب ان کا سماج بنتا ہے۔
غذا، لباس، مکان اور تحفّظ جیسی ضرورتوں کی تکمیل کے لیے سماج کو ایک مستقل نوعیت کا نظام تشکیل دینا پڑتا ہے۔ ایسے نظام کے بغیر سماج کے روزمرہ کے معاملات انجام نہیں دیے جا سکتے۔ سماج کے وجود کو برقرار رکھنے کے لیے ایک نظام کا ہونا ضروری ہے مثلاً غذا کی ضرورت پوری کرنے کے لیے زراعت ضروری ہے۔ زراعت سے متعلق تمام اُمور انجام دینے کے لیے مختلف ادارے قائم کرنا پڑتے ہیں۔ زراعت کے اوزار بنانے کے لیے کارخانے، کسانوں کو قرض دینے کے لیے بینک، پیدا شدہ مال کے لیے منڈی جیسے بڑے انتظامات کرنے پڑتے ہیں۔ ایسے کئی انتظامات کی تکمیل پر سماج مستحکم اور پائیدار بنتا ہے۔

اگلے سبق میں ہم بھارتی سماج کے تنوّع سے متعارف ہوں گے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

پیدائشی طور پر سب انسان برابر ہیں۔ انسان ہونے کے ناتے سب کا درجہ یکساں ہے۔ بھارت کے آئین کے مطابق قانون کی نظروں میں سب برابر ہیں۔ آئین نے ہمیں یکساں مواقع کی ضمانت دی ہے۔ تعلیم، صلاحیت اور ہنرمندی کا استعمال کر کے ہم اپنی ترقی کر سکتے ہیں۔

مشق

(۱) خالی جگہوں میں مناسب لفظ لکھیے :

۱۔ سماج میں روزمرہ کے معاملات بہتر طریقے سے انجام پائیں اس لیے انسان کو............کی ضرورت محسوس ہوئی۔

۲۔ ہماری کچھ جذباتی اور.............ضرورتیں بھی ہوتی ہیں۔

۳۔ انسان میں فنون اور خوبیوں کا ارتقا بھی.............کی وجہ سے ہوتا ہے۔

(۲) ایک جملے میں جواب لکھیے :

۱۔ ہماری بنیادی ضرورتیں کون سی ہیں؟

۲۔ ہمیں کن لوگوں کی صحبت اچھی لگتی ہے؟

۳۔ سماج کی وجہ سے ہمیں کون سے مواقع ملتے ہیں؟

(۳) آپ کا کیا خیال ہے؟ دو تین جملوں میں جواب لکھیے :

۱۔ سماج کس طرح وجود میں آتا ہے؟

۲۔ سماج میں مستقل نوعیت کا نظام کیوں قائم کرنا پڑتا ہے؟

۳۔ انسان کی سماجی زندگی کس طرح منظّم اور مستحکم ہوتی ہے؟

۴۔ سماجی نظام اگر موجود نہ ہوتا تو کون سی مشکلات پیش آتیں؟

(۴) ان موقعوں پر آپ کیا کریں گے؟

۱۔ آپ کا دوست/سہیلی اسکول کی چیزیں گھر پر بھول آیا ہے۔

۲۔ راستے میں کسی نابینا / معذور شخص سے ملاقات ہوگئی۔

سرگرمی :

۱۔ زراعت کے اوزار بنانے والے کسی کاریگر سے ملاقات کیجیے۔ اس کام میں اسے جن لوگوں کی مدد حاصل ہوتی ہے ان کی فہرست بنائیے۔

۲۔ قریبی بینک میں جائیے اور معلوم کیجیے کہ وہ بینک کن کاموں کے لیے قرض دیتی ہے۔

۳۔ انسان کی بنیادی ضرورتوں اور نئی ضرورتوں کی فہرست بنائیے۔

***

5WP1DB

۲۔ سماج میں پایا جانے والا تنوّع

۲ء۱ تنوّع ہی ہماری طاقت ہے
۲ء۲ مذہبی غیر جانبداری کے اُصول
۲ء۳ ہماری تشکیل میں سماج کا حصہ
۲ء۴ سماج کا نظم و نسق

بھارتی سماج میں مختلف زبانیں، مذاہب، تہذیبیں، رسم و رواج اور روایات ہیں۔ یہ تنوّع ہماری تہذیبی شان ہے۔ مراٹھی، کنڑ، تیلگو، بنگالی، ہندی، گجراتی اور اُردو جیسی مختلف زبانیں بولنے والے افراد ہمارے آس پاس رہتے ہیں۔ وہ الگ الگ طریقے سے تہوار اور تقریبات مناتے ہیں۔ ان کی عبادت اور پوجا پاٹ کے طریقے مختلف ہیں۔ گونا گوں تاریخی ورثہ رکھنے والے علاقے ہمارے ملک میں ہیں۔ ان میں تنوّع کا لین دین ہوتا ہے۔ ہمارے ملک میں برسہا برس سے رہنے والے ان مختلف قوموں میں اتحاد کا جذبہ پیدا ہوا ہے۔ اسی میں ہمیں بھارتی سماج میں پائی جانے والی یکجہتی نظر آتی ہے۔

۲ء۱ تنوّع ہی ہماری طاقت ہے

مختلف گروہ کے ساتھ رہنے سے ہمیں اجتماعیت کا احساس ہوتا ہے۔ اسی اجتماعیت کی بنا پر اپنائیت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ ایک دوسرے کے رسم و رواج اور طرزِ زندگی سے آگاہی حاصل ہوتی ہے۔ ہم ایک دوسرے کے طرزِ زندگی کا احترام کرنا سیکھ لیتے ہیں۔ دوسروں کے بعض طور طریقوں کو اپناتے ہیں جس کی وجہ سے سماج میں ہم آہنگی پیدا ہوتی ہے۔ سماجی ہم آہنگی پیدا ہونے سے ہم مختلف قدرتی اور سماجی آفات کا مقابلہ کرسکتے ہیں۔

۲ء۲ مذہبی غیر جانبداری کے اُصول

بھارتی سماج میں مختلف مذاہب کے لوگ رہتے ہیں۔ ان کے درمیان ہم آہنگی میں اضافہ ہو اور تمام لوگوں کو اپنے عقیدے کے مطابق عبادت کرنے کی آزادی ہو اس مقصد کے تحت ہمارے آئین میں اہم دفعات درج کی گئی ہیں۔

بھارت دنیا کا ایک اہم مذہبی غیر جانبدار (سیکولر) ملک ہے۔ ہمارے ملک میں زبان و مذہب کا تنوّع بڑے پیمانے پر ہے۔ اس تنوّع کو پوری صحت کے ساتھ برقرار رکھنے کے لیے ہم نے غیر مذہبی اور غیر جانبداری کے اُصول کو اپنایا ہے۔ اس کے مطابق:

- ہمارے ملک میں حکومت نے کسی ایک مذہب کو بڑھاوا نہیں دیا ہے۔
- ہر شخص کو اپنے یا اپنی پسند کے مذہب کی پیروی کرنے کی آزادی ہے۔
- مذہب کی بنیاد پر افراد میں تفریق نہیں کی جاتی ہے۔ حکومت تمام مذاہب کے لوگوں کے ساتھ یکساں سلوک کرتی ہے۔
- تعلیم، پیشے اور سرکاری ملازمت کے مواقع تمام لوگوں کو دیے جاتے ہیں۔ مذہب کی بنیاد پر ان میں تفریق نہیں کی جاتی۔
- مذہبی اور لسانی اقلیتوں کی حفاظت کے لیے آئین میں خصوصی دفعات پیش کی گئی ہیں۔ اقلیتوں کو اپنی لسانی اور تہذیبی شناخت کو برقرار رکھنے کی آزادی ہے۔ تعلیم کے توسط سے اپنے معاشرے کو ترقی دینے کی بھی انھیں آزادی ہے۔
- مذہبی غیر جانبداری کے اُصولوں کی وجہ سے بھارتی سماج میں مذہبی ہم آہنگی برقرار ہے۔

۲ء۳ ہماری تشکیل میں سماج کا حصہ

سماج میں رہتے ہوئے ہم کیا سیکھتے ہیں؟ اپنی ذات میں کن خوبیوں کو پیدا کرتے ہیں؟ ہماری تشکیل میں سماج کا کیا تعاون ہوتا ہے اس کے بارے میں ہم معلومات حاصل کریں گے۔

تعاون : ہر سماج فرد اور گروہ کے باہمی تعاون پر مبنی ہوتا ہے۔ سماج میں رہنے والے افراد میں باہمی تعاون کے بغیر سماج کا تصوّر نہیں کیا جاسکتا۔ ایک دوسرے کی مشکلات اور مسائل کو حل کرنے کے لیے باہمی مدد اور لین دین کو تعاون کہتے ہیں۔ اگر ہمارے خاندان کے افراد میں یہ رجحان نہ ہو تو خاندان کا شیرازہ بکھر جاتا ہے۔ ٹھیک یہی بات سماج پر بھی صادق آتی ہے۔ تعاون کے فقدان کے سبب ہماری ترقی رک جاتی ہے اور روزمرہ زندگی بھی روانی کے ساتھ چل نہیں پاتی ہے۔ تعاون کی وجہ سے سماج میں باہمی انحصار مزید مستحکم ہوتا ہے۔ سماج کے تمام افراد کو اس میں شریک کیا جاسکتا ہے۔ یہ سماج کے تمام طبقات کو ساتھ لے کر چلنے کا عمل ہے۔

آیئے، بحث کریں۔

ہمارے سماج کے کمزور اور محروم طبقات اور لڑکیوں کی تعلیم و ترقی کے لیے ہمیں تعاون کرنا چاہیے۔ اب تک حکومت نے اس ضمن میں جن منصوبوں کو روبہ عمل لایا ہے ان کے بارے میں معلومات حاصل کیجیے۔ ان طبقات کی ترقی کے لیے آپ کیا کریں گے اس سے متعلق جماعت میں بحث کیجیے۔ بحث کے اہم نکات سے دیگر جماعت کے طلبہ کو آگاہ کیجیے۔

رواداری اور ہم آہنگی : جس طرح سماج میں تعاون کا جذبہ کارفرما ہوتا ہے اسی طرح کبھی کبھی اختلافِ رائے، تنازعے اور تصادم بھی ہوتے ہیں۔ لوگوں کی آرا، خیالات اور نظریات مربوط اور ہم آہنگ نہ ہوسکے تو تنازعے اور تصادم ہوسکتے ہیں۔ ایک دوسرے کے بارے میں تعصب اور غلط فہمی بھی تصادم کا سبب ہوسکتی ہے۔ طویل عرصے تک ان تصادم کو جاری رکھنا کسی کے لیے بھی سودمند نہیں ہوسکتا۔ مفاہمت اور سمجھوتے کے ذریعے لوگ معاملات کو رفع دفع کرنا سیکھتے ہیں۔ ایک دوسرے کے جذبات کو سمجھنے اور رواداری کا مظاہرہ کرنے سے ہی تصادم ختم ہوسکتے ہیں۔

ہم آہنگی سے ہم غیر محسوس طور پر بہت ساری نئی باتیں سیکھتے ہیں۔ نئے خیالات کو اپناتے ہیں۔ اس سے ہماری سماجی زندگی کو زیادہ سے زیادہ خوش حال بنانے میں مدد ملتی ہے۔ ہماری اپنی ذات میں رواداری بڑھتی ہے۔ سماج کے ذریعے سماجی صحت اور امن کی بقا کا ایک آسان طریقہ سیکھنے کا موقع ملتا ہے۔

آیئے، عمل کر کے دیکھیں۔

آپ بھی کئی سمجھوتے کرتے ہوں گے۔ ذیل میں آپ ہی کے کچھ تجربات بیان کیے گئے ہیں۔ ان میں کچھ مزید تجربات کا اضافہ کیجیے۔

۱۔ جلسہ گاہ کھچا کھچ بھرا ہوا ہے۔ جگہ تلاش کرنے والے شخص کو آپ اپنی بغل میں تھوڑی سی جگہ دے دیتے ہیں۔

۲۔ آپ گیئر والی سائیکل خریدنا چاہتے ہیں مگر آپ کی بڑی بہن کی فیس ادا کرنا ہے۔ آپ اپنی ضد اور خواہش کو بالائے طاق رکھ دیتے ہیں۔

۳۔ کھیت کی منڈیر کو لے کر آپ کے خاندان کا پڑوسی سے جو تنازعہ ہے اسے عدالت میں نہ لے جاتے ہوئے آپ نے اسے خوش اسلوبی سے نپٹا لیا۔ پڑوس کا موہن اب آپ کا اچھا دوست بن گیا۔

مختلف کردار نبھانے کے مواقع : سماج میں ہر شخص کو کئی طرح کے کردار نبھانے پڑتے ہیں۔ ہر کردار کی کچھ ذمہ داریاں اور فرائض طے ہوتے ہیں۔ خاندان میں اور بیرونِ خاندان ان کرداروں کی بنا پر ہم کئی لوگوں سے جڑتے چلے جاتے ہیں۔ اکثر و بیشتر ہمارے کردار میں تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں۔

آیئے، عمل کر کے دیکھیں۔

مختلف کردار نبھانے کے مواقع : اگلے صفحے پر دی ہوئی آپ کے موجودہ کردار کو واضح کرنے والی تصویر دیکھیے۔ بیس برسوں بعد آپ کو کن نئے کرداروں کو نبھانا ہوگا اس کے بارے میں بات چیت کیجیے۔

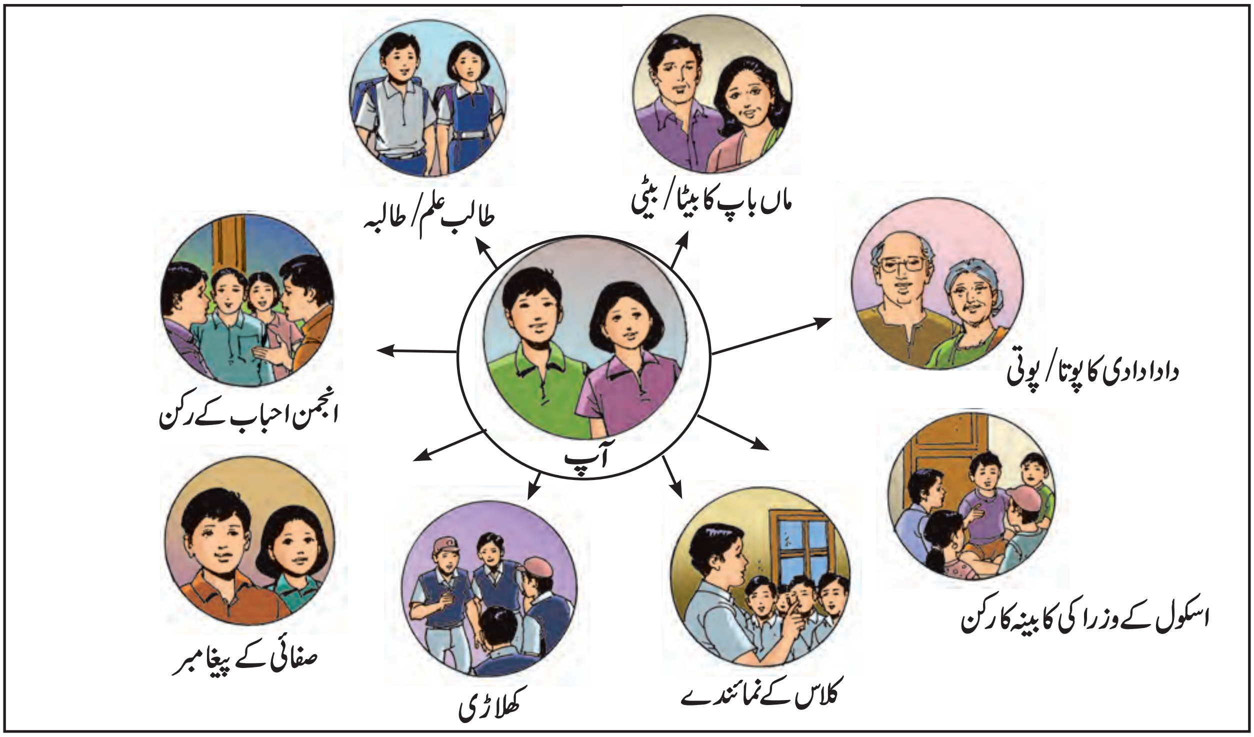

۲٫۴ سماج کا نظم ونسق

سماج کا نظام بہتر طریقے سے انجام پائے اس کے لیے کچھ اُصولوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ پہلے زیادہ تر رسم و رواج اور روایت کے ذریعے سماج پر قابو رکھا جاتا تھا لیکن جدید سماج پر رسم و رواج اور روایت کے ساتھ ساتھ قانون کے ذریعے قابو رکھا جاتا ہے۔ رسم ورواج، روایت، طور طریقے وغیرہ کی بہ نسبت قانون کی نوعیت مختلف ہوتی ہے۔ ان تمام نکات کی مدد سے ہمارے سماج پر قابو رکھنے کا کام مختلف ادارے اور انجمنیں کرتی ہیں۔ مقامی سطح پر جو انتظامی ادارے ہوتے ہیں وہ بھی سماج پر قابو رکھنے میں اہم کردار نبھاتے ہیں۔

5HXHEY

مشق

(۱) خالی جگہوں میں مناسب لفظ لکھیے:

۱۔ مختلف گروہ کے ساتھ رہنے سے ہمیں .... کا احساس ہوتا ہے۔

۲۔ بھارت دنیا کا ایک اہم .... ملک ہے۔

۳۔ تعاون کی وجہ سے سماج میں.......... مزید مستحکم ہوتا ہے۔

(۲) ایک جملے میں جواب لکھیے:

۱۔ تعاون کسے کہتے ہیں؟

۲۔ ہم نے مذہبی غیر جانبداری کے اُصولوں کو کیوں اپنایا ہے؟

(۳) درج ذیل سوالوں کے جواب دو تین جملوں میں لکھیے:

۱۔ کس بات سے بھارتی سماج میں اتحاد نظر آتا ہے؟

۲۔ سماج میں تصادم کب ہو سکتے ہیں؟

۳۔ تعاون سے کون سے فائدے حاصل ہوتے ہیں؟

۴۔ آپ کے سامنے دو لڑکے لڑ رہے ہوں تو آپ کیا کریں گے؟

۵۔ آپ اسکول کے وزرا کی کابینہ کے وزیر اعلیٰ ہیں۔ آپ کون کون سے کام کریں گے؟

سرگرمی:

۱۔ استاد کی مدد سے اسکول میں باہمی امداد کے اُصول پر 'وستو بھنڈار' قائم کیجیے۔ اس سے متعلق اپنے تجربات لکھیے۔

۲۔ اسکول اور جماعت میں آپ جن اُصولوں پر عمل کرتے ہیں ان کا ایک چارٹ بنایئے اور اسے اپنی جماعت میں آویزاں کیجیے۔

***

۳۔ دیہی مقامی انتظامی ادارے

۳ء۱ گرام پنچایت
۳ء۲ پنچایت سمیتی
۳ء۳ ضلع پریشد

سماج پر قابو رکھنے میں مقامی انتظامی ادارے اہم کردار نبھاتے ہیں۔ ہمارے ملک میں ان اداروں کے ساتھ وفاقی حکومت اور ریاستی حکومت بھی سماج پر قابو رکھنے کے کام میں شریک ہوتی ہیں۔ عمومی طور پر مقامی انتظامی اداروں کی تقسیم دیہی اور شہری مقامی انتظامی اداروں میں کی جاتی ہے۔ اس سبق میں ہم دیہی علاقے کے مقامی انتظامی اداروں کے بارے میں معلومات حاصل کریں گے۔ گرام پنچایت، پنچایت سمیتی اور ضلع پریشد ان دیہی مقامی انتظامی اداروں کو مجموعی طور پر 'پنچایتی راج ادارے' کہا جاتا ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

ہمارے ملک میں حکومتی کام کاج تین سطحوں پر انجام پاتا ہے۔ پورے ملک کا انتظام وفاقی حکومت چلاتی ہے۔ دفاع، اُمورِ خارجہ اور کرنسی وغیرہ وفاقی حکومت کے ماتحت ہیں۔ دوسری سطح پر ریاستی حکومت ہوتی ہے۔ مہاراشٹر کی ریاستی حکومت قانون، حسنِ انتظام، صحتِ عامہ اور تعلیم سے متعلق قوانین بناتی ہے۔ تیسری سطح پر مقامی انتظامی ادارے ہوتے ہیں۔ دیہی علاقوں کے مقامی انتظامی اداروں کو 'پنچایتی راج ادارے' کہتے ہیں۔

مقامی انتظامی ادارے

دیہی	شہری
گرام پنچایت	نگر پنچایت
پنچایت سمیتی	نگر پریشد
ضلع پریشد	مہانگر پالیکا

۳ء۱ گرام پنچایت

ہر گاؤں کا انتظام گرام پنچایت کرتی ہے۔ ۵۰۰ نفوس سے کم آبادی والے دو یا زیادہ گاؤں کے لیے ایک ہی گرام پنچایت ہوتی ہے۔ اسے 'گٹ گرام پنچایت' (حلقہ جاتی) کہتے ہیں۔ پانی اور روشنی کا انتظام، پیدائش، موت اور شادی بیاہ کا اندراج وغیرہ جیسے کام گرام پنچایت انجام دیتی ہے۔

گرام پنچایت کے عہدیداران اور افسران :

سرپنچ : گرام پنچایت کے انتخابات ہر پانچ سال کے وقفے سے ہوتے ہیں۔ منتخب اراکین اپنے میں سے ایک کو سرپنچ اور ایک کو نائب سرپنچ کے طور پر چنتے ہیں۔ گرام پنچایت کے اجلاس سرپنچ کی صدارت میں ہوتے ہیں۔ گاؤں کی ترقی کے منصوبوں کو پورا کرنا سرپنچ کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ اگر سرپنچ کا کام اطمینان بخش نہ ہو تو اراکین اس کے خلاف عدمِ اعتماد کی تجویز پیش کر سکتے ہیں۔ سرپنچ کی عدم موجودگی میں گرام پنچایت کے کام کاج نائب سرپنچ انجام دیتا ہے۔

گرام سیوک : گرام سیوک گرام پنچایت کا معتمد (سکریٹری) ہوتا ہے۔ اس کی تقرری ضلع پریشد کا افسرِ اعلیٰ کرتا ہے۔ گرام پنچایت کے روزمرہ کے کام کاج کی نگرانی کرنا اور گاؤں کے لوگوں کو ترقیاتی منصوبوں وغیرہ کی معلومات فراہم کرنا گرام سیوک کی ذمہ داری ہوتی ہے۔

گرام سبھا : دیہی علاقے یا گاؤں میں رہنے والے رائے دہندگان کی مجلس کو 'گرام سبھا' کہتے ہیں۔ گرام سبھا مقامی سطح پر لوگوں کی سب سے اہم تنظیم ہوتی ہے۔

ہر مالی سال میں گرام سبھا کے کم از کم چھے اجلاس ہونا ضروری ہیں۔ ان اجلاس کو طلب کرنے کی ذمہ داری سرپنچ کی ہوتی ہے۔ ہر مالی سال کے پہلے اجلاس میں گرام پنچایت کے پیش کردہ سالانہ رپورٹ اور بجٹ پر گرام سبھا بحث و مباحثہ کرتی

ہے۔گرام سبھا کی تجاویز سے گرام پنچایت کو مطلع کیا جاتا ہے۔ گرام پنچایت کے ترقیاتی منصوبوں کو گرام سبھا منظوری دیتی ہے۔اس بات کو طے کرنے کا اختیار گرام سبھا کو ہوتا ہے کہ کون شخص حکومت کے منصوبوں سے فائدہ اٹھانے کا اہل ہے۔

گرام سبھا میں خواتین کی شرکت : گرام سبھا کے اجلاس سے پہلے گاؤں کی خواتین کے اجلاس ہوتے ہیں۔ان اجلاس میں خواتین مختلف مسائل پر آزادی کے ساتھ بحث ومباحثہ کرتی ہیں۔ پینے کا پانی، نشہ بندی، معاش، ایندھن اور صحت سے متعلق گرام سبھا میں بڑے جوش وخروش کے ساتھ اپنے خیالات کا اظہار کرتی ہیں۔ضروری تبدیلیاں لانے کے طریقے بھی سُجھاتی ہیں۔

گرام پنچایت کی آمدنی کے ذرائع : گاؤں کی ترقی کے لیے گرام پنچایت کئی منصوبے اور سرگرمیاں رو بہ عمل لاتی ہے۔ اس کے لیے گرام پنچایت کے پاس مالیہ ہونا ضروری ہوتا ہے۔ طرح طرح کے ٹیکس عائد کرکے گرام پنچایت مالیہ جمع کرتی ہے۔

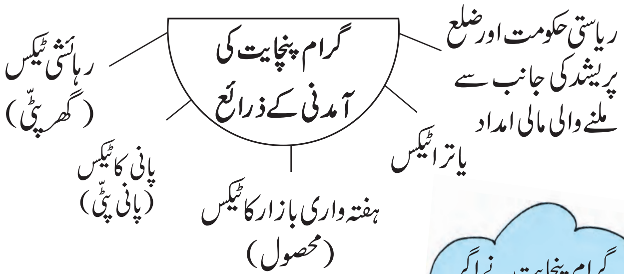

۲ء۳ پنچایت سمیتی

ایک تعلقے کے تمام گاؤں کی ایک مجموعی ترقیاتی مجلس (وِکاس گٹ) ہوتی ہے۔ وکاس گٹ کے کام کاج کی نگرانی کرنے والے ادارے کو پنچایت سمیتی کہتے ہیں۔ پنچایت سمیتی گرام پنچایت اور ضلع پریشد کو جوڑنے والی کڑی ہوتی ہے۔

پنچایت سمیتی کے عہدیداران : پنچایت سمیتی کے انتخابات ہر پانچ سال بعد ہوتے ہیں۔منتخب نمائندے اپنے میں سے کسی ایک کو سبھاپتی اور ایک کو نائب سبھاپتی چنتے ہیں۔ پنچایت سمیتی کے اجلاس کو طلب کرنے اور اجلاس کی کارروائی کو انجام دینے کی ذمہ داری سبھاپتی کی ہوتی ہے۔ سبھاپتی کی عدم موجودگی میں نائب سبھاپتی کام کاج کی نگرانی کرتا ہے۔

پنچایت سمیتی کے کام

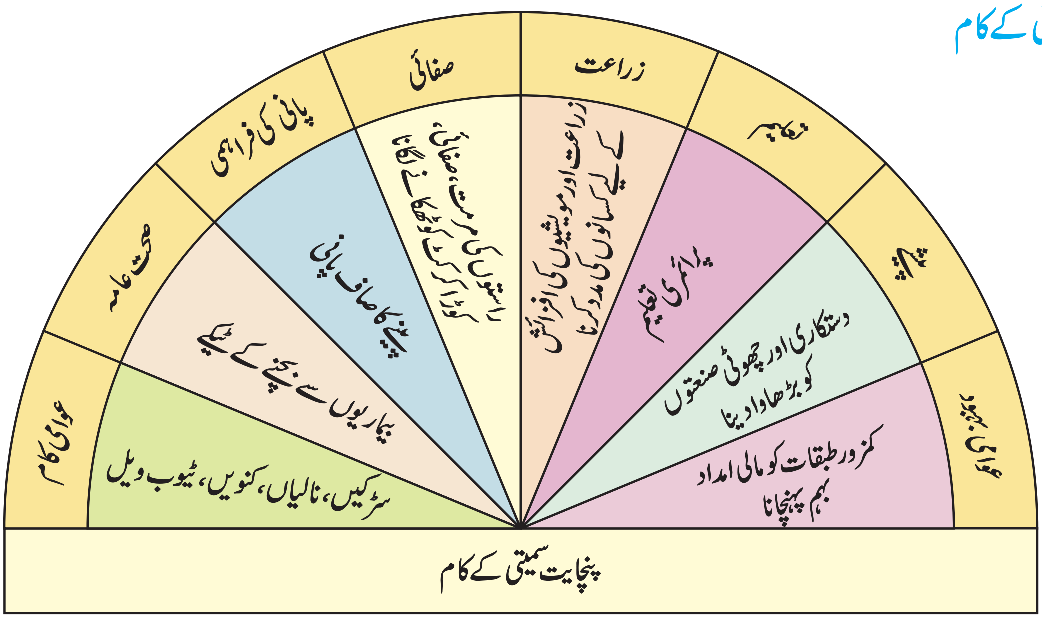

وکاس گٹ میں جو کام انجام دیے جانے چاہئیں ان منصوبوں کا خاکہ پنچایت سمیتی بناتی ہے۔ ہر مہینے پنچایت سمیتی کا کم ازکم ایک اجلاس ہونا ضروری ہوتا ہے۔

پنچایت سمیتی کو ضلع پریشد کے خزانے سے کچھ رقم ملتی ہے۔ وکاس گٹ میں ترقیاتی منصوبوں کو روبہ عمل لانے کے لیے پنچایت سمیتی کو ریاستی حکومت سے بھی امداد ملتی ہے۔

۳٫۳ ضلع پریشد

ہر ضلع میں ایک ضلع پریشد ہوتی ہے۔ فی الحال مہاراشٹر میں ۳۶ اضلاع ہیں لیکن ضلع پریشدیں صرف ۳۴ ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ضلع ممبئی شہر اور ضلع ممبئی مضافات دیہی آبادی کے علاقے نہیں ہیں اس لیے وہاں ضلع پریشد نہیں ہے۔

ضلع پریشد کے عہدیداران : ضلع پریشد کے انتخابات ہر پانچ سال کے وقفے سے ہوتے ہیں۔ منتخب نمائندے اپنے میں سے ایک کو صدر اور ایک کو نائب صدر کے طور پر منتخب کرتے ہیں۔

ضلع پریشد کے اجلاس کی صدارت ضلع پریشد کا صدر کرتا ہے۔ اجلاس کے کام کاج اس کی نگرانی میں ہوتے ہیں۔ ضلع پریشد کے مالی معاملات، لین دین وغیرہ پر قابو رکھنے کی ذمہ داری صدر کی ہوتی ہے۔

ضلع پریشد کے خزانے سے مناسب اخراجات کا حق ضلع پریشد کے صدر کو ہوتا ہے۔ صدر کی عدم موجودگی میں یہ سارے کام نائب صدر انجام دیتا ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

ضلع پریشد کا کام کاج کیسے چلتا ہے؟

ضلع پریشد کا کام کاج مختلف کمیٹیوں کے ذریعے چلایا جاتا ہے۔ مالیاتی کمیٹی، زراعتی (زرعی) کمیٹی، تعلیمی کمیٹی، صحت عامہ کمیٹی، انتظام آب رسانی، صفائی ستھرائی کمیٹی وغیرہ، خواتین و اطفال بہبودی کمیٹی خواتین اور بچوں کے مسائل پر غور وخوض کرتی ہے۔

ضلع پریشد کے انتظامیہ کا سربراہ (چیف ایگزیکیوٹیو آفیسر)

ضلع پریشد کے فیصلوں کو چیف ایگزیکیوٹیو آفیسر عملی جامہ پہناتا ہے۔ ریاستی حکومت اس کا تقرر کرتی ہے۔

آپ کیا کریں گے؟

فرض کیجیے کہ آپ ضلع پریشد کے چیف ایگزیکیوٹیو آفیسر ہیں۔ آپ اپنے ضلع میں کون سے ترقیاتی کاموں کو ترجیح دیں گے؟

ضلع پریشد کے کام

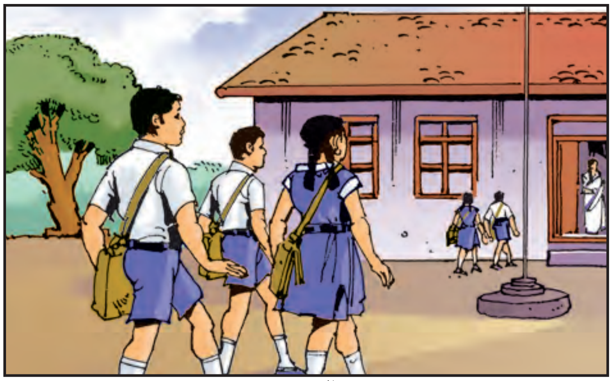
تعلیمی سہولت

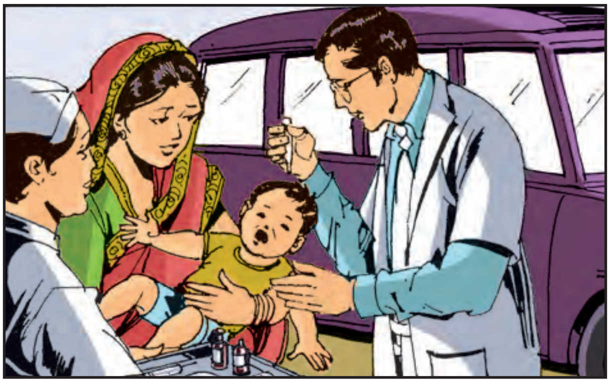
صحت عامہ کی سہولت

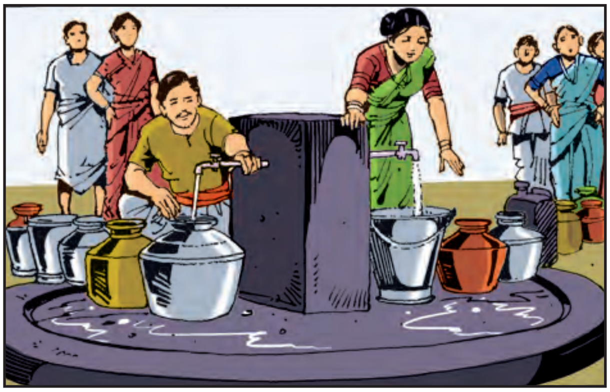
پانی کی فراہمی

کسانوں کو زراعت کے لیے بیج کی فراہمی

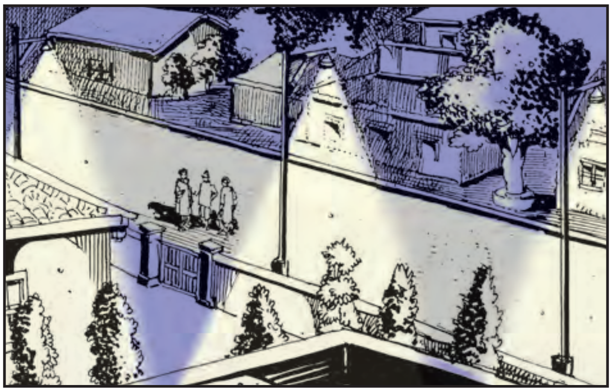
روشنی کا انتظام

گاؤں کے ماحول میں شجرکاری

کیا آپ جانتے ہیں؟

آپ اسلم اور سعیدہ کو درج ذیل سہولتیں حاصل کرنے کے لیے کہاں بھیجیں گے؟

- چھوٹے بھائی بہنوں کو ٹیکہ لگوانے کے لیے ....
- والد کے ساتھ ۱۲/۷ (سات بارہ) کی نقل لانے کے لیے ....
- نئی کھاد کے استعمال کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لیے ....
- گندے پانی کی فراہمی کے خلاف شکایت درج کرانے کے لیے ....
- ولادت کا صداقت نامہ (جنم داخلہ) حاصل کرنے کے لیے.................
- آمدنی / ذات کا سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کے لیے ....

کیا آپ جانتے ہیں؟

۱۹۹۲ء میں آئین میں ۷۳ ویں اور ۷۴ ویں ترمیم کی گئی۔ اس ترمیم کی بنا پر دیہی و شہری مقامی انتظامی اداروں کو آئین میں شامل کیا گیا۔ اطراف کے ترقیاتی کاموں میں بہتری لانے کے لیے ان کے اختیارات میں اضافہ کیا گیا۔ ان کے اختیار کے موضوعات میں بھی اضافہ کیا گیا۔ وہ مؤثر طور پر کام کرسکیں اس لیے ان کی مالی آمدنی کے ذرائع بڑھائے گئے۔

پنچایت راج ادارے - ایک نظر میں

صدر ← ضلع پریشد → چیف ایگزیکیوٹو آفیسر

سبھاپتی ← پنچایت سمیتی → گٹ وکاس ادھیکاری (ترقیاتی مجلس کا افسر)

سرپنچ ← گرام پنچایت → گرام سیوک

سرپنچ ↓ رائے دہی کے ذریعے منتخب کیے جاتے ہیں۔

گرام سیوک ↓ ریاستی حکومت تقرر کرتی ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

انتخاب میں کون حصہ لے سکتا ہے؟

گرام پنچایت، پنچایت سمیتی اور ضلع پریشدان تینوں حکومتی اداروں میں منتخب ہونے کے لیے بعض شرائط پوری کرنا ہوتی ہیں مثلاً انتخاب میں حصہ لینے والے اُمیدوار کو بھارت کا شہری ہونا ضروری ہے۔ اس کی عمر کے اکیس سال پورے ہوں۔ مقامی رائے دہندوں کی فہرست میں اس کے نام کا اندراج ہو۔ شہری مقامی حکومت کے لیے بھی ان شرائط کا اطلاق ہوتا ہے۔

مقامی حکومتی ادارہ - دیہی

گرام پنچایت	پنچایت سمیتی	ضلع پریشد
ارکان کی تعداد		
کم از کم ۷ زیادہ سے زیادہ ۱۷	کم از کم ۱۵ زیادہ سے زیادہ ۴۵	کم از کم ۵۰ زیادہ سے زیادہ ۷۵
عہدیداران		
سرپنچ نائب سرپنچ	سبھا پتی نائب سبھا پتی	صدر نائب صدر
افسران		
گرام سیوک	گٹ وکاس ادھیکاری	چیف ایگزیکیوٹو آفیسر

مشق

(۱) صحیح متبادل کے سامنے ✓ نشان لگائیے :

۱۔ ہر گاؤں کا انتظام................ کرتی ہے۔
گرام پنچایت ☐ پنچایت سمیتی ☐ ضلع پریشد ☐

۲۔ ہر مالی سال میں گرام سبھا کے کم از کم .... اجلاس ہونے ضروری ہیں۔
چار ☐ پانچ ☐ چھ ☐

۳۔ فی الحال مہاراشٹر میں .... اضلاع ہیں۔
۳۴ ☐ ۳۵ ☐ ۳۶ ☐

(۲) فہرست بنائیے :

پنچایت سمیتی کے کام

(۳) بتائیے، آپ کیا محسوس کرتے ہیں؟

۱۔ گرام پنچایت مختلف طرح کے ٹیکس عائد کرتی ہے۔
۲۔ مہاراشٹر کے تمام اضلاع کی تعداد سے ضلع پریشد کی تعداد کم ہے۔

(۴) جدول بنا کر بیانات مکمل کیجیے :

میرا تعلقہ، میری پنچایت سمیتی

۱۔ تعلقے کا نام ....
۲۔ پنچایت سمیتی کے سبھا پتی کا نام ....
۳۔ پنچایت سمیتی کے نائب سبھا پتی کا نام ....
۴۔ گٹ وکاس ادھیکاری کا نام ....
۵۔ گٹ شکشن ادھیکاری کا نام ....

(۵) مختصر معلومات لکھیے :

۱۔ سرپنچ ۲۔ چیف ایگزیکیوٹو آفیسر

سرگرمی :

۱۔ گرام سبھا پر ڈراما بنا کر سرپنچ، رکن، شہری اور گرام سیوک کے کردار پیش کیجیے۔
۲۔ بچوں کی پارلیمنٹ کی تشکیل کو واضح کرنے والی جدول بنائیے اور جماعت میں ایسی جگہ آویزاں کیجیے جہاں ہر کسی کی نظر پڑتی ہو۔
۳۔ آپ اپنے اطراف یا شہر سے قریب کی ضلع پریشد کے منصوبوں کی معلومات حاصل کیجیے۔

***

5X75GL

۴۔ شہری مقامی انتظامی ادارے

۴ء۱ نگر پنچایت

۴ء۲ نگر پریشد (میونسپلٹی)

۴ء۳ مہانگر پالیکا (میونسپل کارپوریشن)

پچھلے سبق میں ہم نے دیہی علاقوں کے مقامی انتظامی اداروں کی نوعیت کے بارے میں پڑھا۔ اس سبق میں ہم شہری علاقوں کے مقامی انتظامی اداروں کی نوعیت کو سمجھیں گے۔ شہری مقامی انتظامی اداروں میں نگر پنچایت، نگر پریشد اور مہانگر پالیکا کا شمار ہوتا ہے۔

ہمارے ملک میں شہروں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ شہر تیزی سے بڑھ رہے ہیں۔ گاؤں کے نیم شہر، نیم شہروں کے شہر اور شہر کے میٹروشہر (شہرِ عظمیٰ) بنتے جا رہے ہیں۔ شہر کے اردگرد جو دیہی علاقے ہیں ان کی بھی ہیئت بدلتی جا رہی ہے۔

آئیے، بحث کریں۔

شہروں کو درپیش اہم مسائل کون سے ہیں؟

نجمہ نے دیوالی کی تعطیلات شہر میں رہنے والے اپنے کسی رشتے دار کے یہاں مزے میں گزاریں۔ وہاں اس کے ساتھ جو واقعات پیش آئے اُن پر وہ غور کرنے لگی۔ نجمہ کی طرح آپ بھی ان واقعات پر غور کیجیے اور دو پیراگراف میں اپنے خیالات لکھیے۔

- ایمبولنس کا سائرن بج رہا تھا لیکن اسے گزرنے کے لیے کھلا راستہ نہیں مل رہا تھا۔
- پانی کی کٹوتی کے فیصلے کی وجہ سے پانی کے ٹینکر کے گرد لوگوں کی بھیڑ تھی۔
- باغوں میں چھوٹے بچوں اور معمر شہریوں کے لیے سہولتیں مہیا تھیں۔

شہروں کی سہولتیں اور مسائل

۱۔ صنعتوں اور پیشوں کے مواقع
۲۔ ملازمت کے بڑھتے ہوئے شعبے
۳۔ بڑے پیمانے پر روزگار
۴۔ تفریح، فنونِ لطیفہ، ادب وغیرہ کی دستیاب سہولتیں

۱۔ رہائش کا ناکافی انتظام
۲۔ جگہ کی قلّت
۳۔ ٹریفک کی دشواریاں
۴۔ کوڑا کرکٹ کو ٹھکانے لگانے کا مسئلہ
۵۔ بڑھتے ہوئے جرائم
۶۔ کچّی بستیوں میں گنجان آبادی

۴ء۱ نگر پنچایت

جو دیہات شہر میں تبدیل ہو رہے ہوتے ہیں یعنی کلی طور پر نہ دیہات ہوتے ہیں اور نہ شہر ایسے علاقوں کے مقامی انتظامی اداروں کو نگر پنچایت کہتے ہیں۔ دیگر مقامی اداروں کی طرح نگر پنچایت کے انتخاب بھی ہر پانچ سال میں ہوتے ہیں۔ انتخابات میں منتخب ہونے والے نمائندے اپنے میں سے ایک کو صدر اور ایک کو نائب صدر کے طور پر چنتے ہیں۔

* تمام مقامی انتظامی اداروں کو کچھ ضروری کام انجام دینے ہوتے ہیں۔ اس لحاظ سے آپ کے خیال میں نگر پنچایت کے ضروری کام کون سے ہو سکتے ہیں؟

۲ء۴ نگر پریشد (میونسپلٹی)

مقامی انتظامیہ کے طور پر چھوٹے شہروں میں نگر پریشد قائم کی جاتی ہے۔نگر پریشد کے انتخابات ہر پانچ سال میں ہوتے ہیں۔منتخب شدہ نمائندے نگر سیوک (میونسپل کاؤنسلر) کے طور پر کام کرتے ہیں۔ وہ اپنے میں سے ایک کو صدر کے طور پر منتخب کرتے ہیں۔ اسے صدر بلدیہ کہتے ہیں

نگر پریشد کے تمام اجلاس اسی صدر کی صدارت میں ہوتے ہیں۔ وہ وہاں کے کام کاج کی نگرانی کرتا ہے۔نگر پریشد کے مالی معاملات اور مسائل کا ذمہ دار صدر بلدیہ ہوتا ہے۔ صدر بلدیہ کی غیر حاضری میں نائب صدر بلدیہ نگر پریشد کے کاموں کو انجام دیتا ہے۔

کچھ کاموں کو انجام دینا نگر پریشد کے لیے لازمی ہوتا ہے۔ وہ کام ضروری کاموں کی ذیل میں آتے ہیں مثلاً عام راستوں پر روشنی کا انتظام، پانی کی فراہمی، عام صفائی، گندے پانی کی نکاسی، پیدائش، موت اور شادی بیاہ کا اندراج وغیرہ۔

اس کے علاوہ عوام کو مزید سہولتیں فراہم کرنے کے لیے نگر پریشد کچھ دیگر کام بھی انجام دیتی ہے۔ان کاموں کو نگر پریشد کے 'اختیاری اُمور' کہتے ہیں۔ عام راستوں کی پیائش اور ان کے لیے جگہ حاصل کرنا، کچی بستیوں کو ترقی دینا، عوامی باغات اور پارک تعمیر کرنا، جانوروں کے لیے مامن مہیا کرنا وغیرہ اختیاری اُمور کے ذیل میں آتے ہیں۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

ہر نگر پریشد کے لیے ایک اعلیٰ افسر ہوتا ہے۔نگر پریشد کے فیصلوں پر وہ عمل درآمد کرتا ہے۔اسے کئی افسران کا تعاون حاصل ہوتا ہے۔

* کیا آپ ایسا افسر بننا پسند کریں گے؟ آپ صحتِ عامہ افسر بن جائیں گے تو کون سے کام انجام دیں گے؟

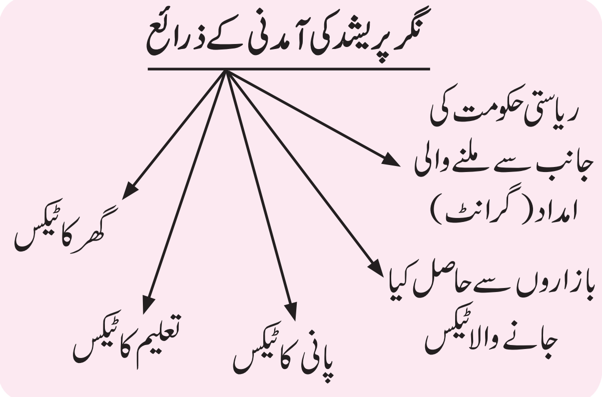

آپ کیا کریں گے؟

۱۔ کوڑا کرکٹ جمع کرنے والے ملازم کو اپنے گھر کا کوڑا کرکٹ دیتے وقت ......

۲۔ پانی کا پائپ پھٹ جانے کی وجہ سے راستے پر پانی جمع ہوا ہے.....

۳۔ آپ نے دیکھا کہ پانی پوری (گول گپے) کے لیے استعمال کیا جانے والا پانی آلودہ ہے .....

۴۔ پل پر سے کئی لوگ سوکھے ہوئے باسی پھول پتیوں اور چڑھاوے کی اشیا سے بھری پلاسٹک کی تھیلیاں ندی میں پھینکتے ہیں.....

۵۔ کچّی بستیوں کو ترقی دینے کا نگر پریشد کا پروگرام اخبار میں شائع ہوا ہے لیکن ان میں کوئی ایک کام آپ کی نظر میں غیر ضروری ہے......

نگر پریشد کی جانب سے اپیل

ڈینگو کو پھیلنے سے روکنے کے لیے مچھروں کی افزائش پر قابو پائیے۔اس کے لیے آپ یہ کریں۔

۱۔ پرانے ٹائر، ناریل کے خول، پرانے خالی ڈبے اپنے اطراف میں جمع نہ ہونے دیں۔

۲۔ اگر بخار کم نہ ہو رہا ہو تو فوراً ڈاکٹر کے پاس جائیں۔

۳۔ اپنے گرد و پیش کو صاف ستھرا رکھیں۔

اس اپیل کی بنیاد پر آپ اپنے گھر اور گرد و پیش میں کیا کریں گے؟

۴ء۳ مہانگر پالیکا (میونسپل کارپوریشن)

بڑے شہروں میں شہریوں کو مختلف خدمات بہم پہنچانے والے مقامی انتظامی ادارے کو 'مہانگر پالیکا' کہتے ہیں۔ بھارت میں سب سے پہلے ممبئی شہر میں مہانگر پالیکا قائم کی گئی۔

تلاش کریں گے تو مزید معلوم ہوگا...

اپنے مہاراشٹر میں کتنے شہروں کا کام کاج مہانگر پالیکا کی زیرِ نگرانی ہوتا ہے؟

آپ کے شہر کی مہانگر پالیکا کب وجود میں آئی؟

شہروں کی آبادی کے لحاظ سے مہانگر پالیکا کے کل ارکان کی تعداد متعین کی جاتی ہے۔ ہر پانچ سال میں مہانگر پالیکا کے انتخابات ہوتے ہیں۔ منتخب شدہ نمائندے نگر سیوک (کارپوریٹر) کہلاتے ہیں۔ کارپوریٹر اپنے میں سے ایک کو میئر (صدر بلدیہ) اور ایک کو نائب میئر کے طور پر منتخب کرتے ہیں۔ میئر کو شہر کا پہلا شہری تسلیم کیا جاتا ہے۔ وہ مہانگر پالیکا کے اجلاس کا صدر ہوتا ہے۔ مہانگر پالیکا کے عام اجلاس (جنرل باڈی میٹنگ) میں شہر کے مختلف مسائل پر بحث ہوتی ہے۔ شہر کی ترقی کے تعلق سے اس میٹنگ میں اہم فیصلے کیے جاتے ہیں۔

مہانگر پالیکا کی کمیٹیاں :

مہانگر پالیکا کے کام کاج مختلف کمیٹیوں کے توسط سے انجام پاتے ہیں۔ تعلیم کمیٹی، صحتِ عامہ کمیٹی، آمدورفت کمیٹی ان کمیٹیوں میں اہم کمیٹیاں ہیں۔

مہانگر پالیکا کا انتظام :

میونسپل کمشنر، مہانگر پالیکا کے انتظام کا سربراہ ہوتا ہے۔ مہانگر پالیکا کے تمام فیصلوں کو کمشنر عملی جامہ پہناتا ہے مثلاً کسی مہانگر پالیکا نے پلاسٹک کی تھیلیوں کے استعمال پر پابندی عائد کرنے کا فیصلہ کرلیا تو اس مہانگر پالیکا کا کمشنر اس فیصلے پر عمل درآمد کراتا ہے۔ وہ مہانگر پالیکا کا سالانہ تخمینہ تیار کرتا ہے۔ مہانگر پالیکا کی عام نشستوں (جنرل میٹنگوں) میں وہ حاضر رہتا ہے۔

آیئے، عمل کرکے دیکھیں۔

اپنی جماعت کی ایک تعلیم کمیٹی تشکیل دیجیے۔ اس کمیٹی میں طلبہ و طالبات کی یکساں نمائندگی ہو۔ یہ کمیٹی درج ذیل نکات پر بحث کرے اور اس کی روداد تیار کرے۔

(۱) جماعت کے کمرے کی سہولتیں

(۲) جماعت کے چھوٹے سے کتب خانے کی تشکیل کی تجویز

(۳) کھیلوں کے مقابلوں کا اہتمام

کیا آپ جانتے ہیں؟

کل آبادی میں خواتین کی تعداد کا تناسب تقریباً نصف ہے۔ پھر بھی حکومتی اُمور میں خواتین کی شرکت کم دِکھائی دیتی ہے۔ اپنے گھریلو کاموں میں خواتین اناج، ایندھن، پانی جیسی اہم اشیا روزانہ استعمال کرتی ہیں مگر ان سے متعلق فیصلہ کرنے میں ان کا کوئی حصہ نہیں ہوتا۔ گھر میں پانی کی فکر عورتیں کرتی ہیں لیکن پانی کے مسئلے میں ان کی شرکت نہیں ہوتی۔ مقامی انتظامی اداروں میں پچاس فیصد محفوظ نشستوں کی وجہ سے ایسے اہم مسائل کو حل کرنے کا موقع خواتین کو حاصل ہے۔

درج ذیل سے مہانگر پالیکا کے کاموں کو تلاش کیجیے اور ان کی ایک فہرست بنائیے۔

- پانی کی فراہمی
- پولس
- ریلوے کا ٹائم ٹیبل طے کرنا
- ماحولیات کا تحفظ
- ملک کی سرحد کی حفاظت
- اندرون شہر عوامی آمد و رفت
- راستوں پر روشنی کا انتظام
- پرائمری تعلیم
- پیدائش، موت اور شادی بیاہ کا اندراج
- غیر قانونی تعمیرات کا انہدام
- تعمیراتی کاموں کی اجازت
- آگ بجھانے والا عملہ
- مخدوش عمارتوں کے بارے میں نوٹس

مہانگر پالیکا کی آمدنی کے ذرائع

- ← گھر کا ٹیکس
- ← جائیداد کا ٹیکس
- ← پانی کا ٹیکس
- ← کاروبار کا ٹیکس
- ← تفریحی ٹیکس
- ← قرض حاصل کرنا
- ← ریاستی حکومت کی امداد (گرانٹ)

اسے پڑھنے کے بعد آپ نے کیا محسوس کیا؟

- آپ کے شہر میں میٹرو شروع ہونے والی ہے۔
- چوبیس منزلہ عمارتوں کی تعمیر کی اجازت دی گئی ہے۔
- ہر وارڈ (پربھاگ) میں باغات اور تفریح کے مراکز بنائے جائیں گے۔
- باغوں میں اور گاڑیاں دھونے کے لیے صاف پانی استعمال کرنے والوں پر کارروائی کی جائے گی۔
- گیلا کوڑا کرکٹ گرد و پیش میں جذب کرانے پر پابندی عائد کی گئی ہے۔
- معمر شہریوں کے لیے بوڑھوں کے آشرم قائم کیے جائیں گے۔

مہانگر پالیکا نے ایسا کیوں کیا؟

- مہانگر پالیکا نے ٹیکریوں پر درختوں کو توڑ کر تعمیری کام کرنے کی اجازت نہیں دی۔
- ڈینگو، سوائن فلو جیسے امراض پر قابو پانے کے لیے کئی منصوبے بنائے۔
- آگ بجھانے والی مشینوں کی جدید کاری کی۔
- سبزی منڈی کے ترازوؤں کی جانچ کی۔

آپ کیا کریں گے؟

تلاش کیجیے کہ آپ کے گرد و پیش میں نگر پریشد یا مہانگر پالیکا کے دواخانے کہاں ہیں۔ اس دواخانے میں کون کون سی سہولتیں موجود ہیں؟ دواخانے میں علاج کروانے کے لیے کیا اقدامات کرنا پڑتے ہیں؟

مقامی انتظامی ادارے - شہری

نگر پنچایت	نگر پریشد	مہانگر پالیکا
ارکان کی تعداد		
کم از کم ۹ زیادہ سے زیادہ ۱۵	کم از کم ۱۷ زیادہ سے زیادہ ۳۸	آبادی کے تناسب سے کل ارکان کی تعداد طے پاتی ہے۔
عہدیداران		
صدر نائب صدر	صدر بلدیہ نائب صدر بلدیہ	میئر نائب (ڈپٹی) میئر
افسران		
ایگزیکیوٹیو آفیسر	افسرِ اعلیٰ	کمشنر

کیا آپ جانتے ہیں؟

ریزرویشن یعنی کیا؟ وہ کیوں ضروری ہے؟

گرام پنچایت، پنچایت سمیتی اور ضلع پریشد، نگر پنچایت، نگر پریشد اور مہانگر پالیکا کی جن سیٹوں کا انتخاب عوام کو کرنا ہوتا ہے ان میں کچھ سیٹیں شیڈول کاسٹ (درج فہرست ذاتوں) اور شیڈول ٹرائب (درج فہرست قبائل) اور شہریوں کے پسماندہ طبقے کے لوگوں کے لیے مخصوص ہوتی ہیں۔ ان سیٹوں پر متعلقہ طبقے کے افراد ہی منتخب ہوکر آتے ہیں۔ اسی کو سیٹوں کا 'ریزرویشن' (تحفظات) کہتے ہیں۔ اسی طرح تمام سیٹوں میں سے نصف سیٹیں خواتین کے لیے مخصوص ہوتی ہیں۔

سماج کے محروم طبقات اور خواتین کو گاؤں یا شہر کے کام کاج میں حصہ لینے اور فیصلوں میں شریک ہونے کے مواقع ملیں اس لیے ریزرویشن ضروری ہے۔ جمہوریت میں تمام لوگوں کو شرکت کے مواقع میسر ہونا ضروری ہوتا ہے۔

مشق

(۱) دیے ہوئے صحیح متبادل پہچان کر لکھیے :

۱۔ مہاراشٹر میں سب سے پہلے .... شہر میں مہانگر پالیکا قائم کی گئی۔
(ناگپور ، ممبئی ، لاتور)

۲۔ جو دیہات شہر میں تبدیل ہو رہے ہوتے ہیں وہاں کا کام کاج دیکھنے والا ادارہ ....
(نگر پریشد ، مہانگر پالیکا ، نگر پنچایت)

۳۔ نگر پریشد کے مالی معاملات کا ذمہ دار ....
(صدر ، ایگزیکیوٹو آفیسر ، کمشنر)

(۲) مختصر جواب لکھیے :

۱۔ شہر میں کون کون سے مسائل درپیش ہوتے ہیں؟

۲۔ مہانگر پالیکا کی مختلف کمیٹیوں کے نام لکھیے۔

(۳) دیے گئے نکات کی مدد سے شہری مقامی انتظامی اداروں کے بارے میں معلومات دینے والی جدول بنائیے۔

(۴) بتائیے تو بھلا!

۱۔ نگر پریشد کے ضروری کاموں میں کون کون سے کام شامل ہیں؟

۲۔ نگر پنچایت کس جگہ ہوتی ہے؟

(۵) آپ کے ضلع میں نگر پریشد، نگر پنچایت اور مہانگر پالیکا جن مقامات پر کام کاج دیکھتی ہیں ان کے ناموں کی فہرست بنائیے۔

سرگرمی :

۱۔ وبائی امراض نہ پھیلیں اس لیے صحت سے متعلق بیداری کے نعرے بنائیے اور اسے جماعت میں لگائیے۔

۲۔ آپ اپنے اطراف کی مہانگر پالیکا میں جائیے۔ وہاں کون سی نئی سرگرمیاں زیرِ عمل ہیں ان کی معلومات حاصل کیجیے۔ ان سرگرمیوں میں آپ کیا تعاون کر سکتے ہیں اس سے متعلق جماعت میں گفتگو کیجیے۔

نکات	نگر پنچایت	نگر پریشد	مہانگر پالیکا
عہدیداران			
ارکان کی تعداد			
افسران			

***

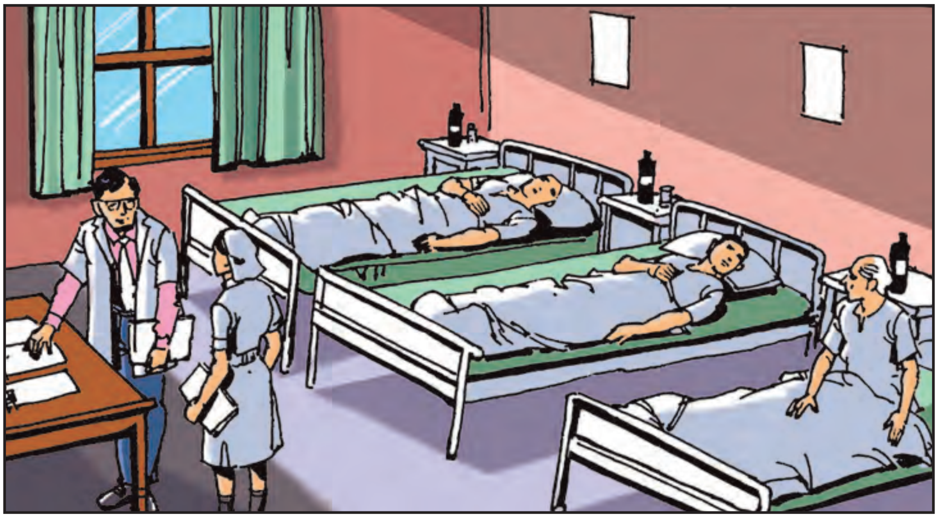

اسپتال

۵۔ ضلع انتظامیہ

۱ء۵ حاکمِ ضلع (ضلع ادھیکاری - کلکٹر)

۲ء۵ ضلع کا اعلیٰ پولس افسر

۳ء۵ ضلعی عدالت

اس طرح کے سوالات آپ کے ذہن میں پیدا ہوتے ہوں گے۔ ضلع پریشد پنچایتی راج ادارے یعنی دیہی مقامی انتظامی ادارے کا ایک جز ہے۔ لیکن ہمارے مہاراشٹر میں ضلع کا انتظام ضلع پریشد کے ساتھ ساتھ حاکمِ ضلع بھی کرتا ہے۔ وفاقی حکومت اور ریاستی حکومت اس انتظام میں شریک رہتی ہیں۔

۱ء۵ حاکمِ ضلع (کلکٹر)

ضلع انتظامیہ کا سربراہ حاکمِ ضلع ہوتا ہے۔ ریاستی حکومت اس کا تقرر کرتی ہے۔ حاکمِ ضلع کو کھیت کا لگان جمع کرنے سے لے کر ضلع میں قانون اور بہتر انتظام کرنے تک کئی کام انجام دینے پڑتے ہیں۔ درج ذیل جدول کی مدد سے ہم ان کو سمجھیں گے۔

حاکمِ ضلع

زراعت	قانون اور حسن انتظام	انتخابی افسر	قدرتی آفات کا انتظام
• کھیت کا لگان وصول کرنا۔	• ضلع میں امن و امان قائم رکھنا۔	• انتخابات مناسب طریقے سے کروانا۔	• آفات کے وقت فوری طور پر فیصلہ کر کے زیادہ نقصان ہونے سے روکنا۔
• زراعت سے متعلق قوانین پر عمل کرنا۔	• سماجی صحت کو برقرار رکھنا۔	• انتخاب کے ضمن میں ضروری فیصلے کرنا۔	• آفات کے انتظامی عملے کو احکامات دینا۔
• قحط اور چارے کی قلّت سے بچنے کے لیے تدابیر کرنا۔	• اجلاس پر پابندی لگانا، کرفیو نافذ کرنا۔	• رائے دہندگان کی فہرست کو از سرِ نو ترتیب دینا۔	• مصیبت زدگان کو دوبارہ آباد کرنا۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

سماجی صحت کو قائم رکھنا کیوں اہم ہے؟

سماج میں پائے جانے والے اختلاف، تنازعے اور جھگڑے پرامن طور پر نپٹانا چاہیے۔ بعض دفعہ ایسا نہیں ہوتا اور سماج میں بدامنی پھیل جاتی ہے جس کی وجہ سے پرتشدد واقعات ہوتے ہیں اور سماج کا صحت مند ماحول بگڑ جاتا ہے۔ ترقی کا عمل رک جاتا ہے۔ عوامی جائیداد و املاک کو نقصان پہنچتا ہے۔ ایسی صورت حال پیدا نہ ہو اس کے لیے حاکمِ ضلع کوشاں رہتا ہے لیکن شہریوں کو بھی چاہیے کہ وہ پرامن ماحول بنائے رکھنے کی کوشش کریں۔

تحصیل دار : ہر تعلقے کے لیے ایک تحصیل دار ہوتا ہے۔ تحصیل دار ڈنڈ ادھیکاری کی حیثیت سے تنازعوں کو نپٹاتا بھی ہے۔ تعلقے میں امن اور حسن انتظام قائم رکھنے کی ذمہ داری تحصیل دار کی ہوتی ہے۔

۵ء۲ ضلع کا اعلیٰ پولس افسر

مہاراشٹر میں ہر ضلعے میں ایک سپرنٹنڈنٹ آف پولس ہوتا ہے۔ وہ اس ضلع کا اعلیٰ پولس افسر ہوتا ہے۔ وہ ضلع میں امن اور نظم وضبط قائم رکھنے میں حاکمِ ضلع کی مدد کرتا ہے۔ شہروں میں امن اور نظم وضبط قائم رکھنے کی ذمہ داری پولس کمشنر کی ہوتی ہے۔

ضلع کا انتظام

- حاکمِ ضلع
  - نائب حاکمِ ضلع
  - تحصیل دار
  - تلاٹھی
  - پولس پاٹل
- سپرنٹنڈنٹ آف پولس
  - ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ آف پولس
  - پولس انسپکٹر
  - سب پولس انسپکٹر

۵ء۳ ضلعی عدالت

ضلعی سطح پر اپنے دائرۂ اختیار میں تنازعے مٹانے، تنازعوں کے فیصلے کرنے اور تصادم کا بروقت خاتمہ کرنے کے کام عدالت کو کرنا پڑتے ہیں۔

بھارت کے آئین نے آزاد عدالتی نظام قائم کیا ہے۔ عدالتی نظام میں عدالتِ عالیہ (سپریم کورٹ) سب سے اونچی عدالت ہے۔ اس کے نیچے بالائی عدالت (ہائی کورٹ) ہوتی ہے۔ اس کے نیچے زیریں عدالتیں ہوتی ہیں۔ اس میں ضلعی عدالت، تعلقہ عدالت اور محصول عدالت شامل ہیں۔

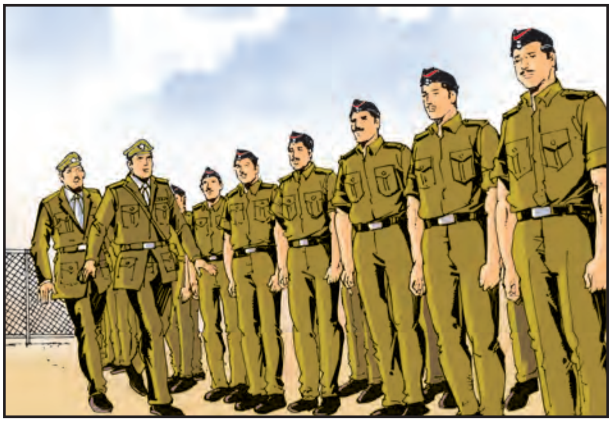

پولس سپرنٹنڈنٹ پولس دَل کا معائنہ کرتے ہوئے

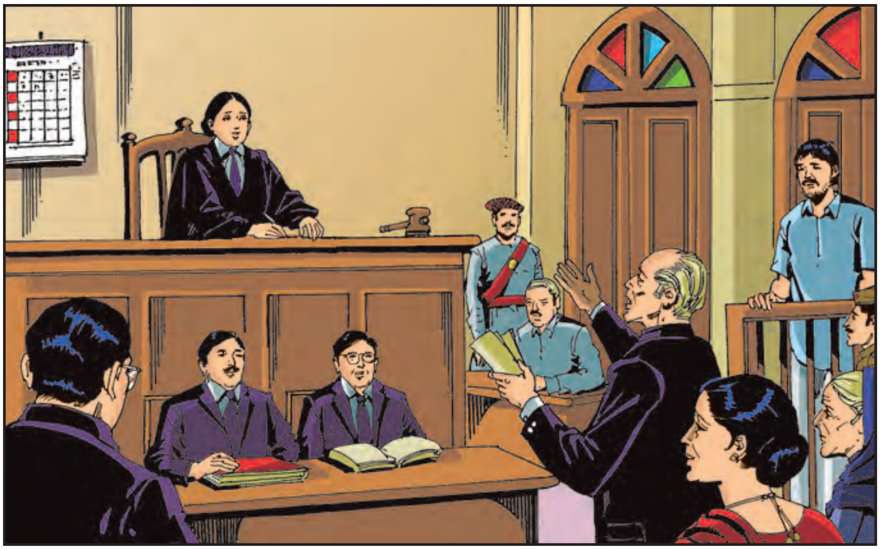

عدالت کی کارروائی

ضلعی سطح پر جو عدالت ہوتی ہے اسے 'ضلعی عدالت' کہتے ہیں۔اس میں ایک ضلع کا منصف اعلیٰ اور دیگر کچھ منصف ہوتے ہیں۔ضلع کے مختلف مقدموں کی شنوائی کے بعد ضلعی عدالت کے منصف آخری فیصلہ کرنے کا کام کرتے ہیں۔

ضلعی عدالت

- دیوانی جج
  - دیوانی مقدموں کے لیے
- سیشن جج
  - مجسٹریٹ اوّل درجہ
  - مجسٹریٹ دوم درجہ
  - (فوجداری مقدموں کے لیے)

آفات کا انتظام

ہمیں مختلف قسم کی آفات کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔سیلاب، آگ، گردبادی طوفان، بادلوں کا پھٹنا، اولہ باری، زلزلہ، زمین کا دھنسنا جیسی قدرتی آفات کے ساتھ ساتھ فسادات، بندٹوٹنا، بم دھماکہ، وبائی امراض جیسی آفات سے جھوجھنا پڑتا ہے۔اس قسم کی آفتوں کی وجہ سے لوگوں کو بڑے پیمانے پر نقل مکانی کرنا پڑتی ہے، جان و مال کا نقصان ہوتا ہے۔اس کی وجہ سے نوآبادکاری کا مسئلہ بھی اہمیت کا حامل بن جاتا ہے۔نظم وضبط اور سائنسی طریقے سے آفتوں کا مقابلہ کرنے کو 'آفات کا انتظام' کہتے ہیں۔آفات کے انتظام میں پورے ضلع کا انتظامی عملہ (مشینری) مصروف ہوتا ہے۔تکنیکی ترقی کی وجہ سے اب کئی قدرتی آفات کی اطلاع ہمیں پہلے ہی مل سکتی ہیں مثلاً سیلاب اور طوفان کی پیشگی اطلاع دینے کا نظام ترقی کرچکا ہے جس کی وجہ سے ہمیں خطرے کی اطلاع ملتی ہے۔

اسے ہمیشہ ذہن میں رکھیں۔

مصائب اور آفات کے وقت مستعد اور چوکس رہنا ضروری ہوتا ہے۔مصائب اور آفات کا مقابلہ کرنے کے لیے محکموں اور مختلف افراد کی مدد کی ضرورت ہوتی ہے۔ان سے فوری طور پر رابطہ قائم کرنے کے لیے ہمیں اپنے گھروں میں ایسی جگہ جہاں ہمیشہ نظر پڑتی رہتی ہے، اسپتال، پولس، اسٹیشن، آگ بجھانے والا عملہ، بلڈ بینک وغیرہ کے فون نمبر لکھ کر رکھنا چاہیے۔اپنے دوست واحباب سے بھی یہ بات کہنا چاہیے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

مہاراشٹر میں کئی افسران نے انتظامیہ میں اصلاح لانے کے لیے تجربات کیے۔ان کے تجربات کی وجہ سے شہریوں کو میسر آنے والی خدمات میں بڑی تبدیلیاں پیدا ہوئیں۔اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ حکومت کے تعلق سے شہریوں نے اچھی رائے قائم کرلی۔حکومت کو شہریوں کی تائید حاصل ہوئی اور ان کی شرکت میں اضافہ ہوا۔

(الف) لکھینا پیٹرن : انتظام بہتر طریقے سے ہو، شہریوں کو دی جانے والی خدمات مخصوص معیار کی ہوں اس لیے احمد نگر کے اُس وقت کے حاکم ضلع شری انیل کمار لکھینا نے انتظامیہ میں کئی اصلاحات کیں۔ان اصلاحات کو 'لکھینا پیٹرن' کے نام سے جانا جاتا ہے۔طریقۂ کار کی ایمانداری اور اُصول آسان زبان میں پیش کرنا تاکہ لوگ ان کو بخوبی سمجھ سکیں، اس طرح کی انتظامی تبدیلیاں عمل میں لائی گئیں۔لوگوں کے کام ایک ہی چھت کے نیچے انجام دیے جاسکیں اس لیے انھوں نے 'ایک کھڑکی منصوبہ' جاری کیا۔

(ب) دلوی پیٹرن : ضلع پونہ کے اُس وقت کے حاکمِ ضلع شری چندرکانت دلوی نے جو انتظامی اصلاحات کیں

انھیں 'دلوی پیٹرن' کہا جاتا ہے۔ میز پر کاغذات اور فائلوں کے انبار جمع نہ ہونے دینا، معاملات کو اسی دن نپٹا دینا اور فیصلہ کرنے کے عمل میں تیزی لانا شری دلوی کی اصلاحات کے مقاصد تھے۔ یہ پیٹرن 'زیرو پینڈنسی' (صفر تاخیر) کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اس پیٹرن کی وجہ سے فیصلوں میں ہونے والی تاخیر کو ٹالا جاسکا۔ اس پیٹرن سے انتظام کے کاموں میں تیزی آنے میں بڑی مدد ملی۔

(ج) چھاندے پیٹرن : ناشک کے اُس وقت کے ڈیویژنل کمشنر ڈاکٹر سنجے چھاندے نے انتظامات میں جو اصلاحات کیں اُنھیں 'چھاندے پیٹرن' کہا جاتا ہے۔ حکومت اور عوام کے درمیان کی دوری کم ہو، عوام کے تئیں حکومت کی جواب دہی میں اضافہ ہو، ترقیاتی کاموں کی ترجیحات عوام کی شرکت سے طے کی جاسکے، اس لیے انھوں نے 'گرامستھ دن' منصوبے پر عمل درآمد کیا۔ سرکاری افسران اور ملازمین کسی مقررہ دن گاؤں میں جاکر وہاں کے لوگوں سے براہِ راست رابطہ قائم کریں اور ان کے مسائل کو حل کریں اس لیے 'گرامستھ دن' کا اہتمام کیا جاتا ہے۔

مشق

(۱) ایک جملے میں جواب لکھیے:

۱۔ ضلعی انتظامیہ کا سربراہ کون ہوتا ہے؟
۲۔ تحصیل دار کی کون سی ذمہ داری ہوتی ہے؟
۳۔ عدالتی نظام میں سب سے اوپر کون سی عدالت ہوتی ہے؟
۴۔ کن آفات کی اطلاع ہمیں پہلے ہی مل سکتی ہے؟

(۲) جوڑیاں لگائیے:

ستون 'الف'	ستون 'ب'
الف۔ حاکمِ ضلع	۱۔ تعلقہ ڈنڈا دھیکاری
ب۔ ضلعی عدالت	۲۔ قانون اور حسنِ انتظام قائم کرنا
ج۔ تحصیل دار	۳۔ تنازعے حل کرنا

(۳) درج ذیل نکات پر بحث کیجیے:

۱۔ آفات کا انتظام
۲۔ حاکمِ ضلع کے کام

(۴) بتائیے آپ کیا بننا چاہیں گے اور کیوں بننا چاہیں گے؟

۱۔ حاکمِ ضلع
۲۔ ضلع کا اعلیٰ پولس افسر
۳۔ منصف (جج)

سرگرمی :

۱۔ اپنے قریبی پولس اسٹیشن میں جائیے۔ وہاں کے کام کاج کے بارے میں معلومات حاصل کیجیے۔
۲۔ مختلف آفات کے تعلق سے برتی جانے والی احتیاطی تدابیر، اہم فون نمبر کی جدول بنائیے اور اسے جماعت میں ایسی جگہ آویزاں کیجیے جہاں ہر کسی کی نظر پڑتی ہو۔
۳۔ سالِ نو کے موقع پر حاکمِ ضلع، ضلع کے اعلیٰ پولس افسر اور ضلع کے منصفِ اعلیٰ کو تہنیتی خط لکھیے۔

***

5XQJJH

छत्रपती शिवाजी महाराज स्मृतिग्रंथ

- सामान्य रयतेच्या कल्याणासाठी स्थापन केलेल्या स्वराज्य स्थापनेची कथा उलगडणारे पुस्तक.
- छत्रपती शिवाजी महाराजांच्या उत्तुंग कार्य व त्यामागची तेवढीच उत्तुंग व उदात्त भूमिका वाचकांसमोर आणणारे प्रेरणादायी वाचन साहित्य.
- इतिहास वाचनासाठी पूरक असे संदर्भ पुस्तक.

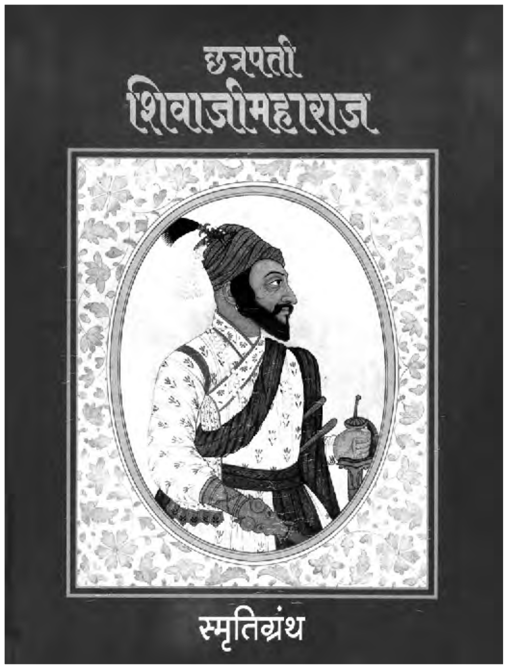

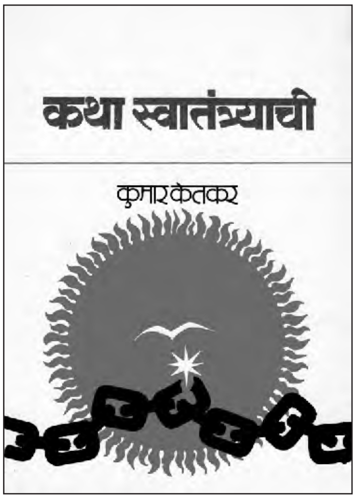

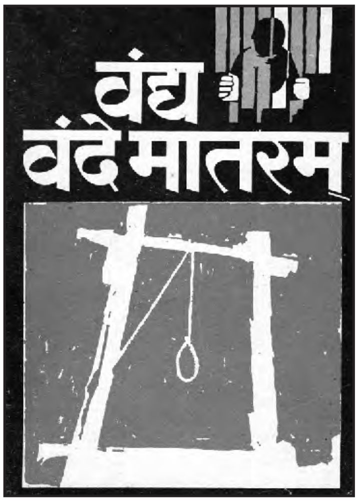

- इतिहास वाचनासाठी पूरक अशी संदर्भ पुस्तके.
- निवडक लेखक, इतिहासकारांचे प्रेरणादायी लेख.

पुस्तक मागणीसाठी www.ebalbharati.in, www.balbharati.in संकेतस्थळावर भेट द्या.

साहित्य पाठ्यपुस्तक मंडळाच्या विभागीय भांडारांमध्ये विक्रीसाठी उपलब्ध आहे.

ebalbharati

विभागीय भांडारे संपर्क क्रमांक : पुणे - ☎ २५६५९४६५, कोल्हापूर- ☎ २४६८५७६, मुंबई (गोरेगाव) - ☎ २८७७१८४२, पनवेल - ☎ २७४६२६४६५, नाशिक - ☎ २३९१५११, औरंगाबाद - ☎ २३३२१७१, नागपूर - ☎ २५४७७१६/२५२३०७८, लातूर - ☎ २२०९३०, अमरावती - ☎ २५३०९६५

گرام سبھا

مہاراشٹر راجیہ پاٹھیہ پستک نرمتی و ابھیاس کرم سنشودھن منڈل، پونہ

इतिहास व नागरिकशास्त्र इ. ६ वी (उर्दू माध्यम)

₹ 37.00